فضائلِ دُرُودشریف

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب
نور اللہ مرقدہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اے ایمان والو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

پر درود اور خوب سلام بھیجو

فضائلِ درود شریف

مؤلفہ

رأس المحدثین حضرت الحاج الحافظ مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور

جس میں

درود شریف کے فضائل اور نہ پڑھنے پر وعیدیں اور خاص خاص درودوں کے فضائل اور آداب و مسائل اور روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا طریقہ اور درود شریف کے متعلق پچاس ۵۰ قصے ذکر کئے گئے ہیں۔

مدینہ پبلشنگ کمپنی

مشہور محل۔ میکلوڈ روڈ۔ کراچی

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

فہرست مضامین فضائلِ دُرُودِ شریف

مضمون	صفحہ
تمہید	۴
فصل اول	۶
دُرود شریف کے فضائل میں	
اِنّ اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی الآیۃ	۷
اللہ تعالیٰ شانہٗ کے درود بھیجنے کا مطلب	۹
قل الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ	۱۳
من صلّی علیّ واحدۃ صلّی اللہ علیہ عشرًا	۱۴
اعمال کے ثواب میں کمی زیادتی	۱۴
من صلّی علیّ واحدۃً حطّ عنہ عشر سیّئات	۱۵
درود شریف کے ثواب پر حضورؐ کی انتہائی مسرت اور طویل سجدۂ شکر	۱۶
حضورؐ کی شان میں گستاخی	۱۸
انّ اولی الناس بی یوم القیٰمۃ اکثرہم علیّ صلوٰۃ	۱۹
انّ للہ ملٰئکۃ سیاحین الخ	۲۰
انّ اللہ وکّل بقبری ملکًا	۲۱
من صلّی علیّ عند قبری سمعتہٗ	۲۳
انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں	۲۵
قبر شریف پر کھڑے ہوکر درود کے الفاظ	۲۶
کم اجعل لک من صلوٰتی الخ	۳۰
جو شخص صبح وشام مجھ پر دس دفعہ درود پڑھے اس پر میری شفاعت اتر پڑتی ہے	۳۳
ہر درود پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو اس کو اللہ کی پاک بارگاہ میں لے جاتا ہے	۳۴
درود کا ایک پرچہ اعمال کے پلڑے کو جھکا دے گا۔ حدیث البطاقۃ	۳۴
جس کے پاس کوئی چیز صدقہ کو نہ ہو وہ مجھ پر درود بھیجے	۳۵
درود شریف کے فضائل کی اجمالی فہرست	۳۷
دوسری فصل	۳۹
خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں	۳۹
کیف الصّلوٰۃ علیکم اہل البیت	۴۰
حضور کے درود کو حضرت ابراہیم کے درود کے ساتھ تشبیہ	۴۴
جو یہ چاہے کہ اس کا درود بڑی ترازو میں تُلے وہ یہ درود پڑھے	۴۶
مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو	۴۸

مضمون	صفحہ
اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کو حرام کر دیا ہے	۴۸
جمعہ کے دن اعلیٰ مرتبہ درود کا ثواب	۵۱
اللھم انزلہ المقعد المقرب الخ پر وجوبِ شفاعت	۵۳
جزی اللہ عنا محمداً الخ کا ثواب	۵۵
اذان کے جواب کے بعد درود	۵۷
وسیلہ اور مقام محمود کی تحقیق	۵۹
مسجد میں داخل ہوتے وقت درود	۶۱
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لئے درود شریف	۶۳
حضورؐ کی خواب میں زیارت کے لئے دو تنبیہیں	۶۶
درود وسلام کے الفاظ کی ایک چہل حدیث	۷۱
تکملہ	
درود شریف کے خاص خاص مواقع کی اجمالی فہرست	۸۵
تیسری فصل	۸۶
درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں	۸۶
حضورؐ کے نام آنے پر درود شریف نہ پڑھنے پر حضرت جبرئیلؑ اور حضورؐ کی بد دعائیں	۸۷
بخیل وہ ہے جس کے سامنے حضورؐ کا نام مبارک آئے اور درود نہ پڑھے	۹۰
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود نہ پڑھنا جفا ہے	۹۲
جس مجلس میں حضورؐ کا ذکر نہ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہے	۹۲
دعا مانگنے کے وقت درود شریف کا پڑھنا	۹۳
صلوٰۃ الحاجت	۹۶
چوتھی فصل	۹۷
فوائدِ متفرقہ کے بیان میں	″
درود شریف کا حکم	″
تحریر میں جہاں نام مبارک آئے وہاں بھی درود لکھنا چاہیئے	۱۰۵
درود شریف کے متعلق آدابِ متفرقہ	۱۰۹
درود شریف کے متعلق مسائل	۱۰۹
پانچویں فصل	۱۱۰
درود شریف کے متعلق پچاس حکایات	″
مثنوی مولانا جامیؒ	۱۵۲
اشعار از قصائد قاسمی	۱۵۷

تمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ الَّذِیْ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْحَشْرِ

اَمَّا بَعْدُ اللہ جل جلالہٗ، عمّ نوالہٗ کے لطف و انعام اور محض اس کے فضل و احسان اور اس کے نیک بندوں کی شفقت اور توجہات سے اس ناکارہ و نابکار سیاہ کار کے قلم سے فضائل کے سلسلہ میں متعدد رسائل لکھے گئے۔ جو نظام الدین کے تبلیغی سلسلہ کے نصاب میں بھی داخل ہیں، اور احباب کے سینکڑوں خطوط سے ان کا بہت زیادہ نافع ہونا معلوم ہوتا رہا۔ اس ناکارہ کا اس میں کوئی دخل نہیں، اوّلاً محض اللہ جلّ شانہٗ کا انعام، ثانیاً اس پاک رسولؐ کے کلام کی برکت جس کے تراجم ان رسائل میں پیش کئے گئے۔ ثالثاً ان اللہ والوں کی برکتیں جن کے ارشادات سے یہ رسائل لکھے گئے ہیں۔ یہ اللہ کا محض لطف و کرم ہے کہ ان ساری برکات میں اس ناپاک کی گندگی حائل نہ ہوئی۔ اللّٰھم لك الحمد كله ولك الشكر كله اللّٰھم لا احصی ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك۔

اس سلسلہ کا سب سے پہلا رسالہ ۱۳۴۸ھ میں فضائل قرآن کے نام سے

حضرت اقدس شاہ محمد یٰسین؏ صاحب نگینوی خلیفہ قطبِ عالم شیخ المشائخ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کی تعمیل حکم میں لکھا گیا تھا، جیسا کہ اُس رسالہ کے شروع میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ کا وصال ۳۰ شوال ۱۳۶۰ھ شب پنجشنبہ میں ہُوا تھا۔ نوّر اللہ مرقدہٗ واعلی اللہ مراتبہ۔

حضرت نے اپنے وصال کے وقت اپنے اجل خلیفہ مولانا الحاج عبد العزیز دعاجو کے ذریعہ یہ پیام اور وصیّت بھیجی کہ جس طرح فضائلِ قرآن لکھا گیا ہے میری خواہش ہے کہ اسی طرح فضائلِ درود بھی لکھ دے۔ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے وصال کے بعد مولانا عبد العزیز صاحب بار بار اس وصیّت کی یاد دہانی اور تکمیل پر اصرار کرتے رہے، اور یہ ناکارہ بھی اپنی نااہلیت کے باوجود دل سے خواہش کرتا رہا کہ یہ سعادت میسّر ہو جائے۔ شاہ صاحب نوّر اللہ مرقدہ کے علاوہ اور بھی بہت سے حضرات کا اصرار ہوتا رہا، مگر اس ناکارہ پر سیّد الکونین فخر الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلالت شان کا کچھ ایسا رعب طاری رہا کہ جب بھی اس کا ارادہ کیا یہ خوف طاری ہُوا کہ مبادا کوئی چیز شانِ عالی کے خلاف نہ لکھی جائے۔ اسی لیت ولعل میں گزشتہ سال عزیزی مولانا محمد یوسف صاحب رحؒ کے اصرار پر تیسری مرتبہ حجاز کی حاضری میسّر ہوئی اور اللہ کے

؏ حضرت شاہ صاحب کی ولادت ربیع الاوّل ۱۲۸۵ھ میں ہوئی۔ اس لحاظ سے ۷۵ سال کی عمر میں وصال ہُوا۔ نہایت بزرگ نہایت متواضع نہایت کم گو صاحبِ کشف اور صاحبِ تصرفات بزرگ تھے۔ اس ناکارہ پر بہت ہی شفقت فرماتے تھے۔ حضرت ممدوح مدرسہ کے سالانہ جلسوں میں نہایت اہتمام سے تشریف لایا کرتے اور جلسہ سے فراغ پر کئی دن اس ناکارہ کے پاس قیام فرماتے۔ بڑے اہتمام سے اس ناکارہ کے حدیث کے سبق میں بھی تشریف فرما ہوتے۔ اس نابکار کی عادت اسباق میں ڈبیہ بٹوہ ساتھ لے جانے کی بھی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت مرحوم نے یوں فرمایا کہ میں پان کھانے کو تو منع نہیں کرتا لیکن حدیث پاک کے سبق میں نہ کھایا کریں۔ اس وقت سے آج تک تقریباً ۳۵ سال ہو چکے ہیں بعض مرتبہ ۵-۶ گھنٹہ مسلسل بھی سبق ہُوا لیکن سبق میں کبھی پان کا خیال بھی نہیں آیا۔ یہ حضرت ہی کا تصرف تھا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے واقعات حضرت کی کرامتوں کے سننے میں آئے ہیں۔ رفع اللہ درجاتہ ۱۲

فضل سے چوتھے حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ حج سے فراغ پر جب مدینہ پاک حاضری ہوئی تو وہاں پہنچ کر بار بار دل میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ فضائلِ درود نہ لکھنے کا کیا جواب ہے۔ ہر چند کہ میں اپنے اعذار سوچتا تھا لیکن بار بار اس قلبی سوال پر یہ ناکارہ پختہ ارادہ کر کے آیا تھا کہ سفر سے واپسی پر انشاء اللہ اس مبارک رسالہ کی تکمیل کی کوشش کروں گا۔ مگر "خوئے بدرا بہانہ بسیار"۔ یہاں واپسی پر امروز و فردا ہوتا رہا۔ اس ماہِ مبارک میں اس داعیہ نے پھر عود کیا تو آج ۲۵ رمضان المبارک آخری جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد اللہ کے نام سے ابتدا تو کر ہی دی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اس رسالہ میں اور اس سے پہلے جتنے رسائل لکھے گئے ہیں یا عربی کی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں جو لغزشیں ہوئی ہوں محض اپنے لطف و کرم سے ان کو معاف فرمائیں۔

اس رسالہ کو چند فصول اور ایک خاتمہ پر لکھنے کا خیال ہے پہلی[1] فصل میں فضائلِ درود شریف۔ دوسری[2] فصل میں خاص خاص درود شریف کے خاص فضائل۔ تیسری[3] فصل میں درود شریف نہ پڑھنے کی وعیدیں، چوتھی[4] فصل فوائد متفرقہ میں۔ پانچویں[5] فصل حکایات میں۔ حق تعالیٰ شانہٗ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے ہر شخص خود ہی محسوس کرلے گا کہ درود شریف کتنی بڑی دولت ہے، اور اس میں کوتاہی کرنے والے کتنی بڑی سعادت سے محروم ہیں۔

فصل اوّل
درود شریف کے فضائل میں

اس میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہٗ جل جلالہٗ عمّ نوالہٗ کا پاک ارشاد اور حکم ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔

(۱) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(پ ۲۲ ع ۴)

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

(بیان القرآن)

ف حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے نماز، روزہ، حج وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے۔ لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الکونین فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ کی نسبت اوّلاً اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اے مؤمنو تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو گی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مؤمنین کی شرکت ہے پھر عربی داں حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو لفظ "اِنَّ" کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے، اور صیغۂ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر۔

علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے استمرار اور دوام پر دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اھ۔

صاحب روح البیان لکھتے ہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے اور ملائکہ کے درود کا مطلب ان کی دعا کرنا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کے لئے اور حضورؐ کی امت کے لئے استغفار، اور مؤمنین کے

درود کا مطلب حضورؐ کا اتباع اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور حضورؐ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہ، نے حضورؐ کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا اس لئے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہ، خود بھی شریک ہیں، بخلاف حضرت آدم کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا ۔

عقل دور اندیش میداند کہ تشریفے چنیں　　ہیچ دیں پرورندید و ہیچ پیغمبر نیافت

یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ　　بِہٰذَا ابْدَا لِلْعَالَمِیْنَ کَمَالُہٗ

علماء نے لکھا ہے کہ آیت شریفہ میں حضورؐ کو نبی کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا محمدؐ کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جیسا کہ اور انبیاء کو ان کے اسماء کے ساتھ ذکر فرمایا ہے یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے۔ اور ایک جگہ جب حضورؐ کا ذکر حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ آیا تو ان کو تو نام کے ساتھ ذکر کیا اور آپؐ کو نبی کے لفظ سے جیسا کہ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ میں ہے اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے وہ خصوصی مصلحت کی وجہ سے لیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی نے اس مضمون کو تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں ایک بات قابل غور یہ ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ جو آیت شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اس کی نسبت اللہ جل شانہ، کی طرف اور اس کے فرشتوں کی طرف اور مؤمنین کی طرف کی گئی ہے وہ ایک مشترک لفظ ہے جو کئی معنیٰ میں مستعمل ہوتا ہے اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ صاحب روح البیان کے کلام میں بھی گزر چکا۔ علماء نے اس جگہ صلوٰۃ کے بہت سے معنیٰ لکھے ہیں۔ ہر جگہ جو معنیٰ اللہ تعالیٰ شانہ اور فرشتوں اور مؤمنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہوں گے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی کی ثناء و تعظیم رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے۔

پھر جس کی طرف یہ صلوٰۃ منسوب ہوگی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق ثنا و تعظیم مراد لی جائے گی، جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر بیٹا باپ پر بھائی بھائی پر مہربان ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے اس نوع کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جدا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہٗ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء و اعزاز و اکرام کرتا ہے اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبے کے موافق ہوگی۔ آگے مؤمنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ و رحمت بھیجو۔ امام بخاریؒ نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اس کا آپ کی تعریف کرنا ہے فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود ان کا دعا کرنا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے یُصَلُّوْنَ کی تفسیر یبرکون نقل کی گئی ہے۔ یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں یہ قول ابو العالیہ کے موافق ہے البتہ اس سے خاص ہے۔ حافظ نے دوسری جگہ صلوٰۃ کے کئی معنیٰ لکھ کر لکھا ہے کہ ابو العالیہ کا قول میرے نزدیک زیادہ اولیٰ ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے حضورؐ پر، اور ملائکہ وغیرہ کی صلوٰۃ اس کی اللہ سے طلب ہے اور طلب سے مراد زیادتی کی طلب ہے نہ کہ اصل کی طلب۔ اھ

حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التحیات میں جو پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے۔ آپ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ فصل ثانی کی حدیث نمبر ۱ پر یہ درود مفصل آرہا ہے۔ یعنی اللہ جل شانہ نے مؤمنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبی پر صلوٰۃ بھیجو۔ نبی نے اس کا طریقہ بتا دیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابد الآباد تک نبی پر نازل فرماتا رہے، کیونکہ اس کی رحمتوں کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں گویا

http://mujahid.xtgem.com

ہم نے بھیجی ہیں۔ حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہی اکیلا ہے کسی بندے کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاء کی بارگاہ میں ان کے رتبے کے لائق تحفہ پیش کرسکتا۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نوراللہ مرقدہٗ لکھتے ہیں "اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان پر ان کے لائق رحمت اترتی ہے اور ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اُترتی ہیں مانگنے والے پر اب جس کا جتنا بھی جی چاہے اتنا حاصل کرلے اھ مختصراً"۔ یہ حدیث جس کی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا عنقریب ۳ پر آرہی ہے۔ اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہے اور اس پر مسلمانوں کا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اے اللہ تو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مضحکہ خیز ہے۔ یعنی جس چیز کا حکم دیا تھا اللہ نے بندوں کو وہی چیز اللہ تعالےٰ شانہٗ کی طرف لوٹا دی بندوں نے۔ چونکہ اوّل تو خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت شریفہ کے نازل ہونے پر جب صحابہ نے اس کی تعمیل کی صورت دریافت کی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم فرمایا جیسا کہ اوپر گزرا۔ نیز جیسا کہ فصل ثانی کی حدیث ۱ پر مفصل آرہا ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جل شانہٗ سے کہ تو اپنی رحمتِ خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ اونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضورؐ کی خدمت میں بھیجیں۔

علامہ سخاوی قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں، فائدہ مہمہ امیر مصطفٰی ترکمانی حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہا کریں کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خود اللہ جل شانہٗ سے اُلٹا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے یعنی نماز میں ہم اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سراپا عیوب و نقائص ہیں، پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثنا کرے جو پاک ہے، اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ

http://mujahid.xtgem.com

وہی حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ ربِّ طاہر کی طرف سے نبیؐ طاہر پر صلوٰۃ ہو۔ ایسے ہی علامہ نیشاپوری سے بھی نقل کیا ہے کہ ان کی کتاب لطائف وحکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صلیتُ علیٰ محمدؐ نہ پڑھنا چاہیئے۔ اس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے اس لئے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجے تو اس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ جلّ شانہٗ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دعاء کے ہے۔ ابن ابی حجلہ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جلّ شانہٗ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اس لئے ہم نے اللہ جلّ شانہٗ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضورؐ کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔ علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہوگئی تو جس طرح حضورؐ نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیئے کہ اسی سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ اور اس کا بہت اہتمام اور اس پر مداومت چاہیئے اس لئے کہ کثرت درود محبت کی علامات میں سے ہے فَمَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهٖ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے اھ مختصراً۔

علامہ سخاویؒ نے امام زین العابدین سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے (یعنی سُنّی ہونے کی)۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود شریف سے اللہ تعالیٰ شانہٗ کی بارگاہ میں اس کے امتثال حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جو ہم پر ہیں اس میں سے کچھ کی ادائیگی ہے۔

حافظ عزالدین ابن عبدالسلام کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضورؐ کے لئے سفارش نہیں

http://mujahid.xtgem.com

ہے اس لئے کہ ہم جیسا حضورؐ کے لئے سفارش کیا کر سکتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ، نے ہمیں محسن کے احسان کے بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضورؐ سے بڑھ کر کوئی محسنِ اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضورؐ کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ، سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما اھ مختصراً۔

چونکہ قرآن پاک کی آیت بالا میں درود شریف کا حکم ہے اس لئے علماء نے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہے جس کی تفصیل چوتھی فصل میں فائدہ ۱ پر آئے گی۔

یہاں ایک اشکال پیش آتا ہے جس کو علامہ رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جب اللہ جل شانہ، اور اس کے ملائکہ حضورؐ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت رہی اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا حضورؐ پر درود حضورؐ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ رہتی بلکہ ہمارا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہارِ عظمت کے واسطے ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ، نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا۔ حالانکہ اللہ جل شانہ، کو اس کے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں اھ مختصراً۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ مجھ سے بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ آیت شریفہ میں صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے سلام کی نہیں کی گئی۔ میں نے اس کی وجہ بتائی کہ شاید اس وجہ سے کہ سلام دو معنٰی میں مستعمل ہوتا ہے ایک دعا۔ میں دوسرے انقیاد واتباع میں۔ مؤمنین کے حق میں دونوں معنٰی صحیح ہو سکتے تھے اس لئے ان کو اس کا حکم کیا گیا۔ اور اللہ اور فرشتوں کے لحاظ سے تابعداری کے معنی صحیح نہیں ہو سکتے تھے اس لئے اس کی نسبت نہیں کی گئی۔

اس آیت شریفہ کے متعلق علامہ سخاوی نے ایک بہت ہی عبرتناک قصہ لکھا ہے، وہ احمد یمانی سے نقل کرتے ہیں کہ میں صنعاء میں تھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے

http://mujahid.xtgem.com

گرد بڑا مجمع ہو رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے بتایا یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا تھا۔ قرآن پڑھتا ہوا جب اس آیت پر پہنچا تو یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ کے بجائے یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیِ النَّبِیِّ پڑھ دیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضرت علی پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں (غالباً پڑھنے والا رافضی ہوگا) اس کے پڑھتے ہی گونگا ہو گیا برص اور جذام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا، اور اندھا اور اپاہج ہو گیا اھ۔ بڑی عبرت کا مقام ہے اللہ ہی محفوظ رکھے اپنی بارگاہ میں اور اپنے پاک کلام اور پاک رسولوں کی شان میں بے ادبی سے ہم لوگ اپنی جہالت اور لاپروائی سے اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتے کہ ہماری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی پکڑ سے محفوظ رکھے۔

(۲) قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط (پ ۲۰ ع ۱) آپ کہئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے سزاوار ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جس کو اس نے منتخب فرمایا ہے۔ (بیان القرآن)

ف علماء نے لکھا ہے کہ یہ آیت شریفہ اگلے مضمون کے لئے بطور خطبہ کے ارشاد ہے۔ اس آیت شریفہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی تعریف اور اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا ہے کہ سلام بھیجیں اللہ کے مختار بندوں پر اور وہ اس کے رسول اور انبیاء کرام ہیں۔ جیسا کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى سے مراد انبیاء ہیں جیسا کہ دوسری جگہ اللہ کے پاک ارشاد سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں ارشاد ہے۔ اور امام ثوری وسدی وغیرہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرام ہیں۔ اور ابن عباسؓ سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں میں کوئی منافاۃ نہیں کہ اگر صحابہ کرام اس کے مصداق ہیں تو انبیاء کرام اس میں بطریق اولیٰ داخل ہیں اھ۔

http://mujahid.xtgem.com

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے. جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

(رواہ مسلم وابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ وغیرہم کذا فی الترغیب)

ف اللہ جلّ شانہ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اس کے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں۔ پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ درود شریف کا معمول ہو جیسا کہ میں نے اپنے بعض خاندانی اکابر کے متعلق سُنا ہے۔

علامہ سخاوی نے عامر بن ربیعہ سے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے، تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجو جتنا چاہے زیادہ۔ اور یہی مضمون عبداللہ بن عمرو سے بھی نقل کیا گیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ اور بھی متعدد صحابہ سے علامہ سخاوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جیسا اللہ جل شانہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کو اپنے نام کے ساتھ کلمۂ شہادت میں شریک کیا اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت آپ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ ایسے ہی آپ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا۔ پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا اُذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ ایسے ہی درود کے بارے میں اِرشاد فرمایا جو آپ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔

ترغیب کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضورؐ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے اس پر ستّر دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ یہاں ایک بات سمجھ لینا چاہیئے کہ کسی عمل کے متعلق اگر

http://mujahid.xtgem.com

ثواب کے متعلق کمی زیادتی ہو جیسا یہاں ایک حدیث میں دس۱۰ اور ایک میں ستر۷۰ آیا ہے تو اس کے متعلق بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہ، کے احسانات امت محمدیہ پر روزافزوں ہوئے ہیں۔ اس لئے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں گویا اوّلاً حق تعالیٰ شانہ نے دس۱۰ کا وعدہ فرمایا بعد میں ستر۷۰ کا۔ اور بعض علماء نے اس کو اشخاص اور احوال اور اوقات کے اعتبار سے کم و بیش بتایا ہے۔ فضائل نماز میں جماعت کی نماز میں پچیس۲۵ گنے اور ستائیس۲۷ گنے کے اختلاف کے بارے میں یہ مضمون گزر چکا ہے۔ ملا علی قاری نے ستر۷۰ والی روایت کے متعلق لکھا کہ شاید یہ جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے، اس لئے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے دن ستر۷۰ گنا ہوتا ہے۔

(۴) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَفِی رِوَایَۃٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آوے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔

(رواہ احمد والنسائی واللفظ لہ وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب)

ف علامہ منذری نے ترغیب میں حضرت براء کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہو گا۔ اور طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جلّ شانہ، اس پر سو۱۰۰ مرتبہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ، اس کی پیشانی پر بَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے

http://mujahid.xtgem.com

ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔ علامہ سخاوی نے حضرت ابوہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے اور جو مجھ پر سَو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے، اور جو عشق وشوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اس کے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا تاکہ کوئی ضرورت اگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے تو اس کی تعمیل کی جائے۔ ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہو گیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جا کر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز کر گئی۔ میں اس تصور سے رونے لگا حضورؐ کے قریب جا کر حضورؐ کو دیکھا۔ حضورؐ نے سجدہ سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا عبدالرحمٰن کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (خدانخواستہ) آپ کی روح تو پرواز نہیں کر گئی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میری امت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اس کے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا۔ وہ انعام یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہٗ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ عبدالرحمٰن کیا بات ہے میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا۔ حضورؐ نے فرمایا ابھی جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں اس سے خوشی نہیں ہو گی کہ اللہ جل شانہٗ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا، اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں (کذا فی الترغیب)۔ حضرت علامہ سخاوی نے حضرت عمرؓ سے بھی اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔

http://mujahid.xtgem.com

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی بشاش تشریف لائے چہرۂ انور پر بشاشت کے اثرات تھے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے چہرۂ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا صحیح ہے۔ میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں اللہ جل شانہٗ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری اُمّت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سیّئات اس سے مٹائیں گے اور دس درجے اس کے بلند کریں گے۔ ایک روایت میں اسی قصّہ میں ہے کہ تیری امّت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا۔ اور جو مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔ ایک اور روایت میں اسی قصّہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور بشاشت سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرۂ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جتنی خوشی آج چہرۂ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو ابھی جبرئیل میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھیں گے۔ اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضورؐ فرماتے ہیں میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا، تو جبرئیل نے کہا کہ اللہ جل شانہٗ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے وَاَنْتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ کی دُعا کرے۔ (کذا فی الترغیب)۔

علامہ سخاوی نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا کی بنا پر ہر نیکی کا ثواب دس گنے ملتا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی۔ بندہ کے نزدیک تو اس کا جواب آسان ہے اور وہ

http://mujahid.xtgem.com

یہ کہ حسب ضابطہ اس کی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ جل شانہٗ کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل مزید انعام ہے۔ اور خود علامہ سخاوی نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ اوّل تو اللہ جل شانہٗ کا دس دفعہ درود بھیجنا اس کی اپنی نیکی کے دس گنے ثواب سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا بلند کرنا۔ دس گناہوں کا معاف کرنا دس نیکیوں کا اس کے نامۂ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب ملنا مزید برآں ہے۔

حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح سے قرآن شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نعوذ باللہ منہا اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے بسزاءِ استہزاء یہ دس کلمات ارشاد فرمائے۔ حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل زنیم مکذب للآیات بدلالت قولہ تعالیٰ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ فقط۔

یہ الفاظ جو حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے تحریر فرمائے ہیں یہ سب کے سب انتیسویں پارے میں سورۂ نون کی اس آیت میں وارد ہوئے ہیں۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ترجمہ اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو بے وقعت ہو طعنہ دینے والا ہو، چغلیاں لگاتا پھرتا ہو، نیک کام سے روکنے والا ہو، حد سے گزرنے والا ہو، گناہوں کا کرنے والا ہو، سخت مزاج ہو اس کے علاوہ حرامزادہ ہو، اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہے، جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سَنَد باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں۔ (بیان القرآن)

http://mujahid.xtgem.com

(۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً۔ (رواه الترمذی وابن حبان فی صحیحه کلاهما من روایة موسٰی بن یعقوب کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علٰی تخریجه)۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلاشک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔

ف علامہ سخاوی نے قول بدیع میں الدر المنظم سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ حضرت انسؓ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا فصل دوم کی حدیث ۳۰ میں بھی یہ مضمون آرہا ہے۔ نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ قبر میں ابتداءً تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے اور جو یہ چاہے کہ اُس کے اعمال بڑی ترازو میں تلیں اس کو چاہیئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔ ایک اور حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اس کے ہولوں سے اور اس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔

زاد السعید میں حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

علّامہ سخاوی نے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی

http://mujahid.xtgem.com

نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت ہوگی۔ اور امام مستغفری سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں، تیس دُنیا کی باقی آخرت کی۔

(۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ۔ (رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب زاد فی القول البدیع احمد والحاکم وغیرھما وقال الحاکم صحیح الاسناد)

ابن مسعودؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین) میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

ف اور بھی متعدد صحابہ کرامؓ سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے کچھ فرشتے زمین پر پھرتے رہتے ہیں جو میری امت کا درود مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔

ترغیب میں حضرت امام حسنؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو بیشک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے۔ اور حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے بدلہ میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

مشکوٰۃ میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(۷) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ

حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سُننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر

http://mujahid.xtgem.com

الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِیْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْكَ ۔

قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

(رواہ البزار کذا فی الترغیب وذکر تخریجہ السخاوی فی القول البدیع)۔

ف علامہ سخاوی نے قول بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ جل شانہٗ اس کے ہر درود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا۔ جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر درود بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔ ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے میری یہ درخواست قبول فرمالی۔

حضرت ابوامامہؓ کے واسطہ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔

ایک جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے اللہ جل شانہٗ اس کی سو حاجتیں پوری کرتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو میری قبر میں مجھ تک ایسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں۔

http://mujahid.xtgem.com

اس حدیث پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو قبرِ اطہر پر متعین ہے جو ساری دنیا کے صلوٰۃ وسلام حضورؐ تک پہنچاتا رہے۔ اور اس سے پہلی حدیث میں آیا تھا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو حضورؐ تک اُمّت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اس لئے کہ جو فرشتہ قبرِ اطہر پر متعین ہے اس کا کام صرف یہی ہے کہ حضورؐ تک اُمّت کا سلام پہنچاتا رہے۔ اور یہ فرشتے جو سیاحین ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں درود ملتا ہے اس کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت میں اگر کوئی پیام بھیجا جاتا ہے اور مجمع میں اس کو ذکر کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب سمجھتا ہے کہ وہ پیام پہنچائے۔ اپنے اکابر اور بزرگوں کے یہاں یہ منظر بارہا دیکھنے کی نوبت آئی پھر سید الکونین فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بارگاہ کا تو پوچھنا ہی کیا۔ اس لئے جتنے بھی فرشتے پہنچائیں برمحل ہے۔

(٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ۔

حضرت ابو ہریرہؓ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

(رواه البیهقی فی شعب الایمان كذا فی المشكوٰة وبسط السخاوی فی تخریجه)۔

ف علامہ سخاوی نے قول بدیع میں متعدد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص دور سے درود بھیجے فرشتہ اس پر متعین ہے کہ حضورؐ تک پہنچائے۔ اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خود سنتے ہیں۔ جو شخص دور سے درود بھیجے اس کے متعلق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گزر ہی چکا کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شخص درود بھیجے اس کو حضورؐ تک پہنچا دیں۔ اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبرِ اطہر کے قریب درود پڑھے اس کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس خود سنتے ہیں۔ بہت ہی

http://mujahid.xtgem.com

قابلِ فخر قابلِ عزّت قابلِ لذّت چیز ہے۔

علّامہ سخاوی نے قولِ بدیع میں سلیمان بن سحیم سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہیں نے دریافت کیا یا رسول اللہ یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں آپ اس کو سمجھتے ہیں ؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں سمجھتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔

ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغ پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وعلیك السّلام کی آواز سنی۔

ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ درود شریف قبر اطہر کے قریب پڑھنا افضل ہے دور سے پڑھنے سے۔ اس لئے کہ قرب میں جو خشوع خضوع اور حضورِ قلب حاصل ہوتا ہے وہ دور میں نہیں ہوتا۔ صاحب مظاہر حق اس حدیث پر لکھتے ہیں یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہوں بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں۔ اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں۔ اس سے معلوم کیا چاہیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے۔ اور حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو خصوصًا بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آوے سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے ؎

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب　　　　که صد سلام مرا بس یکے جواب از تو

اس مضمون کو علامہ سخاوی نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کا نام خیر کے ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آجائے۔ اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے ؎

ومن خطرت منه ببالك خطرة　　　　حقيق بان يسمو وان يتقدما

ترجمہ جس خوش قسمت کا خیال بھی تیرے دل میں گزر جائے وہ اس کا مستحق

http://mujahid.xtgem.com

ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے (اچھلے کودے) ع
ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

اس روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں اس لئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں۔ اور آپ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے۔ امام بیہقی نے انبیاء کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علامہ سخاوی نے اس کی مختلف طرق سے تخریج کی ہے اور امام مسلم نے حضرت انسؓ ہی کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ نیز مسلم ہی کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاء کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا تو میں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب نعش مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو جو چادر سے ڈھکا ہوا تھا کھولا اور اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے نبی اللہ جل شانہ آپ پر دو موتیں جمع نہ کریں گے ایک موت جو آپ کے لئے مقدر تھی وہ آپ پوری کر چکے۔ (بخاری)۔ علامہ سیوطیؒ نے حیاتِ انبیاء میں مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور فصل ثانی کی حدیث ۳ پر بھی مستقل یہ مضمون آ رہا ہے کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ

http://mujahid.xtgem.com

چیز حرام کر رکھی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔

علامہ سخاوی قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اس لئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں۔ حضرت جبریلؑ۔ حضرت میکائیلؑ کی باربار یہاں آمد ہوئی ہے اور اس کی مٹی سید البشرؐ پر مشتمل ہے۔ اسی جگہ سے اللہ کے دین اور اس کے پاک رسولؐ کی سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے۔ یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کرلے۔ گویا کہ وہ حضورؐ کی زیارت کر رہا ہے اور یہ تو محقق ہے کہ حضورؐ اس کا سلام سن رہے ہیں آپس کے جھگڑے اور فضول باتوں سے احتراز کرے اس کے بعد قبلہ کی جانب سے قبر شریف پر حاضر ہو اور بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو اور نیچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع وخضوع اور ادب واحترام کے ساتھ یہ پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ	آپ پر سلام اے اللہ کے رسول آپ پر سلام اے
عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ	اللہ کے نبی۔ آپ پر سلام اے اللہ کی برگزیدہ ہستی
يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا	آپ پر سلام اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ذات
خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ	آپ پر سلام اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام اے
يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ	رسولوں کے سردار، آپ پر سلام اے خاتم النبیین،
يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ	آپ پر سلام اے رب العالمین کے رسول، آپ پر
عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ	سلام اے سردار ان لوگوں کے جو قیامت میں روشن
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں والے ہوں گے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ	(یہ مسلمانوں کی خاص علامت ہے کہ دنیا میں جن
الْمُحَجَّلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ	اعضاء کو وہ وضو میں دھوتے رہے ہیں وہ قیامت
يَا بَشِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ	کے دن نہایت روشن ہوں گے) آپ پر سلام اے

http://mujahid.xtgem.com

يَا نَذِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى
اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ
اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَسَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ جَزَاكَ
اللّٰهُ عَنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا
جَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا
عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ
كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ
وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ
وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَ
صَلّٰى عَلَيْكَ فِى الْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلَ
وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰى
اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ كَمَا
اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ
بَصَّرَنَا بِكَ مِنَ الْعَمٰى وَالْجَهَالَةِ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاَمِيْنُهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ
خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَ

جنّت کی بشارت دینے والے آپ پر سلام اے جہنّم سے ڈرانے والے، آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر سلام جو طاہر ہیں، سلام آپ پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات پر جو سارے مؤمنوں کی مائیں ہیں، سلام آپ پر اور آپ کے تمام صحابہ کرام پر سلام آپ پر اور تمام انبیاء اور تمام رسولوں پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر یا رسول اللہ اللہ جل شانہٗ آپ کو ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جزائے خیر عطا فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہو، اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب بھی ذکر کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب بھی کہ غافل لوگ آپ کے ذکر سے غافل ہوں اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ پر اولین میں درود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ پر آخرین میں درود بھیجے اس سب سے افضل اور اکمل اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی پر بھی بھیجا ہو جیسا کہ اس نے نجات دی ہم کو آپ کی برکت سے گمراہی سے اور آپ کی وجہ سے جہالت اور اندھے پن سے بصیرت عطا فرمائی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کے امین ہیں اور ساری مخلوق میں سے اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت کو پہنچا دیا اس کی

http://mujahid.xtgem.com

اَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِهَادِہٖ اَللّٰھُمَّ اٰتِہٖ نِهَایَةَ مَایَنْبَغِیْ اَنْ یَّاْمُلَہُ الْاٰمِلُوْنَ۔ (قلت وذکرہ النووی فی مناسکہ باکثر منہ)۔

امانت کو ادا کر دیا امت کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی اور اللہ کے بارے میں کوشش کا حق ادا فرمادیا یا اللہ آپ کو اس سے زیادہ سے زیادہ عطا فرما جس کی امید کرنے والے امید کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد اپنے نفس کے لئے اور سارے مؤمنین اور مؤمنات کے لئے دُعا کرے اس کے بعد حضرات شیخین حضرت ابو بکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام پڑھے اور ان کے لئے بھی دعا کرے۔ اور اللہ سے اس کی بھی دعا کرے کہ اللہ جل شانہ ان دونوں حضرات کو بھی ان کی مساعی جمیلہ جو انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد میں خرچ کی ہیں اور جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی ادائیگی میں خرچ کی ہیں ان پر بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے اور یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھنا درود پڑھنے سے زیادہ افضل ہے (یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ افضل ہے اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ سے)۔

علامہ باجی کی رائے یہ ہے کہ درود افضل ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جیسا کہ علامہ مجد الدین صاحب قاموس کی رائے ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں ما من مسلم یسلم علی عند قبری آیا ہے۔ علامہ سخاوی کا اشارہ اس حدیث پاک کی طرف ہے جو ابو داؤد شریف وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام کرتا ہے تو اللہ جل شانہٗ مجھ پر میری روح لوٹا دیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلوٰۃ کا لفظ (یعنی درود) بھی کثرت سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے چنانچہ اسی روایت میں جو اوپر ابھی ۸ پر گزری ہے اس میں یہ ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔ اسی طرح بہت سی روایات میں یہ مضمون آیا ہے اس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو

http://mujahid.xtgem.com

جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وغیرہ کے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اسی طرح آخیر تک السّلام کے ساتھ الصّلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے اس صورت میں علامہ باجیؒ اور علامہ سخاویؒ دونوں کے قول پر عمل ہو جائے گا۔ وفاء الوفاء میں لکھا ہے کہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ ابن الحسین سامری حنبلیؒ اپنی کتاب مستوعب میں زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں آداب زیارت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ پھر قبر شریف کے قریب آئے اور قبر شریف کی طرف منہ کر کے اور منبر کو اپنی بائیں طرف کر کے کھڑا ہو۔ اور اس کے بعد علامہ سامری حنبلی نے سلام اور دعا کی کیفیت لکھی ہے اور منجملہ اس کے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ لِنَبِیِّکَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًاo وَاِنِّیْ قَدْ اَتَیْتُ نَبِیَّکَ مُسْتَغْفِرًا فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُوْجِبَ لِیَ الْمَغْفِرَۃَ کَمَا اَوْجَبْتَھَا لِمَنْ اَتَاہُ فِیْ حَیَاتِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ترجمہ اے اللہ تو نے اپنے پاک کلام میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور پھر اللہ جل شانہٗ سے معافی چاہتے اور رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا رحمت کرنے والا پاتے۔ اور میں تیرے نبی کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ استغفار کرنے والا ہوں، تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو واجب کر دے جیسا کہ تو نے مغفرت واجب کی تھی اس شخص کے لئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی زندگی میں آیا ہو، اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے۔ (اس کے بعد اور لمبی چوڑی دعائیں ذکر کیں)۔

http://mujahid.xtgem.com

(۹) عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍؓ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ (رواہ الترمذی زاد المنذری فی الترغیب احمد والحاکم وقال صحیحہ وبسط السخاوی فی تخریجہ)

حضرت اُبی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعا میں سے کتنی مقرر کروں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک چوتھائی حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے تو میں نے عرض کیا کہ نصف کر دوں حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے میں نے عرض کیا تو دو تہائی کر دوں حضور نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

ف مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں مثلاً میں نے اپنے اوراد وظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں۔

علامہ سخاوی نے امام احمد کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر

http://mujahid.xtgem.com

کردوں تو کیسا ؟ حضورؐ نے فرمایا ایسی صورت میں حق تعالیٰ شانہٗ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ سخاوی نے متعدد صحابہؓ سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔ اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہؓ کرام نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جلشانہٗ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو یعنی کثرت ذکر کی وجہ سے دعا کا وقت نہ ملے تو میں اس کو دُعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔

صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سبب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سب مہمات کی مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اس کو۔ جب شیخ بزرگوار عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسکین کو یعنی شیخ عبدالحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کی رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہیئے کہ تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا، عرض کیا گیا کہ اس کے لئے کچھ عدد معین ہو، فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ ساتھ اس کے رطب اللسان ہو اور اس کے رنگ میں رنگین ہو اور مستغرق ہو اس میں۔

اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ دُرود شریف سب اوراد و وظائف کے بجائے پڑھنا زیادہ مفید ہے۔ اس لئے کہ اول تو خود اس حدیث پاک کے درمیان میں اشارہ ہے کہ انہوں نے یہ وقت اپنی ذات کے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا تھا اس میں سے درود شریف کے لئے مقرر کرنے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز لوگوں کے احوال کے اعتبار سے

http://mujahid.xtgem.com

مختلف ہُوا کرتی ہے جیساکہ فضائل ذکر کے باب دوم حدیث نمبر ۲۰ کے ذیل میں گزرا ہے کہ بعض روایات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو افضل الدعا کہا گیا ہے اور بعض روایات میں استغفار کو افضل الدعاء کہا گیا ہے اسی طرح سے اور اعمال کے درمیان میں بھی مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے جیساکہ ابھی مظاہر حق سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی نوَّرَ اللّٰہُ مرقدہٗ کو ان کے شیخ نے مدینہ پاک کے سفر میں یہ وصیت کی کہ تمام اوقات دُرود شریف ہی میں خرچ کریں۔ اپنے اکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ مدینہ پاک کے سفر میں درود شریف کی بہت تاکید کرتے ہیں۔

علامہ منذری نے ترغیب میں حضرت اُبیؓ کی حدیث بالا میں ان کے سوال سے پہلے ایک مضمون اور بھی نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے اے لوگو اللہ کا ذکر کرو اے لوگو اللہ کا ذکر کرو (یعنی بار بار فرماتے) راجفہ آگئی اور رادفہ آرہی ہے موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ لاحق ہیں آرہی ہے موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ لاحق میں آرہی ہے اس کو بھی دو مرتبہ فرماتے۔ راجفہ اور رادفہ قرآن پاک کی آیت جو سورہ والنازعات میں ہے کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قیامت ضرور آئے گی جس دن ہلا دینے والی چیز سب کو ہلا ڈالے گی اس سے مراد پہلا صور ہے اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آئے گی۔ (اس سے مراد دوسرا صور ہے) بہت سے دل اس روز خوف کے مارے دھڑک رہے ہوں گے شرم کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی۔ (بیان القرآن مع زیادہ)۔

http://mujahid.xtgem.com

(۱۰) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَّحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

حضرت ابوالدرداءؓ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

(رواہ الطبرانی باسنادین احدھما جید لکن فیہ انقطاع کذا فی القول البدیع)

ف علامہ سخاوی نے متعدد احادیث سے درود شریف پڑھنے والے کو حضورؐ کی شفاعت حاصل ہونے کا مژدہ نقل کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر درود پڑھے قیامت کے دن میں اس کا سفارشی ہوں گا۔ اس حدیث پاک میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور حدیث سے درود نماز کے بعد بھی یہ لفظ نقل ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور اس کے لئے سفارش کروں گا۔

حضرت رویفع بن ثابت کی روایت سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

علامہ سخاوی نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جل شانہ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو مجھ تک درود کو پہنچائے، اور اس کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت کر دی جاتی ہے اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔ "یا" کا مطلب یہ ہے کہ بعض کے لئے سفارشی اور بعض کے لئے گواہ۔ مثلاً اہلِ مدینہ کے لئے گواہ دوسروں کے لئے سفارشی۔ یا فرماں برداروں کے لئے گواہ اور گناہگاروں کے لئے سفارشی۔ وغیر ذلک کما قالہ السخاوی۔

(۱۱) عَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت عائشہؓ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا

http://mujahid.xtgem.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً اِلَّا عَرَجَ بِھَا مَلَکٌ حَتّٰی یَجِیْءَ بِھَا وَجْہَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَیَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِذْھَبُوْا بِھَا اِلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِھَا وَتَقَرُّ بِھَا عَیْنُہٗ۔ (اخرجہ ابو علی بن البناء والدیلمی فی مسند الفردوس وفی سندہ عمر بن خبیب ضعفہ النسائی وغیرہ کذا فی القول البدیع)

ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو لے جا کر اللہ جل شانہٗ کی پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے وہاں سے ارشاد عالی ہوتا ہے کہ اس درود کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لے جاؤ یہ اس کے لئے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

ف زاد السعید میں مواہب لدنیہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مؤمن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کی برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلّہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مؤمن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت وسیرت کیسی اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری حاجت کے وقت میں نے اس کو ادا کر دیا۔ اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ ایک پرچہ سر انگشت کی برابر میزان کے پلڑے کو کیسے جھکا دے گا۔ اس لئے کہ اللہ جل شانہٗ کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور جتنا بھی اخلاص زیادہ ہوگا وتنا ہی وزن زیادہ ہوگا۔ حدیث البطاقہ یعنی ایک ٹکڑا کاغذ کا جس پر کلمۂ شہادت لکھا ہوا تھا وہ ننانوے دفتروں کے مقابلہ میں اور ہر دفتر اتنا بڑا کہ منتہائے نظر تک ڈھیر لگا ہوا تھا غالب آگیا۔ یہ حدیث مفصل اس ناکارہ کے رسالہ فضائل ذکر باب دوم فصل سوم کی ۱۴ پر گزر چکی ہے جس کا جی چاہے مفصل وہاں دیکھے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ اور بھی اُس رسالہ میں متعدد روایات اسی مضمون کی گزری ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے یہاں وزن اخلاص کا ہے۔ فصل پنجم حکایات کے ذیل میں حکایت ۲۰ پر بھی اس کے متعلق مختصر سا مضمون آرہا ہے۔

http://mujahid.xtgem.com

(۱۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّھَا زَکوٰۃٌ وَقَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْرًا حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃُ۔

(رواہ ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی تخریجہ وعزاہ السیوطی فی الدر الی الادب المفرد للبخاری)۔

حضرت ابوسعید خدری رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگا کرے اَللّٰھُمَّ صَلِّ سے اخیر تک اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مومن مرد اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر پس یہ دعا اس کے لئے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

ف علامہ سخاوی نے لکھا ہے کہ حافظ ابن حبان نے اس حدیث پر یہ فصل باندھی ہے اس چیز کا بیان کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ علماء میں اس بات میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضورؐ پر درود صدقہ سے بھی افضل ہے اس لئے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اور اس کے فرشتے بھی اس عمل کو کرتے ہیں، اگرچہ علامہ سخاوی خود اس کے موافق نہیں ہیں۔ علامہ سخاوی نے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) کے حکم میں ہے ایک اور حدیث سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔

http://mujahid.xtgem.com

نیز حضرت علیؓ کی روایت سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا ہے)۔ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود تمہارے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہے۔ اور زکوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے۔ اور حدیث پاک کا آخری ٹکڑا کہ مؤمن کا پیٹ نہیں بھرتا اس کو صاحبِ مشکوٰۃ نے فضائلِ علم میں نقل کیا ہے اور صاحبِ مرقات وغیرہ نے خیر سے علم مراد لیا ہے۔ اگرچہ خیر کا لفظ عام ہے اور ہر خیر کی چیز اور ہر نیکی کو شامل ہے اور مطلب ظاہر ہے کہ مومن کامل کا پیٹ نیکیاں کمانے سے کبھی نہیں بھرتا وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ جو نیکی بھی جس طرح اس کو مل جائے وہ حاصل ہو جائے۔ اگر اس کے پاس مالی صدقہ نہیں ہے تو درود شریف ہی سے صدقہ کی فضیلت حاصل کرے۔ اس ناکارہ کے نزدیک خیر کا لفظ علی العموم ہی زیادہ بہتر ہے کہ وہ علم اور دوسری چیزوں کو شامل ہے لیکن صاحبِ مظاہرِ حق نے بھی صاحبِ مرقات وغیرہ کے اتباع میں خیر سے علم ہی مراد لیا ہے اس لئے وہ تحریر فرماتے ہیں کہ۔ ہرگز نہیں سیر ہوتا مؤمن خیر سے یعنی علم سے یعنی اخیر عمر تک طلبِ علم میں رہتا ہے اور اس کی برکت سے بہشت میں جاتا ہے۔ اس حدیث میں خوشخبری ہے طالبِ علم کو کہ دنیا سے با ایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس درجہ کو حاصل کرنے کے لئے بعض اہل اللہ اخیر عمر تک تحصیل علم میں مشغول رہے ہیں باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے، اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت میں ثواب طلبِ علم اور تکمیل اس کی کا ہی ہے اس کو (حق)

تکملہ:۔ اس فصل کو قرآن پاک کی دو آیتوں اور دس احادیثِ شریفہ پر اختصاراً ختم کرتا ہوں کہ فضائل کی روایات بہت کثرت سے ہیں ان کا احصا بھی

http://mujahid.xtgem.com

اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے اور سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ واتباعہ وبارک وسلم کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ان کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درود پاک میں رطب اللسان رہتا وہ کم تھا چہ جائیکہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے لطف وکرم سے اس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں اجر وثواب اور احسانات فرما دیئے۔ علامہ سخاوی نے اول مجملاً ان انعامات کی طرف اشارہ کیا ہے جو درود شریف پر مرتب ہوئے ہیں، چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ باب ثانی درود شریف کے ثواب میں اللہ جل شانہٗ کا بندہ پر درود بھیجنا، اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اس پر درود بھیجنا، اور درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفارہ ہونا اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا اور ان کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا معاف کرنا اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کے لئے، اور اس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط کی برابر ثواب کا لکھا جانا اور قیراط بھی وہ جو احد پہاڑ کی برابر ہو، اور اس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تلنا۔ اور جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنا دے اس کے دنیا وآخرت کے سارے کاموں کی کفایت جیسا کہ قریب ہی ۹ پر حضرت اُبَیؓ کی حدیث میں گزر چکا اور خطاؤں کو مٹا دینا اور اس کے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا اور اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کے دن اس کے لئے شاہد وگواہ بننا اور آپ کی شفاعت کا واجب ہونا اور اللہ کی رضا اور اس کی رحمت کا نازل ہونا اور اس کی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا اور قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے تلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جھکنا، اور حوض کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا اور پل صراط پر سہولت سے

http://mujahid.xtgem.com

گزر جانا اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانہ جنت میں دیکھ لینا اور جنت میں بہت ساری بیبیوں کا ملنا اور اس کے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا اور نادار کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہونا اور دُرود شریف زکوٰۃ ہے اور طہارت ہے اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اور اس کی برکت سے سَو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں اور عبادت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور مجالس کے لئے زینت ہے اور فقر کو اور تنگیٔ معیشت کو دور کرتا ہے اور اس کے ذریعہ سے اسبابِ خیر تلاش کئے جاتے ہیں اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور اس کی برکت سے خود درود پڑھنے والا اور اس کے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں اور وہ بھی منتفع ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے اور اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے اور وہ بیشک نور ہے اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ ہے اور اس کا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔

درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے اور دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے اور اس کے علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کے لئے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں، ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیروں کے جمع کرنے پر حریص ہو اور ذخائر اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو۔ علامہ سخاوی نے باب کے شروع میں یہ اجمالی مضمون ذکر کرنے کے بعد پھر ان مضامین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا۔ جن میں سے بعض فصل اوّل میں گزر چکی ہیں اور بعض فصل ثانی میں آرہی ہیں۔

http://mujahid.xtgem.com

اوران روایات کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر بین دلیل ہے کہ اللہ جل شانہ کا درود، درود پڑھنے والے پر المضاعف (یعنی دس گنا) ہوتا ہے اور اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، درجات بلند ہوتے ہیں۔ پس جتنا بھی ہوسکتا ہو سید السادات اور معدن السعادات پر درود کی کثرت کیا کر۔ اس لئے کہ وہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہے مضرات سے حفاظت کا اور تیرے لئے ہر اس درود کے بدلہ میں جو تو پڑھے دس درود ہیں جبّار الارضین والسمٰوات کی طرف سے اور درود ہے اس کے ملائکہ کرام کی طرف سے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ایک اور جگہ اقلیشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کونسا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہوسکتا ہے اور کونسا عمل زیادہ نفع والا ہوسکتا ہے اس ذاتِ اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہ درود بھیجتے ہیں اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ جل شانہ نے اس کو دنیا و آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں یہ اولیاء کرام کا صبح و شام کا مستقل معمول رہا ہے پس جہاں تک ہوسکے درود شریف پر جما رہا کر اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہوجائیں گے، تیری امیدیں برآئیں گی تیرا قلب منور ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی رضا حاصل ہوگی، قیامت کے سخت ترین دہشتناک دن میں امن نصیب ہوگا۔

دُوسری فصل

خاص خاص دُرود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں

(۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلیٰ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب

http://mujahid.xtgem.com

قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(رواہ البخاری وبسط السخاوی فی تخریجہ واختلاف الفاظہ وقال ھٰکذا لفظ البخاری علٰی ابراھیم وعلٰی اٰلِ ابراھیم فی الموضعین۔

کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضورؐ سے سنا ہے میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمائیے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں۔ حضورِ اقدسؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو اللّٰھم صل سے اخیر تک یعنی) اے اللہ درود بھیج محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل (اولاد) پر، اے اللہ بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل (اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل (اولاد) پر بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔

ف ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے ہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مہمانوں اور دوستوں کے لئے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف حضورؐ کی احادیث حضورؐ کے حالات تھے۔ ان چیزوں کی قدر ان حضرات کے ہاں مادی چیزوں سے کہیں زیادہ تھی جیسا کہ ان کے حالات اس کے شاہد عدل ہیں۔ اسی بنا پر حضرت

http://mujahid.xtgem.com

کعب رضؓ نے اس کو ہدیہ سے تعبیر کیا۔ یہ حدیث شریف بہت مشہور حدیث ہے اور حدیث کی سب کتابوں میں بہت کثرت سے ذکر کی گئی ہے اور بہت سے صحابہ کرام سے مختصر اور مفصل الفاظ میں نقل کی گئی ہے۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں اس کے بہت طرق اور مختلف الفاظ نقل کئے ہیں وہ ایک حدیث میں حضرت حسن رضؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں کہ جب آیت شریفہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ نازل ہوئی تو صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ سلام تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ہوتا ہے آپ ہمیں درود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَبَرَکَاتِکَ الخ پڑھا کرو۔

دوسری حدیث میں ابو مسعود بدری رضؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے کہ وہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت بشیر رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جل شانہٗ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ پس ارشاد فرمائیے کہ کس طرح آپ پر درود پڑھا کریں۔ حضورؐ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ پھر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ یہ روایت مسلم ابو داؤد وغیرہ میں ہے اس کا مطلب کہ "ہم اس کی تمنا کرنے لگے" یہ ہے کہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو غایت محبت اور غایت احترام کی وجہ سے جس بات کے جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تامل ہوتا یا سکوت فرماتے تو ان کو یہ خوف ہوتا کہ یہ سوال کہیں منشاء مبارک کے خلاف تو نہیں ہو گیا۔ یا یہ کہ اس کا جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے حضورؐ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تامل فرمانا پڑا۔ بعض روایات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجر رحؒ نے طبری کی روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضورؐ پر وحی نازل ہوئی۔ مسند احمد و ابن حبان وغیرہ میں ایک اور روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک صحابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے

http://mujahid.xtgem.com

اور حضورؐ کے سامنے بیٹھ گئے ہم لوگ مجلس میں حاضر تھے ان صاحب نے سوال کیا یا رسول اللہ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا جب ہم نماز پڑھا کریں تو اس میں آپ پر درود کیسے پڑھا کریں۔ حضورؐ نے اتنا سکوت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کرو تو یہ درود پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ ایک اور روایت میں عبد الرحمٰن بن بشیرؓ سے نقل کیا ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جل شانہ نے ہمیں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضورؐ نے فرمایا یوں پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ۔

مسند احمد ترمذی و بیہقی وغیرہ کی روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیت شریفہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ نازل ہوئی تو ایک صاحب نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ سلام تو ہمیں معلوم ہے آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضورؐ نے ان کو درود تلقین فرمایا۔ اور بھی بہت سی روایات میں اس قسم کے مضمون ذکر کئے گئے ہیں اور درودوں کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے۔ جو اختلاف روایات میں ہوا ہی کرتا ہے جس کی مختلف وجوہ ہوتی ہیں۔ اس جگہ ظاہر یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صحابہ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب نہ بن جائے۔ نفس درود شریف کا وجوب علیحدہ چیز ہے جیسا کہ فصل رابع میں آرہا ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔ یہ درود شریف جو اس فصل کے شروع میں ۱ پر لکھا گیا ہے یہ بخاری شریف کی روایت ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی کا پڑھنا اولیٰ ہے جیسا کہ علامہ شامی نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد سے سوال کیا گیا کہ حضورؐ پر درود کن الفاظ سے پڑھے تو انہوں نے یہی درود شریف ارشاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا اور یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین (بخاری و مسلم) وغیرہ میں ہے

http://mujahid.xtgem.com

علامہ شامی نے یہ عبارت شرح منیہ سے نقل کی ہے۔ شرح منیہ کی عبارت یہ ہے کہ یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین میں کعب بن عجرہؓ سے نقل کیا گیا ہے۔ اور کعب بن عجرہؓ کی یہی روایت ہے جو اوپر گزری۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ حضرت کعبؓ وغیرہ کی حدیث سے ان الفاظ کی تعیین ہوتی ہے جو حضورؐ نے آیت شریفہ کے امتثالِ امر میں سکھلائے اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ ایک جگہ علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے تو کونسا درود پڑھیں۔ حضورؐ نے یہ تعلیم فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل ہے۔ امام نووی نے اپنی کتاب روضہ میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔

حصن حصین کے حاشیہ پر حرز ثمین سے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح ہے اور سب سے زیادہ افضل ہے۔ نماز میں اور بغیر نماز کے اسی کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ یہاں ایک بات قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے بعض نسخوں میں کاتب کی غلطی سے حرزِ ثمین کی یہ عبارت بجائے اس درود شریف کے ایک دوسرے درود کے نمبر پر لکھ دی گئی اس کا لحاظ رہے۔

اس کے بعد اس حدیث شریف میں چند فوائد قابلِ ذکر ہیں۔ اوّل یہ کہ صحابہ کرام کا یہ عرض کرنا کہ سلام ہم جان چکے ہیں، اس سے مراد التحیات کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے۔ اور جزء میں امام بیہقی سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے اور اس میں بھی متعدد علماء سے یہی مطلب نقل کیا گیا ہے۔ ۲۔ ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔ مثلاً یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا سخی ہے

http://mujahid.xtgem.com

تو سخاوت میں حاتم کا زیادہ سخی ہونا معلوم ہے اس وجہ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے درود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے اس کے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں دس جواب دیئے ہیں۔ کوئی عالم ہو تو خود دیکھ لے غیر عالم ہو تو کسی عالم سے دل چاہے تو دریافت کرلے سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثریہ تو وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن بسا اوقات بعض مصالح سے اس کا الٹا ہوتا ہے جیسے قرآن پاک کے درمیان میں اللہ جل شانہ کے نور کے متعلق ارشاد ہے مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الآیۃ ترجمہ اس کے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو۔ اخیر آیت تک۔ حالانکہ اللہ جل شانہٗ کے نور کو چراغوں کے نور کے ساتھ کیا مناسبت۔ ۳ یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درود کو کیوں ذکر کیا۔ اس کے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے بھی زاد السعید میں کئی جواب ارشاد فرمائے ہیں۔ بندے کے نزدیک تو زیادہ پسندیہ جواب ہے کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہٗ نے اپنا خلیل قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد ہے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا۔ لہٰذا جو درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگا وہ محبت کی لائن کا ہوگا اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی ہوتی ہیں۔ لہٰذا جو درود محبت کی لائن کا ہوگا وہ یقیناً سب سے زیادہ لذیذ اور اونچا ہوگا۔ چنانچہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جلّ شانہٗ نے اپنا حبیب قرار دیا اور حبیب اللہ بنایا اور اسی لئے دونوں کا درود ایک دوسرے کے مشابہ ہوا۔

مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے قصہ نقل کیا گیا ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت انبیاء کرام کا تذکرہ کر رہی تھی کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل

http://mujahid.xtgem.com

بنایا اور حضرت موسیٰؑ سے کلام کی اور حضرت عیسیٰؑ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور حضرت آدمؑ کو اللہ نے اپنا صفی قرار دیا۔ اتنے میں حضورؐ تشریف لائے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہاری گفتگو سنی بیشک ابراہیمؑ خلیل اللہ ہیں اور موسیٰؑ نجی اللہ ہیں (یعنی کلیم اللہ) اور ایسے ہی عیسیٰؑ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور آدمؑ اللہ کے صفی ہیں لیکن بات یوں ہے غور سے سنو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور اس جھنڈے کے نیچے آدم اور سارے انبیاء ہوں گے اور اس پر فخر نہیں کرتا، اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی وہ میں ہوں گا اور اس پر بھی میں کوئی فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھلوانے والا میں ہوں گا، اور سب سے پہلے جنّت میں میں اور میری اُمّت کے فقراء داخل ہوں گے اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوں اوّلین اور آخرین میں اور کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور بھی متعدد روایات سے حضورؐ کا حبیب اللہ ہونا معلوم ہوتا ہے محبت اور خلت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے اسی لئے ایک کے درود کو دوسرے کے درود کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء میں ہیں اس لئے بھی من اشبہ اباہ فما ظلم آبا و اجداد کے ساتھ مشابہت ممدوح ہے۔

مشکوٰۃ کے حاشیہ پر لمعات سے اس میں ایک نکتہ بھی لکھا ہے وہ یہ کہ حبیب اللہ کا لقب سب سے اونچا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ حبیب اللہ کا لفظ جامع ہے خلّت کو بھی اور کلیم اللہ ہونے کو بھی اور صفی اللہ ہونے کو بھی بلکہ ان سے زائد چیزوں کو بھی جو دیگر انبیاء کے لئے ثابت نہیں اور وہ اللہ کا محبوب ہونا ہے ایک خاص محبّت کے ساتھ میں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

http://mujahid.xtgem.com

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (رواہ ابوداؤد وذکرہ السخاوی بطرق عدیدۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الخ سے اخیر تک ترجمہ۔ اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں اور آپ کی آل اولاد پر اور آپ کے گھرانے پر جیسا کہ درود بھیجا آپ نے آل ابراہیم پر بیشک آپ ہی سزاوار حمد ہیں بزرگ ہیں۔

ف نبی امی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص لقب ہے اور یہ لقب آپ کا تورات، انجیل اور تمام کتابوں میں جو آسمان سے اُتریں ذکر کیا گیا ہے (کذافی المظاہر)۔

آپ کو نبی امی کیوں کہا جاتا ہے اس میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں جن کو شروح حدیث مرقات وغیرہ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے مشہور قول یہ ہے کہ اُمّی اَن پڑھ کو کہتے ہیں کہ جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو اور یہ چونکہ اہم ترین معجزہ ہے کہ جو شخص لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو وہ ایسا فصیح و بلیغ قرآن پاک لوگوں کو پڑھائے غالباً اسی معجزہ کی وجہ سے کتب سابقہ میں اس لقب کو ذکر کیا گیا ہے

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست ۔۔۔ کتب خانۂ چند ملّت بشست

جو یتیم کہ اس نے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اس نے کتنے ہی مذہبوں کے کتب خانے دھو دیئے یعنی منسوخ کر دیئے ؎

نگارِ من کہ بمکتب نہ رفت و خط نہ نوشت ۔۔۔ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

میرا محبوب جو کبھی مکتب میں بھی نہیں گیا لکھنا بھی نہیں سیکھا وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا۔

http://mujahid.xtgem.com

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حرز ثمین ۱۳؁ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم کیا تھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو حضورؐ نے اس کو پسند فرمایا۔

اس کا مطلب کہ بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے یہ ہے کہ عرب میں کھجوریں غلّہ وغیرہ پیمانوں میں ناپ کر بیچا جاتا تھا جیسا کہ ہمارے شہروں میں یہ چیزیں وزن سے بکتی ہیں تو بہت بڑے پیمانہ کا مطلب گویا بہت بڑی ترازو ہوا اور گویا حدیث پاک کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے درود کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تولا جائے اور ظاہر ہے کہ بہت بڑی ترازو میں وہی چیز تولی جائے گی جس کی مقدار بہت زیادہ ہو گی۔ تھوڑی مقدار بڑی ترازو میں تولی بھی نہیں جاسکتی۔ جن ترازوؤں میں حمام کے لکڑ تولے جاتے ہوں ان میں تھوڑی چیز وزن میں بھی نہیں آسکتی پاسنگ میں رہ جائے گی۔

ملا علی قاریؒ نے اور اس سے قبل علامہ سخاوی نے یہ لکھا ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ ترازو میں تلا کرتی ہیں اور جو بڑی مقداروں میں ہوا کرتی ہیں وہ عام طور سے پیمانوں ہی میں ناپی جاتی ہیں۔ ترازوؤں میں ان کا آنا مشکل ہوتا ہے۔

علامہ سخاوی نے حضرت ابو مسعودؓ سے بھی حضورؐ کا یہی ارشاد نقل کیا ہے اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانہ سے ناپا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

http://mujahid.xtgem.com

اور حسن بصریؒ سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حوض سے بھرپور پیالہ پیوے وہ یہ درود پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اس حدیث کو قاضی عیاض نے بھی شفاء میں نقل کیا ہے ؎

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳) عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَىَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ يُّصَلِّىَ عَلَىَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَىَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ (رواه ابن ماجة باسناد جيد كذا فى الترغيب زاد السخاوى فى اخر الحديث فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَىٌّ يُّرْزَقُ وبسط فى تخريجه واخرج معناه عن عدة من الصحابة وقال القارى وله طرق كثيرة بالفاظ مختلفة۔

حضرت ابو الدرداءؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

ف ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے انبیاء کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا پس کوئی فرق نہیں ہے ان کے لئے دونوں حالتوں میں۔ یعنی زندگی اور

http://mujahid.xtgem.com

موت میں اور اس حدیثِ پاک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے۔ اور حضورؐ کا یہ ارشاد کہ اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے سے مراد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات ہو سکتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے اس لئے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو بھی دیکھا جیساکہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہو سکتا ہے اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزق حسّی مراد ہو اور وہی ظاہر ہے اور متبادر۔

علامہ سخاوی نے یہ حدیث بہت سے طرق سے نقل کی ہے حضرت اوس رضؓ کے واسطہ سے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا ہے تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن میں حضرت آدمؑ کی پیدائش ہوئی اسی میں ان کی وفات ہوئی اسی دن میں نفخہ (پہلا صور) اور اسی میں صعقہ (دوسرا صور) ہوگا پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السّلام کے بدنوں کو کھاوے۔

حضرت ابو امامہ رضؓ کی حدیث سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ یہ مضمون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضورؐ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا فصل اوّل کے نمبر ۵ میں گزر چکا ہے۔

http://mujahid.xtgem.com

حضرت ابو مسعود انصاری کی حدیث سے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ حضرت حسن بصریؒ حضرت خالد بن معدان وغیرہ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

سلیمان بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے حضورؐ نے فرمایا ہاں اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے جب حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبرِ اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضہ اطہر سے وعلیک السّلام کی آواز سنی۔

بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیم سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر سارے مخلوق کی سردار ہے اس لئے اس دن کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت حضرت

http://mujahid.xtgem.com

ابوہریرہؓ حضرت انسؓ اوس بن اوس ابوامامہ ابوالدرداء ابومسعود حضرت عمرؓ اُن کے صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایات علامہ سخاوی نے نقل کی ہیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِیْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا۔ ذکرہ السخاوی من عدۃ روایات ضعیفۃ بالفاظ مختلفۃ)۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر گزرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسّی ۸۰ دفعہ مجھ پر درود بھیجے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ف علامہ سخاوی نے قول بدیع میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعف کا حکم بھی لگایا گیا ہے نقل کیا اور صاحب اتحاف نے بھی شرح احیاء میں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل کیا ہے اور محدثین کا قاعدہ ہے ضعیف روایت بالخصوص جب کہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے فضائل میں معتبر ہوتی ہے غالباً اسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابوہریرہ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے۔ ملا علی قاری نے شرح شفاء میں جامع الصغیر کے حوالہ سے بروایت طبرانی و دارقطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے بھی نقل کی جاتی ہے۔ اور حضرت ابوہریرہؓ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی ۸۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔ دارقطنی کی ایک روایت میں حضورؐ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص

http://mujahid.xtgem.com

جمعہ کے دن مجھ پر اسّی مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ درود کس طرح پڑھا جائے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اور یہ پڑھ کر ایک انگلی بند کرلے۔ انگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انگلیوں پر گننے کی ترغیب وارد ہوئی ہے۔ اور ارشاد ہوا کہ انگلیوں پر گنا کرو اس لئے کہ قیامت میں ان کو گویائی دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا۔ جیسا کہ فضائلِ ذکر کی فصل دوم کی حدیث ۱۸ میں یہ مضمون تفصیل سے ذکر کیا جاچکا ہے ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے سینکڑوں گناہ کرتے ہیں جب قیامت کے دن پیشی کے وقت میں ہاتھ اور انگلیاں وہ ہزاروں گناہ گنوائیں جو ان سے زندگی میں کئے گئے ہیں تو ان کے ساتھ کچھ نیکیاں بھی گنوائیں جو ان سے کی گئی ہیں یا ان سے گنی گئی ہیں۔ دارقطنی کی اس روایت کو حافظ عراقی نے حسن بتلایا ہے۔

حضرت علیؓ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ درود پڑھے اس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہوجائے۔ حضرت سہل بن عبداللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ اسّی دفعہ پڑھے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں۔

علامہ سخاوی نے ایک دوسری جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اور وہ قبول ہوجائے تو اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں بحوالہ درمختار اصبہانی سے بھی حضرت انسؓ کی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ علامہ شامی نے اس میں

http://mujahid.xtgem.com

طویل بحث کی ہے کہ درود شریف میں بھی مقبول اور غیر مقبول ہوتے ہیں یا نہیں۔ شیخ ابوسلیمان دارانی سے نقل کیا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر تو درود شریف قبول ہی ہوتا ہے اور بھی بعض صوفیہ سے یہی نقل کیا ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۵) عَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔ (رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط وبعض اسانیدہم حسن کذا فی الترغیب)۔

حضرت رویفع ؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اس طرح کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

ف درود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجئے اور ان کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچائیے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو"۔ علماء کے نزدیک مقعد مقرب یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ محتمل ہے کہ اس سے وسیلہ مراد ہو یا مقام محمود یا آپ کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ کا وہ مقام عالی جو سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ حرز ثمین میں لکھا ہے کہ مقعد کو مقرب کے ساتھ اس لئے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے۔ اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا اور اس کے مصداق میں علاوہ ان اقوال کے جو سخاوی سے گزرے ہیں کرسی پر تشریف فرما ہونے کا اضافہ کیا ہے۔

ملا علی قاری کہتے ہیں کہ مقعد مقرب سے مراد مقام محمود ہے اس لئے کہ روایت میں یوم القیٰمۃ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ اور بعض روایات میں المقرب عندک فی الجنۃ کا لفظ آیا ہے یعنی وہ ٹھکانا جو جنت میں مقرب ہو اس بنا پر

http://mujahid.xtgem.com

اس سے مراد وسیلہ ہوگا۔ جو جنت کے درجات میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو مقام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایک مقام تو وہ ہے جب کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے میدان میں عرش معلیٰ کے دائیں جانب ہوں گے جس پر اولین و آخرین سب کو رشک ہوگا اور دوسرا آپ کا مقام جنّت میں جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں۔

بخاری شریف کی ایک بہت طویل حدیث میں جس میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کا بہت طویل خواب جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ جنّت وغیرہ اور زنا کار، سود خوار وغیرہ لوگوں کے ٹھکانے دیکھے۔ اس کے اخیر میں ہے کہ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حسین اور بہتر مکان میں نے نہیں دیکھا تھا۔ اس میں بہت سے بوڑھے اور جوان عورتیں اور بچے تھے اس کے بعد وہاں سے نکال کر مجھے وہ ایک درخت پر لے گئے۔ وہاں ایک مکان پہلے سے بھی بڑھیا تھا میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ پہلا مکان عام مسلمانوں کا ہے اور یہ شہداء کا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا ذرا اوپر سر اٹھائیے تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک ابر سا نظر آیا۔ میں نے کہا میں اس کو بھی دیکھ لوں ان دونوں فرشتوں نے کہا ابھی آپ کی عمر باقی ہے جب پوری ہو جائے گی جب آپ اس میں تشریف لے جائیں گے۔

درود شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب ہونے کا وعدہ پہلے بھی گزر چکا آئندہ بھی آرہا ہے۔ کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں فلاں شخص کا اثر ہے اور اس کی سفارش حاکم کے یہاں بڑی وقیع ہوتی ہے۔ تو اس سفارشی کی خوشامد میں کتنی دوڑ دھوپ کی جاتی ہے۔ ہم میں سے کونسا ایسا ہے جو بڑے بڑے گناہ کا مجرم نہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جیسا سفارشی جو اللہ کا حبیب سارے رسولوں اور تمام مخلوق کا سردار وہ کیسی آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا مؤکد

http://mujahid.xtgem.com

کہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اس کی سفارش واجب ہے۔ پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو کس قدر خسارہ کی بات ہے، لغویات میں اوقات ضائع کرتے ہیں۔ فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ گناہوں میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں ان اوقات کو درود شریف میں اگر خرچ کیا جائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ اَتْعَبَ سَبْعِيْنَ كَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی تخریجہ ولفظہ انصب سبعین ملکا الف صباح)۔

حضرت ابن عباسؓ حضورؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص یہ دعا کرے جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ ترجمہ: اللہ جل شانہ جزا دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔

ف نزہۃ المجالس میں بروایت طبرانی حضرت جابرؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح شام یہ درود پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ۔ وہ اس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔ مشقت میں ڈالے گا کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ بعض علماء نے "جس بدلے کے وہ مستحق ہیں" کی جگہ جو بدلہ اللہ کی شان کے مناسب ہے لکھا ہے۔ یعنی جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایانِ شان ہو وہ عطا فرما اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب بالخصوص اپنے محبوب کے لئے ظاہر ہے کہ بے انتہا ہوگا۔

حضرت حسن بصریؒ سے ایک طویل درود شریف کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے وَاجْزِهٖ عَنَّا

http://mujahid.xtgem.com

خَیْرَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ (اے اللہ حضورؐ کو ہماری طرف سے اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطا فرمائیے جتنا کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے آپ نے عطا فرمایا)۔ ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے جو شخص یہ الفاظ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّ لِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّ اَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصّٰلِحِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درود کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

ایک علامہ جو ابن المشتہر کے نام سے مشہور ہیں یوں کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ جل شانہٗ کی ایسی حمد کرے جو اس سب سے زیادہ افضل ہو جو اب تک اس کی مخلوق میں سے کسی نے کی ہو اوّلین وآخرین اور ملائکہ مقربین آسمان والوں اور زمین والوں سے بھی افضل ہو اور اسی طرح یہ چاہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود شریف پڑھے جو اس سب سے افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ سے کوئی ایسی چیز مانگے جو اس سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ یہ پڑھا کرے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے پس تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہو۔ بیشک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت کرنے والا ہے۔

ابو الفضل قومانی کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور

http://mujahid.xtgem.com

اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو حضورؐ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا جب تو ہمدان جائے تو ابوالفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا بات۔ تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ یہ درود پڑھا کرتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ﷺ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ۔ ابوالفضل کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضورِ اقدس صَلَّی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ ابوالفضل کہتے ہیں میں نے اس کو کچھ غلّہ دینا چاہا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہ علیہ وسلم کے پیام کو بیچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا)۔ ابوالفضل کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا (بدیع)۔ اس نوع کا ایک دوسرا قصہ حکایات میں نمبر ۳۹ پر آرہا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں پھر اللہ جل شانہ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری

http://mujahid.xtgem.com

شفاعت اُتر پڑے گی۔ (رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی کذا فی الترغیب)۔

ف اُتر پڑے گی کا مطلب یہ ہے کہ محقق ہو جائے گی۔ اس لئے کہ بعض روایات میں اس کی جگہ یہ ارشاد ہے کہ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو شخص اذان سُننے اور یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اس کے لئے میری شفاعت اتر جاتی ہے۔

حضرت ابو الدرداءؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو خود بھی یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰتِهٖ سُؤْلَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور حضورؐ اتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اس کو سنتے تھے اور بھی متعدد احادیث سے علامہ سخاوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ وسیلہ کیا چیز ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصل معنٰی لغت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرب حاصل کیا جائے لیکن اس جگہ ایک عالی درجہ مراد ہے جیساکہ خود حدیث میں وارد ہے کہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے اور قرآن پاک کی آیت وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ میں ائمہ تفسیر کے دو قول ہیں ایک تو یہ کہ اس سے وہی تقرب مراد ہے جو اوپر گزرا۔ حضرت ابن عباسؓ مجاہد عطاء وغیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے۔ قتادہؒ کہتے ہیں اللہ کی طرف سے تقرب حاصل کرو اس چیز کے ساتھ جو اس کو راضی کر دے۔

واحدی، بغوی، زمخشری سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر وہ چیز ہے

http://mujahid.xtgem.com

جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو، قرابت ہو یا کوئی عمل اور اس قول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے توسل حاصل کرنا بھی داخل ہے۔

علامہ جزریؒ نے حصن حصین میں آداب دعا میں لکھا ہے وَ اَنْ يَّتَوَسَّلَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِاَنْبِيَآئِهٖ خ ومص وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ خ یعنی توسل حاصل کرے اللہ جل شانہ کی طرف اس کے انبیاء کے ساتھ۔ جیساکہ بخاری مسند بزار اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ جیساکہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں اور دوسرا قول آیت شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مراد محبت ہے۔ یعنی اللہ کے محبوب بنو جیساکہ ماوردی وغیرہ نے ابو زید سے نقل کیا ہے۔ اور حدیث پاک میں فضیلت سے مراد وہ مرتبہ عالیہ ہے جو ساری مخلوق سے اونچا ہو اور احتمال ہے کوئی اور مرتبہ مراد ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہو۔ اور مقام محمود وہی ہے جس کو اللہ جل شانہ نے اپنے کلام پاک میں سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ترجمہ امید ہے کہ پہنچائیں گے آپ کو آپ کے رب مقام محمود میں۔

مقام محمود کی تفسیر میں علماء کے چند اقوال ہیں یہ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے اوپر گواہی دینا ہے اور کہا گیا ہے کہ حمد کا جھنڈا جو قیامت کے دن آپ کو دیا جائے گا مراد ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے آپ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے کہا کرسی پر بٹھانے کو کہا ہے۔ ابن جوزی نے ان دونوں قولوں کو بڑی جماعت سے نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس سے مراد شفاعت ہے اس لئے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین و آخرین سب ہی آپ کی تعریف کریں گے۔

علامہ سخاوی اپنے استاذ حافظ ابن حجر کے اتباع میں کہتے ہیں ان اقوال میں کوئی منافات نہیں اس واسطے کہ احتمال ہے کہ عرش و کرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب حضورؐ وہاں تشریف فرما ہو جائیں تو اللہ جل شانہٗ

http://mujahid.xtgem.com

ان کو حمد کا جھنڈا عطا فرمائے اور اس کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمّت پر گواہی دیں۔

ابن حبان کی ایک حدیث میں حضرت کعب بن مالک سے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن لوگوں کو اُٹھائیں گے۔ پھر مجھے ایک سبز جوڑا پہنائیں گے۔ پھر میں وہ کہوں گا جو اللہ چاہیں۔ پس یہی مقام محمود ہے۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ پھر میں کہوں گا سے مراد وہ حمد وثنا ہے جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت سے پہلے کہیں گے اور مقام محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو اس وقت میں پیش آئیں گی۔

حضورؐ کے اس ارشاد کا مطلب کہ میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے حدیث کی کتابوں بخاری مسلم شریف وغیرہ میں شفاعت کی طویل حدیث میں حضرت انس رضؓ سے نقل کیا گیا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ جل شانہٗ مجھے سجدہ میں جب تک چاہیں گے پڑا رہنے دیں گے۔ اس کے بعد اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا محمدؐ سر اُٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو قبول کی جائے گی، مانگو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس پر میں سجدہ سے سر اُٹھاؤں گا۔ پھر اپنے رب کی وہ حمد وثنا کروں گا جو اس وقت میرا رب مجھے الہام کرے گا۔ پھر میں اُمّت کے لئے سفارش کروں گا۔ بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے ؎

ہاں ہاں اجازت ہے تجھے آج عزّت ہے تجھے

زیبا شفاعت ہے تجھے بیشک یہ ہے حصّہ ترا

یہاں ایک بات قابل لحاظ ہے کہ اوپر کی دعا میں اَلْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ کے بعد وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ کا لفظ بھی مشہور ہے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں۔ البتہ بعض روایات میں جیسا کہ حصن حصین میں بھی

http://mujahid.xtgem.com

ہے اس کے اخیر میں اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ کا اضافہ ہے ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۸) عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ اَوْ اَبِيْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ (اخرجه ابوعوانة فی صحیحه وابوداؤد والنسائی وابن خزیمة وابن حبان فی صحیحیهما کذا فی البدیع)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہُوا کرے تو نبی (کریم) صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی (کریم) صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ اے اللہ میرے لئے اپنے فضل (یعنی روزی) کے دروازے کھول دے۔

ف مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازہ کھلنے کی وجہ یہ ہے کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ کی عبادت میں مشغول ہونے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت کا زیادہ محتاج ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عبادت کی توفیق عطا فرمائے پھر اس کو قبول فرمائے۔ مظاہرِ حق میں لکھا ہے دروازے رحمت کے کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے یا بسبب توفیق دینے نماز کی اس میں یا بسبب کھولنے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اس کی طلب کو جاتا ہے۔ اس میں قرآن پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورۂ جمعہ میں وارد ہے فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

علامہ سخاوی نے حضرت علیؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں

http://mujahid.xtgem.com

داخل ہوا کرو تو حضورؐ پر درود بھیجا کرو۔ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود سلام بھیجتے محمدؐ پر (یعنی خود اپنے اوپر) اور پھر یوں فرماتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی اپنے اوپر درود سلام بھیجتے اور فرماتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور جب باھر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دعا سکھلائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں اور یہ دُعا پڑھا کریں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لَنَآ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلا کریں جب بھی یہی دعا پڑھا کریں اور اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کی جگہ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضورؐ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلا کرے تو حضورؐ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

حضرت کعبؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا میں تجھے دو باتیں بتاتا ہوں انہیں بھولنا مت۔ ایک یہ کہ جب مسجد میں جائے تو حضورؐ پر درود بھیجے اور یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب باہر نکلے (مسجد سے) تو یہ دُعا پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

اور بھی بہت سے صحابہ اور تابعین سے یہ دعائیں نقل کی گئی ہیں۔

http://mujahid.xtgem.com

صاحبِ حصن حصین نے مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے کی متعدد دُعائیں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں۔ ابوداؤد شریف کی روایت سے مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دُعا نقل کی ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اس کی کریم ذات کے ذریعہ سے اور اس کی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطان مردود کے حملہ سے۔ حصن حصین میں تو اتنا ہی ہے لیکن ابوداؤد میں اس کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پاک ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان یوں کہتا ہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کے لئے محفوظ ہو گیا۔ اس کے بعد صاحبِ حصن حصین مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ کہے ایک اور حدیث میں وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ہے اور ایک حدیث میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ پڑھے اور جب مسجد سے نکلنے لگے جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور ایک حدیث میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۹) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تمنا کونسا مسلمان ایسا ہو گا جس کو نہ ہو لیکن عشق و محبت کی بقدر اس کی تمنائیں بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر و مشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کئے ہیں کہ ان پر عمل سے سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے مَنْ صَلّٰى عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ

http://mujahid.xtgem.com

وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ. جو شخص روحِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبرِ مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پیئے گا۔ اور اللہ جل شانہٗ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ ابو القاسم بستی نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم صلی اللہ کو خواب میں دیکھے وہ یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى. جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیئے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ زاد السعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت زیارت میسّر ہوئی ہے بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھے اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ۔ دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے

http://mujahid.xtgem.com
http://mujahid.xtgem.com

اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قُلْ ہُوَ اللہ اور بعد سلام کے یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے دولتِ زیارت نصیب ہو وہ یہ ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

دیگر نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَآئِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَآئِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ نے لکھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ بِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔

ہمارے حضرت شیخ المشائخ قطب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخِ تصوّف اور ابدال کے ذریعہ سے حضرت خضر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں۔ اگرچہ محدثانہ حیثیت سے ان پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حجّت کی ضرورت ہو مبشرات اور منامات ہیں۔ منجملہ ان کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتائیے جو میں رات میں کیا کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر کسی شخص سے بات نہ کر۔ نفلوں کی دو دو رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھتا رہا کر۔ عشاء کے بعد بھی بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جاکر دو رکعت نفل پڑھ ہر رکعت میں

http://mujahid.xtgem.com

ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور سات مرتبہ قل ہو اللہ۔ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات دفعہ استغفار سات مرتبہ درود شریف اور سات دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دُعا کے لئے ہاتھ اٹھا اور یہ دعا پڑھ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ پھر اسی حال میں ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑا ہو کر پھر یہی دُعا پڑھ پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہ۔ جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا مرنے سے پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور خواب میں دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت میں گئے وہاں انبیاء کرام اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور ان سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصاراً چھوڑ دیا۔ اور بھی متعدد عمل اس نوع کے حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کئے ہیں۔

علامہ دمیری نے حیوٰۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضوء ایک پرچہ پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَحْمَدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پینتیس ۳۵ مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے۔ اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوعِ آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

تنبیہ:۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے۔ لیکن دو امر قابل لحاظ ہیں۔ اوّل وہ جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ

http://mujahid.xtgem.com

نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں ''جاننا چاہیئے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس کے لئے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایۂ تسلی اور فی نفسہٖ ایک نعمت عظمٰی دولت کبرٰی ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے ولنعم ماقیل ؎

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(ترجمہ۔کسی نے کیا ہی اچھا کہا کہ" یہ سعادت قوتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی ہے جب تک اللہ جلشانہٗ کی طرف سے عطا اور بخشش نہ ہو")۔

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں۔ البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف و کمال اتباع سنت و غلبۂ محبت پر اس کا ترتب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم و محزون نہ ہونا چاہیئے کہ بعض کے لئے اسی میں حکمت و رحمت ہے۔ عاشق کو رضاءِ محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب، ہجر ہو تب۔ وللہ در من قال ؎

ارید وصالہ ویرید ھجری فاترک ما ارید لما یرید

(اور اللہ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں) قال العارف الشیرازی ؎

فراق و وصل چہ باشد رضاء دوست طلب کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے

(ترجمہ:۔ عارف شیرازی فرماتے ہیں۔ فراق و وصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے)۔

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جاوے کہ اگر زیارت ہو گئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہو گی۔ کیا خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بہت سے صورۃً زائر معنیً مہجور اور بعضے صورۃً مہجور جیسے اویس قرنی۔

http://mujahid.xtgem.com

اویس قرنی معنیً قرب سے مسرور تھے۔ یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے۔ اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور تابعی ہیں اکابر صوفیہ میں ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہو چکے تھے۔ لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ان کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے ان سے ملے وہ ان سے اپنے لئے دعاءِ مغفرت کرائے۔

ایک روایت میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا کہ حضورؐ نے ان سے حضرت اویس کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے تم ان سے دعاءِ مغفرت کرانا (اصابہ) ؎

گو تھے اویس دور مگر ہو گئے قریب بُوجَہل تھا قریب مگر دور ہو گیا

دوسرا امر قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً اور قطعاً حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زیارت کی۔ روایاتِ صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطاء نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آ کر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ظاہر کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ بیٹھے۔ اس لئے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن اس کے باوجود اگر نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اصلی ہیئت میں نہ دیکھے، یعنی حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شانِ اقدسؐ کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہو گا، جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سُرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگا دی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہو گی اسی رنگ کی سب چیزیں نظر آئیں گی۔ اسی طرح بھینگے کو ایک

http://mujahid.xtgem.com

کے دو نظر آتے ہیں۔ اگر نئے ٹائم پیس کی لمبائی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتنا لمبا نظر آئے گا کہ حد نہیں۔ اور اگر اس کی چوڑائی میں اپنا چہرہ دیکھے تو ایسا چوڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر ہنسی آجائے گی۔ اسی طرح سے اگر خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد شریعت مطہرہ کے خلاف سنے تو وہ محتاج تعبیر ہے۔ شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں۔ چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدیٰ کا خواب ہو مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ناجائز کام کے کرنے کی اجازت یا حکم دیا تو وہ درحقیقت حکم نہیں، بلکہ ڈانٹ ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی بُرے کام سے روکے اور وہ مانتا نہ ہو تو اس کو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ کر اور کر یعنی اس کا مزہ چکھاؤں گا۔ اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے۔

تعطیر الانام فی تعبیر المنام میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے خواب میں یہ دیکھا کہ اس سے ایک فرشتہ نے یہ کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلانا چاہتی ہے۔ ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ تیری بیوی اس فلاں سے زنا کرتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فن تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں۔ مظاہر حق میں لکھا ہے کہ امام نووی نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضورؐ کو خواب میں دیکھا اس نے آنحضرتؐ ہی کو دیکھا خواہ آپ کی صفت معروفہ پر دیکھا ہو یا اس کے علاوہ اور اختلافات اور تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال و نقصان دیکھنے والے کے ہے۔ جس نے حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جس نے برخلاف اس کے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے دیکھا۔ اسی طرح ایک نے بڈھا دیکھا ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا۔ یہ تمام مبنی ہے اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے۔ پس دیکھنا آنحضرت کا

http://mujahid.xtgem.com

گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفیدہ ہے سالکوں کے لئے کہ اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کرکے علاج اس کا کریں اور اسی قیاس پر بعض ارباب تمکین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرت سے خواب میں سنے تو اس کو سنت قومیہ پر عرض کرے اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسبب خلل سامعہ اس کی کے ہے۔ پس رؤیائے ذاتِ کریمہ اور اس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہے حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف ہے تجھ سے ہے۔

حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقرائے مغرب سے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں اس نے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتاء کیا کہ حقیقت حال کیا ہے۔ ہر ایک عالم نے محمل اور تاویل اس کی بیان کی۔ ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت ان کا نام شیخ محمد عراق تھا جب وہ استفتاء ان کی نظر سے گزرا فرمایا یوں نہیں جس طرح اس نے سنا ہے۔ آنحضرت نے اس کو فرمایا کہ لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ یعنی شراب نہ پیا کر اس نے لَا تَشْرَبْ کو اِشْرَبْ سنا۔ حضرت شیخ (عبدالحق) نے اس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے اور میں نے مختصراً (انتہیٰ مختصراً بتغیر)۔

جیسا کہ حضرت شیخ نے فرمایا کہ لاتشرب کو اشرب سن لیا محتمل ہے لیکن جیسا اس ناکارہ نے اوپر لکھا اگر اشرب الخمر ہی فرمایا ہو یعنی پی شراب تو یہ دھمکی بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے۔ سہارنپور سے دہلی جانے والی لائن پر آٹھواں اسٹیشن کھاتولی ہے مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب میں ابتدائی صرف و نحو پڑھتا تھا اور اسٹیشن پر گزر ہوتا تھا تو اس کے مختلف معنیٰ بہت دیر تک دل میں گھوما کرتے تھے۔ یہ مضمون مختصر طور پر رسالہ فضائل حج اور شمائل ترمذی کے ترجمہ خصائل میں بھی گزر چکا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

http://mujahid.xtgem.com

(۱۰) حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہ نے زاد السعید میں درود و سلام کی ایک چہل حدیث تحریر فرمائی ہے اور اسی سے نشر الطیب میں بھی حوالوں کے حذف کے ساتھ نقل فرمائی ہے اس کو اس رسالہ میں ترجمہ کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے تاکہ وہ برکت حاصل ہو جو حضرت نے تحریر فرمائی ہے۔ زاد السعید میں حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ یوں تو مشائخ کرام سے صدہا صیغے اس کے منقول ہیں دلائل الخیرات اس کا ایک نمونہ ہے، مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ و سلام کے احادیث مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں ان میں سے چالیس ۴۰ صیغے مرقوم ہوتے ہیں جس میں پچیس ۲۵ صلوٰۃ اور پندرہ سلام کے ہیں گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے۔ جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص امر دین کے متعلق چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچاوے اس کو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔ درود شریف کا امر دین سے ہونا بوجہ اس کا مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریف کے جمع کرنے سے مضاعف ثواب (اجر درود و اجر تبلیغ چہل حدیث) کی توقع ہے۔ ان احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرکاً لکھے جاتے ہیں جو اپنے عموم لفظی سے صلوٰۃ نبویہ کو بھی شامل ہیں۔ اگر کوئی شخص ان سب صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل و برکات جو جدا جدا ہر صیغے کے متعلق ہیں بتمامہا اس شخص کو حاصل ہو جائیں۔

صیغۂ قرآنی

ترجمہ	متن
ترجمہ:۔ (۱) سلام نازل ہو اللہ کے برگزیدہ بندوں پر۔	(۱) سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ
(۲) سلام ہو رسولوں پر۔	(۲) سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

چہل حدیث مشتمل بر صلوٰۃ وسلام (باضافہ ترجمہ)

صِیَغ صَلوٰۃ

(حدیث اوّل) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ۔

اے اللہ سیدنا محمد اور آل محمد پر درود نازل فرما اور آپ کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔

(۲) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَآئِمَۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ اَبَدًا۔

اے اللہ (قیامت تک) قائم رہنے والی اس پکار اور نافع نماز کے مالک کی درود نازل فرما سیدنا محمد پر اور مجھ سے اس طرح راضی ہو جا کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو۔

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما سارے مومنین اور مومنات اور مسلمین و مسلمات پر۔

(۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے درود و برکت و رحمت سیدنا ابراہیم و آل سیدنا ابراہیم پر نازل فرمایا۔ بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا آل سیدنا ابراہیم پر بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ

http://mujahid.xtgem.com

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تونے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ ع عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تونے درود نازل فرمایا آل سیدنا ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آلِ سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تونے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تونے سیدنا ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تونے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم اور آل سیدنا ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تونے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم پر بیشک تو حمیدہ صفات والا بزرگ ہے۔

ع والفرق بين الخامس والسادس بلفظ اللّٰهم قبل بارك كما يظهر من السعاية ومنها اخذها في زاد السعيد۔

http://mujahid.xtgem.com

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تونے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تونے سیدنا ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تونے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آلِ سیدنا محمد پر جیسا کہ تونے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تونے آل سیدنا ابراہیم پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تونے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی سارے جہانوں میں بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور ذریات پر جس طرح تونے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور ذریات پر جس طرح تونے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو حمیدہ صفات والا بزرگ ہے۔

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

(۱۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کی ذریات پر جیسا تونے درود نازل فرمایا آل ابراہیم پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی ذریات پر جیسا کہ تونے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد اور آپ کی ازواجِ مطہرات پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی ذریات اور آپ کے اہل بیت پر جیسا تونے سیدنا ابراہیم پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تونے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم اور آل سیدنا ابراہیم پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تونے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم پر اور رحمت بھیج سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جس طرح تونے رحمت بھیجی سیدنا ابراہیم پر اور سیدنا ابراہیم کی اولاد پر۔

(۱۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

اے اللہ سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر درود نازل فرما جس طرح تونے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تونے سیدنا

http://mujahid.xtgem.com

عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ابراہیم اور سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ رحمت بھیج سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم اور سیدنا ابراہیم کی اولاد پر رحمت بھیجی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ سلام بھیج سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد پر سلام بھیجا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی آل پر اور برکت وسلام بھیج سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر اور رحمت فرما سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے درود و برکت اور رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم اور آل سیدنا ابراہیم پر سارے جہانوں میں۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔	کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم اور سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

یہ نماز والا مشہور درود ہے فصل ثانی کی حدیث ۱۰ پر اس پر مفصل کلام گزر چکا ہے۔ زاد السعید میں لکھا ہے کہ یہ سب صیغوں سے بڑھ کر صحیح ہے۔ ایک ضروری بات قابل تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے حوالوں میں کاتب کی غلطی سے تقدم تاخر ہو گیا اس کا لحاظ رہے۔

(۱۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔ عہ	اے اللہ اپنے بندے اور رسول سیدنا محمد پر درود نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔
(۲۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔	اے اللہ درود نازل فرما نبی امی سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما نبی امی سیدنا محمد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
(۲۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّ	اے اللہ اپنے (برگزیدہ) بندے اور اپنے رسول نبی امی سیدنا محمد پر اور سیدنا محمد کی اولاد پر درود نازل فرما اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر ایسا درود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور

عہ زید فی نشر الطیب بعدہٗ انك حميد مجيد وليس هو فی زاد السعيد وهو الصحيح لانه اخذه من الحصن وليست فيه هٰذه الزيادة ۱۲

http://mujahid.xtgem.com

لَهٗ جَزَآءً وَّ لِحَقِّهٖ اَدَآءً وَّ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَ اجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَ رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

حضورؐ کے لئے پورا بدلہ ہو اور آپ کے حق کی ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ اور فضیلت اور مقام محمود جس کا تو نے وعدہ کیا ہے عطا فرما (ان تینوں کا بیان فصل ثانی کی حدیث ۲۷ پر گزر گیا) اور حضورؐ کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرما جو آپ کی شانِ عالی کے لائق ہو اور آپ کو ان سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی اُمّت کی طرف سے عطا فرمایا اور حضورؐ کے تمام برادران انبیاء وصالحین پر اے ارحم الراحمین درود نازل فرما۔

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ درود نازل فرما نبی امی سیدنا محمد پر اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر اور برکت نازل فرما نبی امی سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اے اللہ ہمارے اوپر ان کے ساتھ درود نازل فرما۔

اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت

http://mujahid.xtgem.com

عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَیْنَا مَعَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ ہمارے اوپر ان کے ساتھ برکت نازل فرما اللہ تعالیٰ کے بکثرت درود اور مومنین کے بکثرت درود نبی امی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں۔

(٢٤) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر (نازل) فرما جیسا تو نے حضرت ابراہیم کی اولاد پر فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اور برکت فرما سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم اور حضرات ابراہیم کی اولاد پر۔ بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(٢٥) وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائیں نبی امی پر۔

صِیَغُ السَّلَامِ

(٢٦) اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

ساری عبادات قولیہ اور عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بے شک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(٢٧) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ

ساری عبادتیں قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اللہ

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(٢٨) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

تمام عبادات قولیہ مالیہ بدنیہ اللہ ہی کے لئے ہیں اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(٢٩) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

ساری بابرکت عبادات قولیہ عبادات بدنیہ عبادات مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(٣٠) بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی توفیق سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ عبادات بدنیہ عبادات مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر

http://mujahid.xtgem.com

اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ النَّارِ۔

اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے میں جنت کی درخواست کرتا ہوں اور جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(۳۱) اَلتَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ
الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

پاکیزہ عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳۲) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ
الْاَسْمَآءِ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ
الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّ
اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی ہی توفیق سے جو سارے ناموں میں سب سے بہتر نام ہے ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں آپ کو حق کے ساتھ (فرمانبرداروں کے لئے) خوشخبری دینے والا (نافرمانوں کے لئے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے

http://mujahid.xtgem.com

لَا رَیْبَ فِیْهَا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ کو ہدایت دے۔

(۳۳) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ اور عبادات بدنیہ اور ملک اللہ کے لئے ہے سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

(۳۴) بِسْمِ اللّٰهِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ شَهِدْتُّ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ اللہ کے لئے ہیں ساری عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں ساری پاکیزہ عبادات اللہ کے لئے ہیں سلام ہو نبی پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں نے اس بات کی گواہی دی کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں نے گواہی دی کہ بلاشک سیدنا محمد اللہ کے رسول ہیں۔

(۳۵) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ۔

ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ (اور) ساری پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

(۳۶) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ

ساری عبادات قولیہ مالیہ اور عبادات بدنیہ اور

http://mujahid.xtgem.com

الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۔

ساری پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

(۳۷) اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۔

تمام عبادات قولیہ بدنیہ اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

(۳۸) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

تمام عبادات قولیہ بدنیہ مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت ہو سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد بے شبہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳۹) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

ساری بابرکت عبادات قولیہ عبادات بدنیہ عبادات مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شبہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے رسول ہیں۔

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

(۴۰) بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے رسول پر۔

تکملہ:۔ علامہ سخاوی نے قول بدیع میں مستقل ایک باب ان درودوں کے بارے میں تحریر فرمایا ہے جو اوقات مخصوصہ میں پڑھے جاتے ہیں اور اس میں یہ مواقع گنوائے ہیں۔ وضوء اور تیمم سے فراغت پر اور غسل جنابت اور غسل حیض سے فراغت پر نیز نماز کے اندر اور نماز سے فراغ پر اور نماز قائم ہونے کے وقت اور اس کا مؤکد ہونا صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کے بعد اور التحیات کے بعد اور قنوت میں اور تہجد کے لئے کھڑے ہونے کے وقت اور اس کے بعد اور مساجد پر گزرنے کے وقت اور مساجد کو دیکھ کر اور مساجد میں داخل ہونے کے وقت اور مساجد سے باہر آنے کے وقت اور اذان کے جواب کے بعد اور جمعہ کے دن میں اور جمعہ کی رات میں اور شنبہ کو اتوار کو پیر کو منگل کو اور خطبہ میں جمعہ کے اور دونوں عیدوں کے خطبے میں اور استسقاء کی نماز کے اور کسوف کے اور خسوف کے خطبوں میں اور عیدین اور جنازہ کی تکبیرات کے درمیان میں اور میت کے قبر میں داخل کرنے کے وقت اور شعبان کے مہینے میں اور کعبہ شریف پر نظر پڑنے کے وقت اور حج میں صفا مروہ پر چڑھنے کے وقت اور لبیک سے فراغت پر اور حجر اسود کے بوسہ کے وقت اور ملتزم سے چمٹنے کے وقت اور عرفہ کی شام کو اور منیٰ کی مسجد میں اور مدینہ منورہ پر نگاہ پڑنے کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کے وقت اور رخصت کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ اور گزرگاہوں اور قیامگاہوں جیسے بدر وغیرہ پر گزرنے کے وقت اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت اور تجارت کے وقت اور وصیت کے لکھنے کے وقت نکاح کے خطبے میں دن کے اول آخر میں سونے کے وقت اور سفر کے وقت اور سواری پر سوار ہونے کے وقت اور جس کو نیند کم آتی ہو اس کے لئے اور بازار جانے کے وقت دعوت میں جانے کے وقت اور گھر میں داخل ہونے کے وقت اور رسالے

http://mujahid.xtgem.com

شروع کرنے کے وقت اور بسم اللہ کے بعد اور غم کے وقت، بے چینی کے وقت سختیوں کے وقت اور فقر کی حالت میں اور ڈوبنے کے موقع پر اور طاعون کے زمانہ میں اور دعا کے اول اور آخر اور درمیان میں کان بجنے کے وقت پاؤں سونے کے وقت چھینک آنے کے وقت اور کسی چیز کو رکھ کر بھول جانے کے وقت اور کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت اور مولی کھانے کے وقت اور گدھے کے بولنے کے وقت اور گناہ سے توبہ کے وقت اور جب ضرورتیں پیش آویں اور ہر حال میں اور اُس شخص کے لئے جس کو کچھ تہمت لگائی گئی ہو اور وہ اس سے بری ہو اور دوستوں سے ملاقات کے وقت اور مجمع کے اجتماع کے وقت اور ان کے علیحدہ ہونے کے وقت اور قرآن پاک کے ختم کے وقت اور قرآن پاک کے حفظ کرنے کی دعائیں اور مجلس سے اٹھنے کے وقت اور ہر اس جگہ میں جہاں اللہ کے ذکر کے لئے اجتماع کیا جاتا ہو اور ہر کلام کے افتتاح میں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو علم کی اشاعت کے وقت حدیث پاک کی قراءت کے وقت فتویٰ اور وعظ کے وقت اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھا جائے۔ علامہ سخاوی نے اوقات مخصوصہ کے باب میں یہ مواقع ذکر کئے ہیں اور پھر ان کی تائید میں روایات اور آثار ذکر کئے ہیں۔ اختصاراً صرف مواقع کے ذکر پر اکتفاء کیا گیا۔ البتہ ان میں سے بعض کی روایات اس فصل میں ذکر کی جا چکی ہیں۔ البتہ ایک بات قابل تنبیہ یہ ہے کہ علامہ سخاوی شافعی المذہب ہیں اور یہ سب مواقع شافعیہ کے یہاں مستحب ہیں حنفیہ کے نزدیک چند مواقع میں مستحب نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں کہ درود شریف نماز کے قعدہ اخیرہ میں مطلقاً اور سنتوں کے علاوہ بقیہ نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی اور نماز جنازہ میں بھی سنت ہے اور جن اوقات میں بھی پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے، بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو اور علماء نے تصریح کی ہے اس کے استحباب کی جمعہ کے دن میں اور اس کی رات میں اور شنبہ کو اتوار کو جمعرات کو اور صبح شام اور مسجد کے داخل ہونے میں اور نکلنے میں اور حضور اقدس

http://mujahid.xtgem.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کے وقت اور صفا مروہ پر جمعہ وغیرہ کے خطبہ میں اذان کے جواب کے بعد اور تکبیر کے وقت اور دعا مانگنے کے شروع میں بیچ میں اور اخیر میں اور دعاء قنوت کے بعد اور لبیک سے فراغت کے بعد اور اجتماع اور افتراق کے وقت وضوء کے وقت کان کے بجنے کے وقت اور کسی چیز کے بھول جانے کے وقت وعظ کے وقت علوم کی اشاعت کے وقت حدیث کی قرارت کے ابتدا میں اور انتہا میں استفتاء اور فتویٰ کی کتابت کے وقت اور ہر مصنّف اور پڑھنے پڑھانے والے کے لئے اور خطیب کے لئے اور منگنی کرنے والے کے لئے اپنا نکاح کرنے والے کے لئے دوسرے کا نکاح کرنے والے کے لئے اور رسالوں میں اور اہم امور کے شروع کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لینے یا سننے یا لکھنے کے وقت۔ اور سات اوقات میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ صحبت کے وقت، پیشاب یا پاخانہ کے وقت، بیچنے کی چیز کی تشہیر کے لئے، ٹھوکر کھانے کے وقت، جانور کے ذبح کرنے کے وقت، چھینک کے وقت، اسی طرح قرآن پاک کی قرارت کے درمیان میں اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو درمیان میں درود شریف نہ پڑھے۔ اھ چوتھی فصل کے آدابِ متفرقہ کے ۵ پر بھی اس کے متعلق بعض مسائل آرہے ہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

تیسری فصل

اُن احادیث کے بیان میں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھنے کی وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

(۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ

حضرت کعب رضی بن عجرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ

http://mujahid.xtgem.com

فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَّا كُنَّا نَسْمَعُهٗ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ قُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهٗ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ اٰمِيْنَ۔ (رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد والبخاری فی برالوالدين وابن حبان فی صحيحه وغيرهم ذكرهم السخاوی)۔

ہم لوگ حاضر ہو گئے۔ جب حضورؐ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سُنی جو پہلے کبھی نہیں سُنی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ہلاک ہو جیو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جیو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

ف یہ روایت فضائل رمضان میں گزر چکی ہے۔ اس میں یہ لکھا تھا اس حدیث میں حضرت جبریلؑ نے تین بد دعائیں دی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں پر آمین فرمائی اوّل حضرت جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بد دعا ہی کیا کم تھی اور پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین نے تو جتنی سخت

http://mujahid.xtgem.com

بد دعا بنا دی وہ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ہم لوگوں کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرماویں اور ان برائیوں سے محفوظ رکھیں ورنہ ہلاکت میں کیا تردد ہے۔ درّمنثور کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت جبریل علیہ السّلام نے حضورؐ سے کہا کہ آمین کہو تو حضورؐ نے آمین فرمایا۔ جس سے اور بھی زیادہ اہتمام معلوم ہوتا ہے۔

علامہ سخاوی نے اس مضمون کی متعدد روایتیں ذکر کی ہیں۔ حضرت مالک بن حویرثؓ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر چڑھے جب پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین پھر دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین پھر تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے انہوں نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص رمضان کو پاوے اور اس کی مغفرت نہ کی جائے اللہ اس کو ہلاک کرے میں نے کہا آمین اور وہ شخص کہ جس نے ماں باپ یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو پھر بھی جہنم میں داخل ہو گیا ہو (یعنی ان کی ناراضی کی وجہ سے) اللہ اس کو ہلاک کرے میں نے کہا آمین اور جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک آوے اور وہ درود نہ پڑھے اللہ اس کو ہلاک کرے میں نے کہا آمین۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے ایک درجہ پر چڑھے اور فرمایا آمین۔ پھر دوسرے درجہ پر چڑھ کر فرمایا آمین پھر تیسرے پر چڑھ کر فرمایا آمین۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے آمین کس بات پر فرمائی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے اور انہوں نے کہا (زمین پر) ناک رگڑے وہ شخص جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا ہو میں نے کہا آمین اور ناک رگڑے وہ شخص (یعنی ذلیل ہو) جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ کی گئی ہو میں نے کہا آمین اور ناک رگڑے وہ شخص جس کے سامنے

http://mujahid.xtgem.com

آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔

حضرت جابرؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں بھی منبر پر تین مرتبہ آمین کے بعد صحابہ کے سوال پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں پہلے درجے پر چڑھا تو میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے کہا بدبخت ہو جیو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور وہ مبارک مہینہ ختم ہو گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین پھر انہوں نے کہا بدبخت ہو جیو وہ شخص جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو پایا ہو اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا ہو میں نے کہا آمین پھر کہا بدبخت ہو جیو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا ہو میں نے کہا آمین۔

حضرت عمار بن یاسرؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں حضرت جبریلؑ کی ہر بد دعا کے بعد یہ اضافہ ہے کہ جبریل نے مجھ سے کہا آمین کہو۔ حضرت ابن مسعودؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس سے بھی یہ منبر والا قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں اور سخت الفاظ ہیں حضورؐ نے فرمایا جبریلؑ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یوں کہا کہ جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے اور اس کا ملیامیٹ کر دے میں نے کہا آمین۔ اسی طرح والدین اور رمضان کے قصہ میں بھی نقل کیا۔ حضرت ابوذرؓ حضرت بریدہؓ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی ان مضامین کی روایتیں ذکر کی گئی ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں بھی یہ اضافہ ہے کہ ہر مرتبہ میں مجھ سے حضرت جبریلؑ نے کہا کہ کہو آمین جس پر میں نے آمین کہا۔ حضرت جابر بن سمرہؓ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ نیز عبداللہ بن الحارث سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے اس میں بددعا دو دفعہ ہے اس میں ارشاد ہے کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا ہو اور اس نے درود نہ پڑھا ہو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے پھر ہلاک کرے۔ حضرت جابرؓ نے ایک دوسری

http://mujahid.xtgem.com

حدیث میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بدبخت ہے اور بھی اس قسم کی وعیدیں کثرت سے ذکر کی گئی ہیں۔ علامہ سخاوی نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بد دعاء ہے اور شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے نیز جنت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ سب سے زیادہ بخیل ہے۔ اور کسی مجلس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے اس کے بارہ میں کئی طرح کی وعیدیں ذکر کی ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اس کا دین (سالم) نہیں اور یہ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت نہ کر سکے گا۔ اس کے بعد علامہ سخاوی نے ان سب مضامین کی روایات ذکر کی ہیں ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۲) عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔ (رواہ النسائی والبخاری فی تاریخہ والترمذی وغیرھم بسط طرقہ السخاوی)۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

ف علامہ سخاوی نے کیا ہی اچھا شعر نقل کیا ہے ؎

مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ اِنْ ذُکِرَ اسْمُہٗ فَھُوَ الْبَخِیْلُ وَزِدْہُ وَصْفَ جَبَانٖ

ترجمہ:۔ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے جس وقت کہ حضور ﷺ کا پاک نام ذکر کیا جا رہا ہو۔ پس وہ پکا بخیل ہے اور اتنا اضافہ کر اس پر کہ وہ بزدل نامرد بھی ہے۔

http://mujahid.xtgem.com

حدیث بالا کا مضمون بھی بہت سی احادیث میں بہت سے صحابہؓ سے نقل کیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی نے حضرت امام حسنؓ کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ میرا ذکر اس کے سامنے کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے حضرت امام حسینؓ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ بخیل اور پورا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔
حضرت انسؓ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ وہ شخص بخیل ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور ایک حدیث میں یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ میں تم کو سب بخیلوں سے زیادہ بخیل بتاؤں میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز بتاؤں وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا ہو پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت عائشہؓ سے ایک قصہ نقل کیا گیا ہے جس کے اخیر میں حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے جو آپ کی زیارت نہ کرے۔ حضورؐ نے فرمایا بخیل۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ بخیل کون ؟ حضورؐ نے فرمایا جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے۔ حضرت جابرؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ جب میرا ذکر اس کے پاس کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت حسن بصریؒ کی روایت سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ میں اس کے سامنے ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت ابو ذر غفاریؓ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ نے صحابہ سے فرمایا میں تم کو سب سے زیادہ بخیل آدمی بتاؤں۔ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور حضورؐ نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے

http://mujahid.xtgem.com

میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ شخص سب سے زیادہ بخیل ہے ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳) عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ بات ظلم سے ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(اخرجہ النمیری ورواتہ ثقات قالہ السخاوی)

ف یقیناً اس شخص کے ظلم میں کیا تردد ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے احسانات پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کی سوانح عمری "تذکرۃ الرشید" میں لکھا ہے کہ حضرت عموماً متوسلین کو درود شریف پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے کہ کم سے کم تین سو مرتبہ روزانہ پڑھا جائے اور اتنا نہ ہو سکے تو ایک تسبیح میں تو کمی نہ ہونی چاہیئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا احسان ہے پھر آپ پر درود بھیجنے میں بھی بخل ہو تو بڑی بے مروتی کی بات ہے۔ درود شریف میں زیادہ تر پسند وہ تھا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور اس کے بعد وہ الفاظ صلوٰۃ وسلام جو احادیث میں منقول ہیں باقی دوسروں کے مؤلفہ درود تاج لکھی وغیرہ عموماً آپ کو پسند نہ تھے بلکہ بعض الفاظ کو دوسرے معنیٰ کا موہم ہونے کے سبب خلافِ شرع فرمادیتے تھے۔ علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ جفاء سے مراد بر وصلہ کا چھوڑنا ہے اور طبیعت کی سختی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ

حضرت ابوہریرہؓ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی پر درود نہ ہو تو یہ مجلس ان پر

http://mujahid.xtgem.com

مِنَ اللّٰہِ تِرَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَھُمْ۔ قیامت کے دن ایک وبال ہوگی۔ پھر اللہ کو اختیار ہے کہ ان کو معاف کردے یا عذاب دے۔

(رواہ احمد وابوداؤد وغیرھما بسطہ السخاوی)۔

ف ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرۃؓ ہی سے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے پھر وہ اللہ کے ذکر اور نبی پر درود سے پہلے مجلس برخاست کردیں تو ان پر قیامت تک حسرت رہے گی۔ ایک اور حدیث میں ان الفاظ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اس مجلس میں حضورؐ پر درود نہ ہو تو وہ مجلس ان پر وبال ہوتی ہے۔ حضرت ابوامامہؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اللہ کے ذکر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں تو وہ مجلس قیامت کے دن وبال ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے پہلے مجلس برخاست کریں تو ان کو حسرت ہوگی چاہے وہ جنت ہی میں (اپنے اعمال کی وجہ سے) داخل ہو جائیں بوجہ اس ثواب کے جس کو وہ دیکھیں گے یعنی اگر وہ اپنے دوسرے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو بھی جائیں تب بھی ان کو درود شریف کا ثواب دیکھ کر اس کی حسرت ہوگی کہ ہم نے اس مجلس میں درود کیوں نہ پڑھا تھا۔

حضرت جابرؓ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ کے ذکر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے اٹھیں تو ایسا ہے جیسا کسی سڑے ہوئے مردار جانور پر سے اٹھے ہوں۔ یعنی ایسی گندگی محسوس ہوگی جیسے کسی سڑے ہوئے جانور کے پاس بیٹھ کر دماغ سڑ جاتا ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۵) عَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍؓ قَالَ بَیْنَمَا حضرت فضالہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضورِ اقدس

http://mujahid.xtgem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ فَاِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ۔ (رواه الترمذی وروی ابوداؤد والنسائی نحوه كذا فی المشكوٰة)۔

صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر اللھم اغفرلی وارحمنی کے ساتھ دعاء کی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا او نمازی جلدی کردی جب تو نماز پڑھے تو اوّل تو اللہ جل شانہ کی حمد کر جیسا کہ اس کی شان کے مناسب ہے پھر مجھ پر درود پڑھ پھر دعا مانگ۔ حضرت فضالہ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے اوّل اللہ کی حمد کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا حضورؐ نے ان صاحب سے یہ ارشاد فرمایا اے نمازی اب دعا کر تیری دُعا قبول کی جائے گی۔

ف یہ مضمون بھی بکثرت روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ درود شریف دُعا کے اول میں درمیان میں اور اخیر میں ہونا چاہیئے۔ علماء نے اس کے استحباب پر اتفاق نقل کیا ہے کہ دعا کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی شان کی حمد وثنا پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے ہونی چاہیئے اور اسی طرح اس پر ختم ہونا چاہیئے۔

اقلیشی کہتے ہیں کہ جب تو اللہ سے دعا کرے تو پہلے حمد کے ساتھ ابتدا کر پھر حضورؐ پر درود بھیج اور درود شریف کو دُعا کے اول میں دعا کے بیچ میں دعا کے اخیر میں کر اور درود کے وقت میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ فضائل کو ذکر کیا کر اس کی وجہ سے تو مستجاب الدعوات بنے گا اور تیرے اور اس کے درمیان سے حجاب اٹھ جائے گا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

حضرت جابرؓ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ کو سوار کے پیالے کی طرح سے نہ بناؤ۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ سوار کے پیالے

http://mujahid.xtgem.com

سے کیا مطلب حضورؐ نے فرمایا کہ مسافر اپنی حاجت سے فراغت پر برتن میں پانی ڈالتا ہے اس کے بعد اس کو اگر پینے کی یا وضو کی ضرورت ہوتی ہے تو پیتا ہے یا وضو کرتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے مجھے اپنی دُعا کے اوّل میں بھی یاد کیا کرو۔ وسط میں بھی آخر میں بھی علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ مسافر کے پیالہ سے مراد یہ ہے کہ مسافر اپنا پیالہ سواری کے پیچھے لٹکایا کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجھے دعاؤں میں سب سے اخیر میں نہ رکھو یہی مطلب صاحبِ اتحاف نے شرح احیاء میں بھی لکھا ہے کہ سوار اپنے پیالہ کو پیچھے لٹکا دیتا ہے یعنی مجھے اپنی دعاؤں میں سب سے اخیر میں نہ ڈال دو۔

حضرت ابن مسعود سے نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ اوّلاً اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ ابتدا کرے ایسی حمد و ثنا جو اس کی شایانِ شان ہو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اس کے بعد دعا مانگے پس اقرب یہ ہے کہ وہ کامیاب ہوگا اور مقصد کو پہنچے گا۔

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دعائیں ساری کی ساری رکی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی ابتدا اللہ کی تعریف اور حضورؐ پر درود سے نہ ہو۔ اگر ان دونوں کے بعد دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔

حضرت انسؓ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دعا رکی رہتی ہے یہاں تک کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے، تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون ان الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے کہ دعا آسمان پر پہنچنے سے رکی رہتی ہے اور کوئی دعا آسمان تک اس وقت تک نہیں پہنچتی جب تک حضورؐ پر درود نہ بھیجا جائے۔ جب حضورؐ پر درود بھیجا جاتا ہے تب وہ آسمان پر پہنچتی ہے

http://mujahid.xtgem.com
http://mujahid.xtgem.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے نقل کیا گیا ہے جب تو دُعا مانگا کرے تو اپنی دعا میں حضورؐ پر درود بھی شامل کیا کر اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود تو مقبول ہے ہی اور اللہ جل شانہٗ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ کو قبول کرے اور کچھ کو رد کر دے۔ حضرت علیؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کوئی دعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پس جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دعا محل اجابت میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ لوٹا دی جاتی ہے۔ ابن عطاء کہتے ہیں کہ دُعا کے لئے کچھ ارکان ہیں اور کچھ پر ہیں اور کچھ اسباب ہیں اور کچھ اوقات ہیں، اگر ارکان کے موافق ہوتی ہے تو دعا قوی ہوتی ہے اور پروں کے موافق ہوتی ہے تو آسمان پر اُڑ جاتی ہے اور اگر اپنے اوقات کے موافق ہوتی ہے تو فائز ہوتی ہے اور اسباب کے موافق ہوتی ہے تو کامیاب ہوتی ہے۔ دُعا کے ارکان حضورِ قلب رقت عاجزی خشوع اور اللہ کے ساتھ قلبی تعلق اور اس کے پَر صدق ہے اور اس کے اوقات رات کا آخری حصّہ اور اس کے اسباب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ اور بھی متعدد روایات میں یہ مضمون آیا ہے کہ دعا رکی رہتی ہے جب تک کہ حضورؐ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؐ باہر تشریف لائے اور یوں فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ شانہٗ سے یا کسی بندے سے پیش آجائے تو اس کو چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ جل شانہ پر حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ	نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے جو بڑے حلم والا ہے اور بڑے کرم والا ہے ہر عیب سے پاک ہے اللہ جو رب ہے عرش عظیم کا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو رب ہے

http://mujahid.xtgem.com

اَلْعٰلَمِیْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَ لَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

سارے جہانوں کا اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان چیزوں کا جو تیری رحمت کو واجب کرنے والی ہوں اور مانگتا ہوں تیری مغفرت کی موکدات کو (یعنی ایسے اعمال کہ جن سے تیری مغفرت ضروری ہو جائے) اور مانگتا ہوں حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے میرے لئے کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑیئے جس کی آپ مغفرت نہ کردیں اور نہ کوئی ایسا فکر و غم جس کو توزائل نہ کردے اور نہ کوئی ایسی حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہو اور تو اس کو پورا نہ کردے اے ارحم الراحمین۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

چوتھی فصل

فوائد متفرقہ کے بیان میں

اوّل۔ فصل اوّل میں اللہ جل شانہٗ کا حکم درود کے بارے میں گزرچکا اور حکم کا تقاضا وجوب ہے اس لئے جمہور علماء کے نزدیک درود شریف کا کم سے کم عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے۔ بعض علماء نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے لیکن تیسری فصل میں جو وعیدیں اس مضمون کی گزری ہیں کہ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام آنے پر درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے، ظالم ہے، بدبخت ہے۔ اس پر حضورؐ کی اور حضرت جبرئیلؑ کی طرف سے ہلاکت کی بددعائیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان کی بناء پر بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے اس وقت ہر مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس بارے میں دس مذہب نقل کئے ہیں۔ اور اوجز المسالک میں زیادہ بحث تفصیلی اس پر کی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان پر عمر بھر میں کم سے کم ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اس کے بعد میں

http://mujahid.xtgem.com

اختلاف ہے۔ خود حنفیہ کے ہاں بھی اس میں دو قول ہیں۔امام طحاوی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ان روایات کی بنا پر جو تیسری فصل میں گزریں امام کرخی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ فرض کا درجہ ایک ہی مرتبہ ہے اور ہر مرتبہ استحباب کا درجہ ہے۔

دوم۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ در مختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو وہ عین ادب ہے جیسا کہ رملی شافعی وغیرہ نے کہا ہے اھ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سید ہونا ایک امر واقعی ہے لہٰذا اس کے بڑھانے میں کوئی اشکال کی بات نہیں۔ بلکہ ادب یہی ہے۔لیکن بعض لوگ اس سے منع کرتے ہیں۔ غالبًا ان کو ابوداؤد شریف کی ایک حدیث سے اشتباہ ہو رہا ہے۔ابوداؤد شریف میں ایک صحابی ابومطرف سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ میں ایک وفد کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے حضورؐ سے عرض کیا اَنْتَ سَیِّدُنَا آپ ہمارے سردار ہیں۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلسَّیِّدُ اللّٰہُ یعنی حقیقی سید تو اللہ ہی ہے۔اور یہ ارشاد عالی بالکل صحیح ہے یقینًا حقیقی سیادت اور کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضورؐ کے نام پر سیدنا کا بڑھانا ناجائز ہے۔ بالخصوص جب کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد جیسا کہ مشکوٰۃ میں بروایۃ شیخین (بخاری و مسلم) حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الحدیث کہ میں لوگوں کا سردار ہوں گا قیامت کے دن۔اور دوسری حدیث میں مسلم کی روایت سے نقل کیا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ نیز بروایت ترمذی حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں۔حضورؐ کے اس پاک

http://mujahid.xtgem.com

ارشاد کا مطلب جو ابو داؤد شریف کی روایت میں گزرا وہ کمال سیادت مراد ہے جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک ایک دو دو لقمے دربدر پھراتے ہوں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس نہ وسعت ہو نہ لوگوں سے سوال کرے۔ اسی طرح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم پچھاڑنے والا کس کو سمجھتے ہو (یعنی وہ پہلوان جو دوسرے کو زیر کردے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کو سمجھتے ہیں جس کو کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ پہلوان نہیں بلکہ پچھاڑنے والا (یعنی پہلوان) وہ ہے جو غصہ کے وقت میں اپنے نفس پر قابو پائے۔ اسی حدیث پاک میں حضورؐ کا یہ سوال بھی نقل کیا گیا کہ تم رقوب (یعنی لاولد) کس کو کہتے ہو صحابہ نے عرض کیا کہ جس کو اولاد نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا یہ لاولد نہیں بلکہ لاولد وہ ہے جس نے کسی چھوٹی اولاد کو ذخیرۂ آخرت نہ بنایا ہو (یعنی اس کے کسی معصوم بچہ کی موت نہ ہوئی ہو) اب ظاہر ہے کہ جو مسکین بھیک مانگتا ہو اس کو مسکین کہنا کون ناجائز کہہ دے گا۔ اسی طرح جو پہلوان لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہو لیکن اپنے غصہ پر اس کو قابو نہ ہو وہ تو بہر حال پہلوان ہی کہلائے گا۔ اسی طرح سے ابو داؤد شریف میں ایک صحابی کا قصہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر مُہرِ نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی کہ آپ کی پشت مبارک پر (جو ابھرا ہوا گوشت ہے) مجھے دکھلائیے کہ میں اس کا علاج کروں کیوں کہ میں طبیب ہوں حضورؐ نے فرمایا طبیب تو اللہ جل شانہٗ ہی ہیں جس نے اس کو پیدا کیا۔ الیٰ آخر القصہ۔ اب ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک سے معالجوں کو طبیب کہنا کون حرام کہہ دے گا۔ بلکہ صاحبِ مجمع نے تو یہ کہا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے طبیب نہیں ہے اور اسی طرح سے احادیث میں بہت کثرت سے یہ مضمون ملے گا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مواقع میں کمال کے اعتبار سے نفی فرمائی ہے حقیقت کی نفی نہیں۔

http://mujahid.xtgem.com

علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ علامہ مجد الدین (صاحب قاموس) نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتے ہیں اور اس میں بحث ہے وہ یوں کہتے ہیں کہ نماز میں تو ظاہر ہے کہ نہ کہنا چاہیئے نماز کے علاوہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے آپ کو سیدنا سے خطاب کیا تھا جیسا کہ حدیث مشہور ہے (وہی حدیثِ ابوداؤد جو اوپر گزری) لیکن حضورؐ کا انکار احتمال رکھتا ہے کہ تواضع ہو یا منہ پر تعریف کرنے کو پسند نہ کیا ہو یا اس وجہ سے کہ یہ زمانۂ جاہلیت کا دستور تھا یا اس وجہ سے کہ انہوں نے مبالغہ بہت کیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا تھا کہ آپ ہمارے سردار ہیں آپ ہمارے باپ ہیں آپ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں، آپ ہم پر بخشش کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں اور آپ جفنۃ الغراء ہیں یہ بھی زمانہ جاہلیت کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ وہ اپنے اس سردار کو جو بڑا کھلانے والا ہو اور بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو دنبوں کی چکتی اور گھی سے لبریز پیالوں میں کھلاتا ہو اور آپ ایسے ہیں اور آپ ایسے ہیں تو ان سب باتوں کے مجموعہ پر حضورؐ نے انکار فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ شیطان تم کو مبالغہ میں نہ ڈال دے۔ حالانکہ صحیح حدیث میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ثابت ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ نیز حضور کا قول ثابت ہے اپنے نواسہ حسن کے لئے اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اسی طرح سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعدؓ کے بارے میں ان کی قوم کو یہ کہنا قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لئے۔ اور امام نسائی کی کتاب عمل الیوم واللیلہ میں حضرت سہل بن حنیف کا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یا سیدی کے ساتھ خطاب کرنا وارد ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود کے درود میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ کے الفاظ وارد ہیں ان سب امور میں دلالت واضحہ ہے اور روشن دلائل ہیں اس لفظ کے جواز میں اور جو

http://mujahid.xtgem.com

اس کا انکار کرے وہ محتاج ہے اس بات کا کہ کوئی دلیل قائم کرے علاوہ اس حدیث کے جو اوپر گزری اس لئے کہ اس میں احتمالات مذکورہ ہونے کی وجہ سے اس کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ الی آخر ماذکر۔ یہ تو ظاہر ہے جیسا کہ اوپر بھی ذکر کیا گیا کہ کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز معلوم ہوتا ہو۔ قرآن پاک میں حضرت یحییٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں سَیِّدًا وَّحَصُوْرًا کے الفاظ وارد ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت عمرؓ کا ارشاد منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا یعنی بِلَالًا۔ ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار یعنی بلالؓ کو آزاد کیا۔ علامہ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انصار کو حضرت سعدؓ کے بارے میں قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ کہا، تو اس سے استدلال کیا جاتا ہے اس بات پر کہ اگر کوئی شخص سیدی اور مولائی کہے تو اس کو نہیں روکا جائے گا اس لئے کہ سیادت کا مرجع اور مآل اپنے ماتحتوں پر بڑائی ہے اور ان کے لئے حسن تدابیر۔ اسی لئے خاوند کو سید کہا جاتا ہے جب قرآن پاک میں وَاَلْفَیَا سَیِّدَھَا فرمایا۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی شخص مدینہ منورہ میں اس کو مکروہ سمجھتا ہے کہ اپنے سردار کو یاسیدی کہے۔ انہوں نے فرمایا کوئی نہیں۔ امام بخاریؒ نے اس کے جواز پر حضورؐ کے ارشاد مَنْ سَیِّدُکُمْ سے بھی استدلال کیا ہے جو ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو خود امام بخاری نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوسلمہ سے پوچھا من سیدکم کہ تمہارا سردار کون ہے انہوں نے عرض کیا جد بن قیس حضورؐ نے فرمایا بل سیدکم عمرو بن جموح بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔ نیز اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَیِّدَہٗ مشہور حدیث ہے جو متعدد صحابہ کرام سے حدیث کی اکثر کتابوں بخاری شریف وغیرہ میں مذکور ہے۔

http://mujahid.xtgem.com

نیز حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے بخاری شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اَطْعِمْ رَبَّکَ وَضِّیٔ رَبَّکَ نہ کہے یعنی اپنے آقا کو رب کے لفظ سے تعبیر نہ کرے وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ بلکہ یوں کہے کہ میرا سید اور میرا مولیٰ یہ تو سید اور مولیٰ کہنے کا حکم صاف ہے۔

سوم۔ اسی طرح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر مولانا کا لفظ بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے۔ ممانعت کی کوئی دلیل باوجود تلاش کے اس ناکارہ کو اب تک نہیں ملی۔ البتہ غزوۂ احد کے قصہ میں ابوسفیان کو جواب دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ وارد ہے۔ اور قرآن پاک میں سورۂ محمد میں ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ وارد ہوا ہے۔ لیکن اس سے غیر اللہ پر لفظ مولیٰ کے اطلاق کی ممانعت معلوم نہیں ہوتی۔ یہاں بھی کمال ولایت مراد ہے کہ حقیقی مولا وہی پاک ذات ہے جیسا کہ اللہ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ کہ تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی ولی ہے نہ کوئی مددگار اور دوسری جگہ ارشاد ہے وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اور بخاری شریف میں حضورؐ کا ارشاد ہے مَنْ تَرَکَ کَلًّا اَوْ ضِیَاعًا فَاَنَا وَلِیُّہٗ یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو ولی بتایا ہے۔ ابھی بخاری شریف کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد وَلیقل سیدی وَمولای گزر ہی چکا ہے کہ اپنے آقا کو سیدی ومولائی کہا کرے۔ حضورؐ کا پاک ارشاد مولی القوم من انفسھم مشہور ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ الآیۃ اور حدیث وفقہ کی کتاب النکاح تو کتاب الاولیاء سے پُر ہے۔ اور مشکوٰۃ شریف میں بروایت شیخین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت زید بن حارثہ کے متعلق اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا وارد ہے۔

نیز بروایت مسند احمد و ترمذی حضرت زید بن ارقم سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

http://mujahid.xtgem.com

کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنی جس کا
میں مولیٰ ہوں علی اس کے مولا ہیں۔ یہ حدیث مشہور ہے عہ۔ متعدد صحابہ کرام
سے نقل کی گئی ہے۔ ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں نہایہ سے لکھتے ہیں
کہ مولیٰ کا اطلاق بہت سے معنیٰ پر آتا ہے، جیسے رَبّ اور مالک اور سیّد اور مُنعِم
یعنی احسان کرنے والا اور مُعتِق یعنی غلام آزاد کرنے والا اور ناصر (مددگار) اور
محبّ اور تابع اور پڑوسی اور چچازاد بھائی اور حلیف وغیرہ وغیرہ بہت سے
معنیٰ گنوائے ہیں اس لئے ہر کے مناسب معنیٰ مراد ہوں گے۔ جہاں اَللّٰہُ مَوْلَانَا
وَلَا مَوْلیٰ لَکُمْ وارد ہوا ہے وہاں رب کے معنیٰ میں ہے اور حضورؐ کے نام مبارک
پر آیا ہے جیسا کہ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ وہاں ناصر اور مددگار کے معنیٰ
میں ہے۔ ملا علی قاری نے اس حدیث کا شان ورود یہ لکھا ہے کہ حضرت اسامہ
بن زیدؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے یہ کہہ دیا تھا کہ تم میرے مولا نہیں ہو
میرے مولیٰ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس پر حضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ
میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کے مولیٰ ہیں۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں اور علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ
میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں بھی لفظ مولیٰ کا شمار کرایا ہے۔
علامہ زرقانی لکھتے ہیں مولیٰ یعنی سیّد، مُنعِم، مددگار، محبّ اور یہ
اللہ تعالیٰ شانہ کے ناموں میں سے ہے۔ اور عنقریب مصنف یعنی علامہ قسطلانی
کا استدلال اس نام پر انا اولیٰ بکل مؤمن سے آرہا ہے اس کے بعد علامہ زرقانی

عہ قال صاحب تحفة الاحوذی لحدیث الترمذی اخرجه احمد والنسائی و
الضیاء وفی الباب عن بریدة اخرجه احمد وعن البراء بن عازب اخرجه احمد
وابن ماجة وعن سعد بن ابی وقاص اخرجه ابن ماجة وعن علی اخرجه احمد اھ
وقال القاری بعد ذکر تخریجه والحاصل ان هذا حدیث صحیح لا مریة فیه بل
بعض الحفاظ عده متواترا اذ فی روایة لاحمد انه سمعه من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ثلاثون صحابیا وشهدوا به لعلی لما تنوزع فی خلافته اھ۔

http://mujahid.xtgem.com

علامہ قسطلانی کے کلام کی شرح کرتے ہوئے حضورؐ کے ناموں کی شرح میں کہتے ہیں کہ ولی اور مولیٰ یہ دونوں اللہ کے ناموں میں سے ہیں اور ان دونوں کے معنٰی مددگار کے ہیں۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے۔ جیسا کہ بخاری نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا ہے اَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ۔ اور بخاری ہی میں حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ میں اس کے ساتھ دنیا و آخرت میں اولیٰ نہ ہوں۔ پس جس نے مال چھوڑا ہو وہ اس کے ورثا کو دیا جائے اور جس نے قرضہ یا ضائع ہونے والی چیزیں چھوڑی ہوں وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولیٰ ہوں۔ نیز حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علی اس کا مولیٰ ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو حسن بتایا ہے۔

علامہ رازی سورۂ محمدؐ کی آیت شریفہ وَاَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَامَوْلٰی لَھُمْ کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ اشکال کیا جائے کہ آیت بالا اور دوسری آیت شریفہ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ میں کس طرح جمع کیا جائے تو یہ کہا جائے گا کہ مولیٰ کے کئی معنٰی آتے ہیں۔ سردار کے، رب کے، مددگار کے۔ پس جس جگہ یہ کہا گیا ہے کہ کوئی مولیٰ نہیں ہے وہاں یہ مراد ہے کہ کوئی مددگار نہیں۔ اور جس جگہ مولٰھم الحق کہا گیا ہے وہاں ان کا رب اور مالک مراد ہے۔

صاحب جلالین نے سورۂ انعام کی آیت مولٰھم الحق کی تفسیر مالک کے ساتھ کی ہے۔ اس پر صاحب جمل لکھتے ہیں کہ مالک کے ساتھ تفسیر اس واسطے کی گئی ہے کہ آیتِ شریفہ مؤمن اور کافر دونوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور دوسری آیت یعنی سورہ محمد میں اَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَامَوْلٰی لَھُمْ وارد ہوا ہے۔ ان دونوں میں جمع اس طرح پر ہے کہ مولیٰ سے مراد پہلی آیت میں مالک خالق اور معبود ہے۔ اور دوسری آیت میں مددگار لہٰذا کوئی تعارض نہیں رہا اس کے علاوہ بہت سی وجوہ اس بات پر دال ہیں کہ مولانا جب کہ رب اور مالک کے معنٰی میں استعمال ہو تو وہ مخصوص ہے اللہ جل شانہٗ کے ساتھ لیکن جب سردار اور اس جیسے دوسرے معنٰی

http://mujahid.xtgem.com

میں مستعمل ہو تو اس کا نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ ہر بڑے پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے نمبر میں حضورؐ کا ارشاد غلاموں کے بارے میں گزر چکا ہے کہ وہ اپنے آقا کو سیدی و مولائی کے لفظ سے پکارا کریں۔

ملا علی قاری نے بروایت احمد حضرت رباح سے نقل کیا ہے کہ ایک جماعت حضرت علیؓ کے پاس کوفہ میں آئی انہوں نے آکر عرض کیا السّلام علیک یا مولانا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں تمہارا مولا کیسے ہوں تم عرب ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کے مولا ہیں۔ جب وہ جماعت جانے لگی تو میں ان کے پیچھے لگا اور میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہے جس میں حضرت ابو ایوبؓ انصاری بھی ہیں۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں اس سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق سید کے بنسبت اقرب الی عدم الکراہۃ ہے۔ اس لئے کہ سید کا لفظ تو اعلیٰ ہی پر بولا جاتا ہے لیکن لفظ مولیٰ تو اعلیٰ اور اسفل دونوں پر بولا جاتا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

چہارم۔ آداب میں سے یہ ہے کہ اگر کسی تحریر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گزرے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہیئے۔ محدثین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے یہاں اس مسئلہ میں انتہائی تشدّد ہے کہ حدیث پاک لکھتے ہوئے کوئی ایسا لفظ نہ لکھا جائے جو استاذ سے نہ سنا ہو حتّٰی کہ اگر کوئی لفظ استاذ سے غلط سنا ہو تو اس کو بھی یہ حضرات نقل میں بعینہٖ اسی طرح لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جس طرح استاذ سے سنا ہے۔ اس کو صحیح کر کے لکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اسی طرح اگر توضیح کے طور پر کسی لفظ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اس کو استاذ کے کلام سے ممتاز کر کے لکھنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ یہ شبہ نہ ہو کہ یہ لفظ بھی استاذ نے کہا تھا۔ اس سب کے باوجود جملہ حضرات محدثین اس کی

http://mujahid.xtgem.com

تصریح فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف لکھنا چاہیئے اگرچہ استاذ کی کتاب میں نہ ہو، جیسا کہ امام نووی نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اس کی تصریح کی ہے۔ اسی طرح امام نووی تقریب میں اور علامہ سیوطی اس کی شرح میں لکھتے ہیں ضروری ہے یہ بات کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت زبان کو اور انگلیوں کو درود شریف کے ساتھ جمع کرے یعنی زبان سے درود شریف پڑھے اور انگلیوں سے لکھے بھی اور اس میں اصل کتاب کا اتباع نہ کرے۔ اگرچہ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اصل کا اتباع کرے۔ انتہیٰ۔ بہت سی روایات حدیث بھی اس سلسلہ میں وارد ہوئی اگرچہ وہ متکلم فیہ بلکہ بعض کے اوپر موضوع ہونے کا بھی حکم لگایا گیا ہے۔ لیکن کئی روایات اس قسم کے مضمون کی وارد ہونے پر اور جملہ علماء کا اس پر اتفاق اور اس پر عمل اس بات کی دلیل ہے کہ ان احادیث کی کچھ اصل ضرور ہے۔ علامہ سخاوی قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے درود پڑھتا ہے اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی درود شریف لکھا کر کہ تیرے لئے اس میں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کے ساتھ علم حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔ علماء نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح صلعم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے اس کے بعد علامہ سخاوی نے اس سلسلہ میں چند حدیثیں بھی نقل کی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے فرشتے اس وقت تک لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ سے کوئی علمی چیز لکھے اور اس کے ساتھ درود شریف بھی لکھے اس کا ثواب اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جائے۔ حضرت ابن عباسؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

علامہ سخاوی نے متعدد روایات سے یہ مضمون بھی نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن علماء حدیث حاضر ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی (جن سے وہ حدیث لکھتے تھے) اللہ جلشانہٗ حضرت جبریلؑ سے فرمائیں گے کہ ان سے پوچھو یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم حدیث لکھنے پڑھنے والے ہیں۔ وہاں سے ارشاد ہوگا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ تم میرے نبی پر کثرت سے درود بھیجتے تھے۔ علامہ نووی تقریب میں اور علامہ سیوطی اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ درود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جاوے۔ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گزرے اور اس کے بار بار لکھنے سے اکتاوے نہیں اس واسطے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں اور جس نے اس میں تساہل کیا بہت بڑی خیر سے محروم رہ گیا۔ علماء کہتے ہیں کہ حدیث پاک اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نمبر ۵ فصل اوّل میں گزری ہے اس کے مصداق محدثین ہی ہیں کہ وہ بہت کثرت سے درود شریف پڑھنے والے ہیں۔ اور علماء نے اس سلسلہ میں اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے جو شخص میرے اوپر کسی کتاب میں درود بھیجے ملائکہ اس کے لئے اس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس جگہ اس کا ذکر کرنا مناسب ہے اور اس کی طرف التفات نہ کیا جائے کہ ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے، اس لئے کہ اس کے بہت سے طرق ہیں جو اس کو موضوع ہونے سے خارج

http://mujahid.xtgem.com

کر دیتے ہیں۔ اور اس کے مقتضی ہیں کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے اس لئے کہ طبرانی نے اس کو ابوہریرہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے اور ابن عدی نے حضرت ابوبکرؓ کی حدیث سے اور اصبہانی نے ابن عباسؓ کی حدیث سے اور ابونعیم نے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

صاحبِ اتحاف نے شرحِ احیاء میں بھی اس کے طرق پر کلام کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حافظ سخاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث جعفر صادق کے کلام سے موقوفاً نقل کی گئی ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں کہ یہ زیادہ اقرب ہے۔ صاحبِ اتحاف کہتے ہیں کہ طلبۂ حدیث کو عجلت اور جلد بازی کی وجہ سے درود شریف کو چھوڑنا نہ چاہیئے ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں۔ اس کے بعد پھر انہوں نے کئی خواب اس بارے میں نقل کئے ہیں۔ حضرت سفیان بن عیینہ سے نقل کیا ہے کہ میرا ایک دوست تھا وہ مرگیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی میں نے کہا کہ کس عمل پر اس نے کہا کہ میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور جب حضورِ اقدسؐ کا پاک نام آتا تھا تو میں اس پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا اسی پر میری مغفرت ہوگئی۔ ابوالحسن میمونی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ ابوعلی کو خواب میں دیکھا ان کی انگلیوں کے اوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں حدیثِ پاک کے اوپر صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا۔

حسن بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کاش تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کتابوں میں درود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور منور ہو رہا ہے (بدیع) اور بھی متعدد خوابات اس قسم کے ذکر کئے ہیں فصلِ حکایات میں اس قسم کی چیزیں کثرت سے آئیں گی۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

http://mujahid.xtgem.com

پنجم۔ حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں ایک مستقل فصل آداب متفرقہ میں لکھی ہے اگرچہ اس کے متفرق مضامین پہلے گزر چکے ہیں اہمیت کی وجہ سے ان کو یکجا ہی ذکر کیا جاتا ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں (۱) جب اسم مبارک لکھے صلوٰۃ وسلام بھی لکھے یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے صرف ؐ یا صلعم پر اکتفا نہ کرے (۲) ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور بسبب بخل نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلہ عارض ہوا یعنی اس کا ہاتھ گل گیا (۳) شیخ ابن حجر مکی نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ پر اکتفا کرتا تھا وسلم نہ لکھتا تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا تو اپنے کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے۔ یعنی وسلم میں چار حرف ہیں ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب لہٰذا وسلم میں چالیس نیکیاں ہوئیں۔ مفصل حکایات میں ۲۶ پر بھی اس نوع کا ایک قصہ آرہا ہے۔ (۴) درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن و کپڑے پاک وصاف رکھے۔ (۵) آپ کے نام مبارک سے پہلے لفظ سیّدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔

اس اکلہ والے قصہ کو اور چالیس نیکیوں والے قصہ کو علامہ سخاوی نے بھی قول بدیع میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہ نے درود شریف کے متعلق ایک مستقل فصل مسائل کے بارے میں تحریر فرمائی ہے اس کا اضافہ بھی اس جگہ مناسب ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں:۔

مسئلہ (۱) عمر بھر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے بوجہ حکم صلوٰۃ کے جو شعبان ۲ھ میں نازل ہوا (۲) اگر ایک مجلس میں کئی بار آپ کا نام پاک ذکر کیا جائے تو طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے مگر مفتیٰ بہٖ یہ ہے کہ ایک بار پڑھنا واجب ہے پھر مستحب ہے (۳) نماز میں بجز تشہد اخیر کے دوسرے ارکان میں درود شریف

http://mujahid.xtgem.com

پڑھنا مکروہ ہے (در مختار)۔ (۴) جب خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آوے یا خطیب یہ آیت پڑھے یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اپنے دل میں بلا جنبش زبان کے صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لے (در مختار)۔ (۵) بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور با وضو نور علیٰ نور ہے (۶) بجز حضرات انبیاء حضرات ملائکہ علیٰ جمیعہم السلام کے کسی اور پر استقلالاً درود شریف نہ پڑھے البتہ تبعاً مضائقہ نہیں مثلاً یوں نہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بلکہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ (در مختار)۔ (۷) در مختار میں ہے کہ اسباب تجارت کھولنے کے وقت یا ایسے ہی کسی موقع پر یعنی جہاں درود شریف پڑھنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی دنیوی غرض کا اس کو ذریعہ بنایا جائے درود شریف پڑھنا ممنوع ہے (۸) در مختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور بلند آواز کرنا جہل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں قابل ترک ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

پانچویں فصل

درود شریف کے متعلق حکایات میں

درود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کے حکم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے ترغیب زیادہ ہوتی ہے، اسی لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آرہا ہے۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے ایک فصل زاد السعید میں مستقل حکایات میں لکھی ہے جس کو بعینہٖ لکھتا ہوں۔ اس کے بعد چند دوسری حکایات بھی نقل کی جائیں

http://mujahid.xtgem.com

گی اور اس سلسلہ کی بہت سی حکایات اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج میں بھی گزر چکی ہیں۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں:۔

فصل پنجم حکایات و اخبار متعلقہ درود شریف کے بیان میں

(۱) مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مؤمن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سرِ انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا، وہ مؤمن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبیؐ ہوں اور یہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا (حاشیہ حصن)۔ یہ قصہ فصل اوّل کی حدیث ۱۱ پر بھی گزرا اور اس جگہ اس کے متعلق ایک کلام اور بھی گزرا۔

(۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کہ جلیل القدر تابعی ہیں اور خلیفۂ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے (حاشیہ حصن از فتح القدیر)۔

(۳) روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی سے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعی کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا۔ وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے فرمایا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ (حاشیہ حصن)۔

(۴) مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسیٰ ضریر (نابینا) تھے۔ انہوں نے اپنا گزرا ہوا قصہ مجھ سے

http://mujahid.xtgem.com

نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں ہنوز تین سو بار پر نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی اور بعد بَعْدَ الْمَمَاتِ کے اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے وہ درود یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اور شیخ مجد الدین صاحب قاموس نے بھی اس حکایت کو بسندِ خود ذکر کیا ہے (فض)۔

(۵) بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواریریؒ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مرگیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا مجھے بخش دیا میں نے سبب پوچھا کہا میری عادت تھی جب نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑھاتا، خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل پر گزرا (گلشن جنت)۔

(۶) دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے سے پریشان تھے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنوئیں کے اندر تھوک دیا پانی کنارے تک ابل آیا۔ مؤلف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی اس نے کہا یہ برکت ہے درود شریف کی جس

ع اس درود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض وبائیہ ہیضہ وطاعون وغیرہ سے حفاظت کے لئے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب وغریب اطمینان بخشتا ہے اور ترفعنا بہا کے بعد بعض لوگ لفظ عِنْدَكَ بھی پڑھتے ہیں۔ حضرت مولانا مدظلہ نے ایک والا نامہ میں احقر کو اسی طرح تحریر فرمایا تھا۔ حررہ محمد انعام اللہ غفرلہ اللہ ۱۲ ۱۱۵ ذکرہ السخاوی مختصراً ص ۱۹۱۔

http://mujahid.xtgem.com

کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔

(۷) شیخ زروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک وعنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

(۸) ایک معتمد دوست نے راقم سے ایک خوشنویس لکھنؤ کی حکایت بیان کی ان کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اوّل ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو غلبۂ فکرِ آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے۔ ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکار میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔

(۹) مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک خوشبو عطر کی آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا۔ فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شبِ جمعہ کو بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے۔

(۱۰) ابو زرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے اس سے سبب حصول اس درجے کا پوچھا۔ اس نے کہا میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں جب نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا میں درود لکھتا تھا اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا (فض)۔ زاد السعید میں یہ قصہ اسی طرح نقل کیا ہے۔ بندہ کے خیال میں کاتب سے غلطی ہوئی صحیح یہ ہے کہ ابو زرعہ کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا جیسا کہ حکایات میں نمبر ۲۹ پر آرہا ہے۔

(۱۱) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور حکایت ہے کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا یہ پانچ درود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ

http://mujahid.xtgem.com

صَلَّی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْٓ اَنْ تُصَلّٰی عَلَیْہِ۔ اس درود کو درود خمسہ کہتے ہیں (فض)، امام شافعی کے متعلق اور بھی حکایات نقل کی گئی ہیں جو نمبر ۳ پر آرہی ہیں۔

(۱۲) شیخ ابن حجر مکیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا اس سے حال پوچھا اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا سو درود کا شمار زیادہ نکلا حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ (فض)۔ یہ قصہ نمبر ۱۹ پر قول بدیع سے بھی آرہا ہے۔

(۱۳) شیخ ابن حجر مکیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود بعددِ معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا۔ آپ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسارہ سامنے کر دیا۔ آپ نے اس رخسارہ پر بوسہ دیا۔ بعد اس کے وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی (فض)۔ یہ واقعہ نمبر ۳۸ پر تفصیل سے آرہا ہے۔

(۱۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السّلام پیدا ہوئیں۔ حضرت آدمؑ نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کر دو۔ انہوں نے پوچھا مہر کیا ہے۔ فرشتوں نے کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود شریف پڑھنا۔ اور ایک روایت میں بیس۲۰ بار آیا ہے۔ فقط۔ یہ واقعات زاد السعید میں نقل کئے ہیں ان میں سے بعض کو دوسرے حضرات نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی

http://mujahid.xtgem.com

بہت سے واقعات اور بہت سے خواب درود شریف کے سلسلہ میں مشائخ نے لکھے ہیں جن میں سے بعض کا ذکر اس رسالہ میں کیا جاتا ہے جو زاد السعید کے قصّوں پر اضافہ ہے ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۱۵) علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابوسعید خیاط تھا وہ بہت یکسور ہتے تھے لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے اس کے بعد انہوں نے ابن رشیق کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضورؐ نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۱۶) ابوالعباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا اللہ جلشانہٗ نے میری مغفرت فرما دی اور میرا بہت اکرام فرمایا۔ اور مجھے تاج عطا فرمایا اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود کی وجہ سے (قول بدیع) ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۱۷) صوفیا میں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو کہ جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بیباک تھا (یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا) مرنے کے بعد خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ شانہٗ نے

http://mujahid.xtgem.com

میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس عمل سے ہوئی اس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا استاذ نے درود شریف پڑھا میں نے بھی ان کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا۔ میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے درود پڑھا حق تعالیٰ شانہ نے اس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرما دی (قول بدیع)۔ نزہۃ المجالس میں بھی اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گناہ گار تھا میں اس کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا مگر وہ نہیں کرتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو میں نے اس کو جنت میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبہ پر کیسے پہنچ گیا۔ اس نے کہا میں ایک محدّث کی مجلس میں تھا انہوں نے یہ کہا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زور سے درود پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ میں نے آواز سے درود پڑھا اور اس پر اور لوگوں نے بھی پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہوگئی۔ اس قصہ کو روض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ صوفیا میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گناہ گار ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا اس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا میں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہ تھا جب وہ مرگیا تو میں نے اس کو خواب میں بہت اونچے مقام پر اور جنّت کے لباسِ فاخرہ میں دیکھا بڑے اعزاز و اکرام میں تھا میں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے اوپر والا قصہ محدث کا ذکر کیا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۱۸) ابوالحسن بغدادی دارمی کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو عبداللہ بن حامد کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کہ کیا گزری انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر رحم فرمایا۔ انہوں نے ان سے یہ پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ

http://mujahid.xtgem.com

قل ہو اللہ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے تو انہوں نے کہا کہ پھر تو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کر دارمی کہتے ہیں کہ یہ میں نے اپنا معمول بنالیا (بدیع) ؂

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۹) ایک صاحب نے ابو حفص کا غذی کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ پر رحم فرمایا میری مغفرت فرمادی مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا انہوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو میرا درود شریف گناہوں پر بڑھ گیا تو میرے مولیٰ جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ (بدیع) یہ قصہ ۱۲ پر ابن حجر مکیؒ سے مختصر گزر چکا ؂

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۲۰) علامہ سخاوی بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گناہگار تھا جب وہ مرگیا تو انہوں نے اس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں میں نے اس شخص کی مغفرت کر دی حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہوگیا۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ تورات کو کھولا تھا اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام دیکھا تھا تو اس نے ان پر درود پڑھا تھا تو میں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی (بدیع)۔

اس قسم کے واقعات میں کوئی اشکال کی بات نہیں، نہ تو ان کا یہ مطلب ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھ لینے سے سارے گناہ کبیرہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں اور نہ اس قسم کے واقعات میں کوئی مبالغہ یا جھوٹ وغیرہ ہے

http://mujahid.xtgem.com

یہ مالک کے قبول کرلینے پر ہے وہ کسی شخص کی معمولی عبادت ایک دفعہ کا کلمہ طیبہ قبول کرلے جیسا کہ فصل اوّل کی حدیث ۱۱ میں حدیث البطاقہ میں گزر چکا ہے تو اس کی برکت سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے ترجمہ:۔ بیشک اللہ تعالیٰ شانہ اس کی تو مغفرت نہیں فرماتے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے (یعنی مشرک و کافر کی تو مغفرت ہے نہیں) اس کے علاوہ جس کو چاہیں گے بخش دیں گے اس لئے ان قصّوں میں اور اس قسم کے دوسرے قصّوں میں اشکال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کو کسی ایک دفعہ کا درود پڑھنا پسند آجائے وہ اس کی وجہ سے سارے گناہ معاف کر دے با اختیار ہے۔ ایک شخص کے کسی کے ذمہ ہزاروں روپے قرض ہیں وہ قرضدار کی کسی بات پر جو قرض دینے والے کو پسند آگئی ہو یا بغیر ہی کسی بات کے اپنا سارا قرضہ معاف کر دے تو کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اللہ جلّ شانہٗ اگر کسی کو محض اپنے لطف و کرم سے بخش دے تو اس میں کیا اشکال کی بات ہے ان قصّوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے اس لئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیئے۔ نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہوا اور کس محبت کا پڑھا ہوا پسند آجائے۔ ایک دفعہ کا بھی پسند آجائے تو بیڑا پار ہے ؎

بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں ۔۔۔ گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

(۲۱) ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بری بدہیئت صورت دیکھی انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے۔ اس نے کہا میں تیرے برے عمل ہوں۔ انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے۔ اس نے کہا حضرت مصطفےٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت (بدیع)۔

http://mujahid.xtgem.com

ہم میں سے کونسا شخص ایسا ہے جو دن رات بداعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے اس کے بدرقہ کے لئے درود شریف بہترین چیز ہے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جاسکے دریغ نہ کیا جائے کہ اکسیر اعظم ہے ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۲۲) شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مرگیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کیا گزری اس نے کہا شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گزریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی ہے کیا میں اسلام پر نہیں مرا مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فورًا ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہوگیا، اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آرہی تھی اس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتادیئے میں نے فورًا کہہ دیئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں۔ انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرت درود سے پیدا کیا گیا ہوں مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں (بدیع)۔

نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور برے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں متمثل ہوتے ہیں۔ فضائل صدقات حصہ دوم میں مردہ کے جو احوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔ اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں۔ اسی طرح سے برے اعمال خبیث صورتوں میں۔ زکوٰۃ کا مال ادا نہ کرنے کی صورت میں تو

http://mujahid.xtgem.com

قرآن پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اس کے گلے کا طوق ہو جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۲۳) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص ہے وہ پل صراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے کبھی کسی چیز میں اٹک جاتا ہے، اتنے میں مجھ پر درود پڑھنا اس شخص کا پہنچا اور اس نے اس شخص کو کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ پل صراط سے گزر گیا (بدیع عن الطبرانی وغیرہ)۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۲۴) حضرت سفیان بن عینیہؒ حضرت خلف سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا اس کا انتقال ہو گیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا پھر یہ اعزاز و اکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے۔ اس نے کہا حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آیا میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا تھا اللہ جل شانہٗ نے اس کے بدلے میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو (بدیع)۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۲۵) ابو سلیمان محمد بن الحسین حرانی کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا بہت کثرت سے نماز و روزہ میں مشغول رہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں درود شریف نہیں لکھتا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب

http://mujahid.xtgem.com

میں دیکھا حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا (اس کے بعد انہوں نے درود کا اہتمام شروع کر دیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا درود میرے پاس پہنچ رہا ہے جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وسلم کہا کر (بدیع)۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۲۶) انہیں ابو سلیمان حرانی کا خود اپنا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضورؐ نے ارشاد فرمایا ابو سلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود بھی پڑھتا ہے تو پھر وَسَلَّمَ کیوں نہیں کہا کرتا یہ چار حروف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے (بدیع)۔

فصل چہارم کے اخیر میں آداب کے سلسلہ میں زاد السعید سے بھی اس نوع کا ایک قصہ گزر چکا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۲۷) ابراہیم نسفی کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں تو حدیث کے خدمت گاروں میں ہوں اہل سنّت سے ہوں مسافر ہوں۔ حضورؐ نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا۔ اس کے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے لگا (بدیع)۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۲۸) ابن ابی سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد

http://mujahid.xtgem.com

خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی میں نے پوچھا کس عمل پر انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھا کرتا تھا (بدیع)۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

(۲۹) جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے (مشہور محدّث) حضرت ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت نمازیں کر رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھتا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر صلوٰۃ وسلام لکھتا اور حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں (بدیع)۔ اس حساب سے حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ایک کروڑ درود ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر چہ جائیکہ ایک کروڑ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

(۳۰) حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک دو قصّے زادالسعید سے بھی گزر چکے ہیں حضرت موصوف کے متعلق اس نوع کے کئی خواب منقول ہیں علامہ سخاوی قول بدیع میں عبداللہ بن عبدالحکم سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا انہوں نے کہا اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا۔ میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے جنّت ایسی مزیّن کی گئی جیسا کہ دولہن کو مزین کیا جاتا ہے اور میرے اوپر ایسی بکھیری گئی جیسا دولہن پر بکھیری جاتی ہے (شادی میں دولہا اور دلہنوں پر روپے پیسے وغیرہ نچھاور کئے جاتے ہیں) میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ

http://mujahid.xtgem.com

کیسے پہنچا مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود لکھا ہے اس کی وجہ سے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے مجھے بتایا گیا کہ وہ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ہے۔ جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے امام صاحب کی کتاب الرسالہ میں یہ درود اسی طرح پایا۔ نمیری وغیرہ نے امام مزنیؒ کی روایت سے ان کے خواب کا قصہ اس طرح نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا۔ انہوں نے کہا میری مغفرت فرمادی ایک درود کی وجہ سے جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

بیہقی نے ابوالحسن شافعیؒ سے ان کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) امام شافعیؒ نے جو اپنے رسالہ میں درود لکھا ہے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ آپ کی طرف سے ان کو اس کا کیا بدلہ دیا گیا ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے لئے نہیں روکے جائیں گے۔

ابن بنان اصبہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی میں نے پوچھا یا رسول اللہ محمد بن ادریسؒ یعنی امام شافعیؒ آپ کے چچا کی اولاد ہیں (چچا کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ آپ کے دادے ہاشم پر جاکر ان کا نسب مل جاتا ہے وہ عبد یزید ابن ہاشم کی اولاد میں ہیں) آپ نے کوئی خصوصی اکرام ان کے لئے فرمایا ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے

http://mujahid.xtgem.com

عرض کیا یارسول اللہ یہ اکرام ان پر کس عمل کی وجہ سے ہوا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میرے اوپر درود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کیا الفاظ ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ (بدیع)؂

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۳۱) ابو القاسم مروزی کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد رحمہ اللہ تعالیٰ رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے اس جگہ ایک نور کا ستون ہے جو اتنا اونچا ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا۔ کسی نے پوچھا یہ ستون کیسا ہے تو یہ بتایا گیا کہ وہ درود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَکَرَّمَ (بدیع)؂

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۳۲) ابو اسحٰق نہشل کہتے ہیں کہ میں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا اور اس میں حضورؐ کا پاک نام اس طرح لکھا کرتا تھا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا میں نے خواب دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری لکھی ہوئی کتاب ملاحظہ فرمائی اور ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ عمدہ ہے (بظاہر لفظ تسلیمًا کے اضافہ کی طرف اشارہ ہے)۔

علامہ سخاویؒ نے اور بھی بہت سے حضرات کے خواب اس قسم کے لکھے ہیں کہ ان کو مرنے کے بعد جب بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ یہ اعزاز کس وجہ سے ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود شریف لکھنے کی وجہ سے (بدیع)؂

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

http://mujahid.xtgem.com

(۳۳) حسن بن موسی الحضرمیؒ جو ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں کہتے ہیں کہ میں حدیث پاک نقل کیا کرتا تھا اور جلدی کے خیال سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود لکھنے میں چوک ہو جاتی تھی میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں لکھتا جیسا کہ ابو عمرو طبری لکھتے ہیں۔ میری آنکھ کھلی تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ سوار تھی۔ میں نے اسی وقت عہد کر لیا کہ اب سے جب کوئی حدیث لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھوں گا (بدیع) ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۳۴) ابو علی حسن بن علی عطار کہتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث پاک کے چند اجزا لکھ کر دیئے میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آیا وہ حضورؐ کے پاک نام کے بعد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھا کرتے تھے میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو انہوں نے کہا کہ میں اپنی نوعمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ نے منہ پھیر لیا میں نے دوسری جانب ہو کر سلام عرض کیا۔ حضورؐ نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا۔ میں تیسری دفعہ چہرۂ انور کی طرف حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ سے روگردانی کیوں فرما رہے ہیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔ اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھتا ہوں (بدیع)۔

http://mujahid.xtgem.com

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۵) ابو حفص سمرقندیؒ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا اس کا انتقال ہوا اس کے دو بیٹے تھے میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود تھے ایک ایک دونوں نے لے لیا۔ تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کرلیں چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں، خدا کی قسم حضورؐ کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا۔ بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصّے میں لگا دے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے۔ وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا ان کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا۔ تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہو گیا۔ جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہ، سے دعا کیا کرے (بدیع)۔

نزہۃ المجالس میں بھی یہ قصّہ مختصر نقل کیا ہے لیکن اتنا اس میں اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا بعد میں فقیر ہو گیا تو اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور حضورؐ سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ حضورؐ نے خواب میں فرمایا او محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے ان کو لے لیا اور وہ جب ان کو دیکھتا ہے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ جل شانہ، نے اس کو دنیا اور آخرت میں سعید بنا دیا۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو آکر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہو گیا۔ فقط

http://mujahid.xtgem.com

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۳۶) ایک عورت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہوگیا میری یہ تمنّا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الھٰکم التکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی رہ۔ اس نے ایسا ہی کیا اس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے، تارکول کا لباس اس پر ہے۔ دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ میں صبح کو اُٹھ کر پھر حسن بصریؒ کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہٗ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرمادے۔ اگلے دن حضرت حسنؒ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس پر ایک بہت نہایت حسین جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے۔ وہ کہنے لگی حسنؒ تم نے مجھے بھی پہچانا۔ میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا (یعنی عشاء کے بعد سونے تک) حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوگیا۔ اس نے کہا کہ ہم سَتّر ہزار آدمی اسی عذاب میں مُبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا، صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گزر ہمارے قبرستان پر ہُوا انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا، ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہُوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور ان بزرگ

http://mujahid.xtgem.com

کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا (بدیع)۔
روض الفائق میں اسی نوع کا ایک دوسرا قصہ لکھا ہے کہ ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت ہی گناہ گار تھا اس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا اسی حال میں وہ مرگیا۔ اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا۔ اس کو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے۔ اس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ ایک زمانے کے بعد اس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت اچھی حالت میں تھا نہایت خوش و خرّم۔ ماں نے پوچھا کہ یہ کیا ہوگیا۔ اس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گناہ گار شخص اس قبرستان پر کو گزرا۔ قبروں کو دیکھ کر اس کو کچھ عبرت ہوئی وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں میں تھا اس میں سے جو حصّہ مجھے ملا اس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ میری اماں حضورؐ پر درود دلوں کا نور ہے گناہوں کا کفّارہ ہے اور زندہ اور مردہ دونوں کے لئے رحمت ہے ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۷) حضرت کعب احبارؓ جو توراۃ کے بہت بڑے عالم ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے حضرت موسٰی علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسٰی اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسٰیؑ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہوجاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اس کے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی۔ حضرت مُوسٰی علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے عرض کیا

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

یا اللہ ضرور بتائیں ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کر (بدیع) ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۸) محمد بن سعید بن مطرفؒ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالاخانہ پر اپنا معمول پورا کرکے سو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے۔ حضورؐ کی تشریف آوری سے بالاخانہ سارا ایک دم روشن ہو گیا۔ حضورؐ میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ۔ لا اس منہ کو جس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسارے پہ پیار کیا میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی (بدیع) ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۹) محمد بن مالکؒ کہتے ہیں کہ میں بغداد گیا تاکہ قاری ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس کچھ پڑھوں۔ ہم لوگوں کی ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر تھی اور قرأت ہو رہی تھی اتنے میں ایک بڑے میاں ان کی مجلس میں آئے جن کے سر پر بہت ہی پرانا عمامہ تھا، ایک پرانا کرتا تھا ایک پرانی سی چادر تھی۔ ابوبکر ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے ان کے گھر والوں کی اہل وعیال کی خیریت پوچھی۔ ان بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی۔ شیخ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ میں ان کا

http://mujahid.xtgem.com

حال سُن کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج وغم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اتنا رنج کیوں ہے علی بن عیسٰی وزیر کے پاس جا اور اس کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اس وقت تک نہیں سوتا جب تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود نہ پڑھ لے اور اس جمعہ کی رات میں تو نے سات سو مرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ کا آدمی بلانے آگیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد تو نے اس مقدار کو پورا کیا۔ یہ علامت بتانے کے بعد اس سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو سو دینار (اشرفیاں) دے دے تاکہ یہ اپنی ضروریات میں خرچ کرلے۔ قاری ابوبکرؒ اُٹھے اور ان بڑے میاں نومولود کے والد کو ساتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے۔ قاری ابوبکرؒ نے وزیر سے کہا ان بڑے میاں کو حضورؐ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وزیر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے قصّہ پوچھا۔ شیخ ابوبکرؒ نے سارا قصّہ سنایا، جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے (توڑا ہمیانی تھیلی جس میں دس ہزار کی مقدار ہوتی ہے) اس میں سے سو دینار اس نومولود کے والد کو دیئے اس کے بعد سو اور نکالے تاکہ شیخ ابوبکرؒ کو دے شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا۔ وزیر نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے اس لئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی اس لئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار درود والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالٰی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے۔ اور پھر سو اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح سَو سَو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انہوں نے

http://mujahid.xtgem.com

یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار یعنی سو دینار سے زائد نہیں لیں گے جن کا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا (بدیع) ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۰) عبد الرحیم بن عبد الرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی میں گزاری، میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرتِ درود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا (بدیع) ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۱) علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن رسلانؒ کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب قولِ بدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہی کے بیان میں علامہ سخاویؒ کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لئے گئے ہیں۔ حضورؐ کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔ بہت طویل خواب ہے جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی۔ اور میں اللہ کے اور اس کے پاک رسولؐ کی طرف سے اس کی قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں اور انشاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا اُمیدوار ہوں۔ پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبی کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کرتا رہا کر اور دل و زبان سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا رہا کر، اس لئے کہ تیرا درود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

http://mujahid.xtgem.com

کے پاس حضورؐ کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے اور تیرا نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے (بدیع) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۴۲) علامہ سخاویؒ ابوبکر بن محمدؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے اُن کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہدؒ کھڑے ہو گئے ان سے معانقہ کیا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضورؐ کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ آخر سورت تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا۔

ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے۔ ابوالقاسم خفافؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ ابوبکر بن مجاہدؒ کی مسجد میں گئے۔ ابوبکرؒ

http://mujahid.xtgem.com

ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ ابوبکرؒ کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا۔ انہوں نے اُستاد سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے ان کے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں شبلیؒ کے لئے آپ کھڑے ہو گئے انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود کرتے ہوں۔ اس کے بعد اُستاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا کہ رات میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر اللہ تعالیٰ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ شبلی کا یہ اعزاز آپ کے یہاں کس وجہ سے ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ الآیۃ اور اسّی برس سے اس کا یہ معمول ہے (بدیع) ۞

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۳) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیائے علوم میں عبدالواحد بن زید بصریؒ سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا ایک شخص میرا رفیقِ سفر ہو گیا وہ ہر وقت چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا۔ میں نے اس سے اس کثرتِ درود کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کے لئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے۔ جب ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے۔ میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اُٹھ تیرا باپ مر گیا اور اس کا منہ کالا ہو گیا۔ میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا

http://mujahid.xtgem.com

انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے ڈنڈے تھے مسلّط ہیں۔ اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دستِ مبارک کو میرے باپ کے منہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اُٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرے کو سفید کر دیا۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا میرا نام محمد ہے (صلّی اللہ علیہ وسلم)۔ اس کے بعد سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کبھی نہیں چھوڑا۔

نزہت المجالس میں ایک اور قصّہ اسی نوع کا ابو حامد قزوینیؒ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور اس کا سر (منہ وغیرہ) سور جیسا ہو گیا۔ وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں دُعا اور عاجزی کی اتنے میں اس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا اس لئے یہ صورت بدل گئی لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے اس لئے کہ جب یہ آپ کا ذکرِ مبارک سنتا تو درود بھیجا کرتا تھا۔ آپ کی سفارش سے اس کو اس کی اپنی صورت پر لوٹا دیا گیا۔

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک اور قصّہ نقل کیا ہے وہ حضرت سفیان ثوریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ۔ اس نے پوچھا تو کون ہے میں نے کہا کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر تو زمانے کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور

http://mujahid.xtgem.com

اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا۔ میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم ان کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا۔ میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہ پڑھی اور کپڑے سے ان کا منہ ڈھک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حَسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف سُتھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آرہے ہیں انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبداللہ صاحبِ قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گناہ گار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

① يَامَنْ يُّجِيْبُ دُعَا الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ ۔۔۔ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى مَعَ السَّقَمِ

② شَفِّعْ نَبِيَّكَ فِيْ ذُلِّيْ وَمَسْكَنَتِيْ ۔۔۔ وَاسْتُرْ فَاِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ وَّذُوْ كَرَمٍ

③ وَاغْفِرْ ذُنُوْبِيْ وَسَامِحْنِيْ بِهَا كَرَمًا ۔۔۔ تَفَضُّلًا مِّنْكَ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ

④ اِنْ لَّمْ تُغِثْنِيْ بِعَفْوٍ مِّنْكَ يَا اَمَلِيْ ۔۔۔ وَاخَجْلَتِيْ وَاحَيَائِيْ مِنْكَ وَانَدَمِيْ

⑤ يَارَبِّ صَلِّ عَلَى الْهَادِي الْبَشِيْرِ وَمَنْ ۔۔۔ لَهُ الشَّفَاعَةُ فِي الْعَاصِيْ اَخِي النَّدَمِ

⑥ يَارَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُّضَرٍ ۔۔۔ اَزْكَى الْخَلَائِقِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ

⑦ يَارَبِّ صَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ وَمَنْ ۔۔۔ سَادَ الْقَبَائِلَ فِي الْاَنْسَابِ وَالشِّيَمِ

⑧ صَلَّى عَلَيْهِ الَّذِيْ اَعْطَاهُ مَنْزِلَةً ۔۔۔ عَلْيَاءَ اِذْ كَانَ حَقًّا اَفْضَلَ الْاُمَمِ

http://mujahid.xtgem.com

⑨ صَلّٰی عَلَیْہِ الَّذِیْ اَعْلَاہُ مَرْتَبَۃً ثُمَّ اصْطَفَاہُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

⑩ صَلّٰی عَلَیْہِ صَلٰوۃً لَّا انْقِطَاعَ لَھَا مَوْلَاہُ ثُمَّ عَلٰی صَحْبٍ وَّذِیْ رَحِمٖ

ترجمہ ① اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھیریوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اے وہ پاک ذات جو مضرتوں کو بلاؤں کو بیماریوں کو زائل کرنے والا ہے۔

② اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میری ذلّت اور عاجزی میں قبول فرمالے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما بے شک تو احسان اور کرم والا ہے۔

③ میرے گناہوں کو معاف فرما اور ان سے مسامحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والے اور اے نعمتوں والے۔

④ اے میری اُمیدگاہ اگر تو اپنے عفو سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے کتنی خجالت ہوگی کتنی تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہوگی۔

⑤ اے میرے رب درود بھیج ہادی بشیر پر اور اس ذات پر جس کے لئے شفاعت کا حق ہے گناہ گار اور ندامت والے کے حق میں۔

⑥ اے رب درود بھیج اُس شخص پر جو قبیلہ مضر میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہے اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہو یا عجم کی سب سے افضل ہے۔

⑦ اے رب درود بھیجیے اس شخص پر جو ساری دنیا سے افضل ہے اور اس شخص پر جو تمام قبائل کا سردار بن گیا ہے۔ نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی۔

⑧ جس پاک ذات نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا ہے وہی اس پر درود بھی بھیجے۔ بیشک وہ اس درجے کا مستحق بھی ہے اور ساری مخلوق سے افضل۔

⑨ وہی پاک ذات اس پر درود بھیجے جس نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا پھر اس کو اپنا محبوب بنانے کے لئے چھانٹا وہ پاک ذات جو مخلوق کو پیدا کرنے والی ہے۔

⑩ اس کا مولا اس پر ایسا درود بھیجے جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو اس کے بعد اس کے صحابہ پر درود بھیجے اور اس کے رشتہ داروں پر (روض الفائق) ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

http://mujahid.xtgem.com

(۴۴) نزہت المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے (ان کی نزع کی حالت تھی) ان سے پوچھا موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا ہے اس لئے کہ میں نے علماء سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۴۵) نزہت المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاء میں سے ایک صاحب کو حبس بول ہو گیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن رسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت وتکلیف کہی انہوں نے فرمایا تو تریاق مجرب سے کہاں غافل ہے یہ درود پڑھا کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔ خواب سے اٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس درود کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض زائل ہو گیا۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۴۶) حافظ ابونعیم حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے (یا محض اپنی رائے سے)۔ اس نے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا سفیان ثوری۔ اس نے کہا کیا عراق والے سفیان۔ میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ میں نے کہا ہاں ہے۔ اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے۔

http://mujahid.xtgem.com

میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے دن سے رات نکالتا ہے ماں کے پیٹ میں بچّے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ تیرا درود کیا چیز ہے۔ اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مرگئی) اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے اس سے۔ میں نے اللہ جل شانہ کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا۔ اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا، اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت کیجئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کر (نزہۃ) ص

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۷) صاحبِ احیاء نے لکھا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ایک کھجور کا تنہ جس پر سہارا لگا کر آپ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر جب منبر بن گیا اور آپ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنہ آپ کے فراق سے رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس پر رکھا جس سے اس کو سکون ہوا (یہ حدیث کا مشہور

http://mujahid.xtgem.com

قصہ ہے) یارسول اللہ آپ کی اُمّت آپ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے بنسبت اس تنے کے (یعنی اُمّت اپنے سکون کے لئے توجہ کی زیادہ محتاج ہے) یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اونچا ہُوا کہ اس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اتنی اونچی ہوئی کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرمادی چنانچہ ارشاد فرمایا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔ تم نے ان مُنافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا علو شان اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے لیکن انبیاء کی میثاق میں آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ الآیۃ۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ پر قربان آپ کی فضیلت کا اللہ کے یہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنّم میں پڑے ہوئے اس کی تمنّا کریں گے کہ کاش آپ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت موسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو اللہ جل شانہٗ نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ پتھر سے نہریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی اُنگلیوں سے پانی جاری کر دیا (کہ حضورؐ کا یہ معجزہ مشہور ہے)۔

یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت سلیمان (علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کہ ہُوا ان کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرادے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرادے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ آپ کا براق رات کے وقت میں آپ کو ساتویں آسمان سے

http://mujahid.xtgem.com

بھی پرے لے جائے اور صبح کے وقت آپ مکہ مکرمہ واپس آجائیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود بھیجے۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت عیسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مُردوں کو زندہ فرماویں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جس کے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھون دیئے گئے ہوں وہ آپ سے یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں اس لئے کہ مجھ میں زہر ملا دیا گیا ہے۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان حضرت نوح (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا اے رب کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ۔ اگر آپ بھی ہمارے لئے بددعا کر دیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا، بے شک کافروں نے آپ کی پُشتِ مبارک کو روندا (کہ جب آپ نماز میں سجدہ میں تھے آپ کی پُشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان رکھ دیا تھا) اور غزوۂ احد میں آپ کے چہرۂ مبارک کو خون آلودہ کیا آپ کے دندانِ مبارک کو شہید کیا اور آپ نے بجائے بددُعا کے یوں ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں (جاہل ہیں) یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی عمر کے بہت تھوڑے سے حصے میں (کہ نبوت کے بعد تیئیس ہی سال ملے) اتنا بڑا مجمع آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طویل عمر (ایک ہزار برس) میں اتنے آدمی مسلمان نہ ہوئے (کہ حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہؓ تھے اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے حاضر نہ ہوسکے ان کی تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے) آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ سے زیادہ ہے (بخاری کی مشہور حدیث عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ میں ہے رَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ کہ حضورؐ نے اپنی اُمت کو اتنی کثیر مقدار میں دیکھا کہ جس نے سارے

http://mujahid.xtgem.com

جہان کو گھیر رکھا تھا) اور حضرت نوح علیہ السّلام پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں (قرآن پاک میں ہے وَمَآ اٰمَنَ مَعَہٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ) یا رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ اپنے ہمجنسوں ہی کے ساتھ نشست و برخواست فرماتے تو آپ ہمارے پاس کبھی نہ بیٹھتے اور اگر آپ نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپ کا نکاح نہ ہو سکتا تھا۔ اور اگر آپ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہی ہمسروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ بے شک آپ نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا ہماری عورتوں سے نکاح کیا ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا، بالوں کے کپڑے پہنے، (عربی) گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا، اور زمین پر (دستر خوان بچھا کر) کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی اُنگلیوں کو (زبان سے) چاٹا اور یہ سب امور آپ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود وسلام بھیجے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۴۸) نزہت البساتین میں حضرت ابراہیم خواص رحؒ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو سفر میں پیاس معلوم ہوئی اور شدّتِ پیاس سے بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ کسی نے میرے منہ پر پانی چھڑکا میں نے آنکھیں کھولیں تو ایک مرد حسین خوبرو کو گھوڑے پر سوار دیکھا اس نے مجھ کو پانی پلایا اور کہا میرے ساتھ رہو۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اس جوان نے مجھ سے کہا تم کیا دیکھتے ہو۔ میں نے کہا یہ مدینہ ہے۔ اس نے کہا اُتر جاؤ، میرا اسلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا اور عرض کرنا آپ کا بھائی خضر آپ کو سلام کہتا ہے۔

شیخ ابوالخیر اقطع رحؒ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا، پانچ دن وہاں

http://mujahid.xtgem.com

قیام کیا کچھ مجھ کو ذوق ولطف حاصل نہ ہؤا۔ میں قبر شریف کے پاس حاضر ہؤا اور حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا اور عرض کیا اے رسول اللہ آج میں آپ کا مہمان ہوں۔ پھر وہاں سے ہٹ کر منبر کے پیچھے سو رہا خواب میں حضور سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کی داہنی اور حضرت عمرؓ آپ کی بائیں جانب تھے اور حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ آپ کے آگے تھے۔ حضرت علیؓ نے مجھ کو ہلایا اور فرمایا کہ اُٹھ حضور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں میں اُٹھا اور حضرت کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوما۔ حضورؐ نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔

یہ شیخ ابوالخیرؒ کا قصّہ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں بھی نقل کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزہتہ کے ترجمہ میں کچھ تسامح ہؤا۔ قول بدیع کے الفاظ یہ ہیں اقمت خمسة ایام ماذقت ذواقاً جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں پانچ دن رہا اور مجھے ان دنوں میں کوئی چیز چکھنے کو بھی نہیں ملی۔ ذوق وشوق حاصل نہ ہونا ترجمہ کا تسامح ہے۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کے زیارت مدینہ کے قصّوں میں ۸ پر بھی یہ قصّہ گزر چکا ہے اور اس میں اسی نوع کا ایک قصّہ ۲۳ پر ابن الجلا کا بھی وفاء الوفاء سے گزر چکا ہے۔ اور اس نوع کے اور بھی متعدد قصّے اکابر کے ساتھ پیش آچکے ہیں جو وفاء الوفاء میں کثرت سے ذکر کئے گئے ہیں۔

ہمارے حضرت اقدس شیخ المشائخ مسند ہند امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ اپنے رسالہ حرز ثمین فی مبشرات النبی الامین جس میں انھوں نے چالیس خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے سلسلے میں تحریر فرمائے ہیں اس میں ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے بہت ہی

http://mujahid.xtgem.com

بھوک لگی (نہ معلوم کتنے دن کا فاقہ ہوگا) میں نے اللہ جل شانہٗ سے دُعا کی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مقدّس آسمان سے اُتری اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک روٹی تھی گویا اللہ جل شانہٗ نے حضورؐ کو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں۔

ص ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رات کو کھانے کو کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص دودھ کا پیالا لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا۔ خواب میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ میں نے ہی بھیجا تھا یعنی میں نے توجّہ سے اس کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ وہ دودھ لے کر جائے۔

اور جب اکابر صوفیہ کی توجہات معروف و متواتر ہیں تو پھر سیّد الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کا کیا پوچھنا۔

حضرت شاہ صاحب ص ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میرے بیٹے کیسی طبیعت ہے۔ اس کے بعد شفاء کی بشارت عطا فرمائی اور اپنی داڑھی مبارک میں سے دو بال مرحمت فرمائے مجھے اسی وقت صحت ہوگئی اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں تھے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ والد صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ نے ان دو بالوں میں سے ایک مجھے مرحمت فرمایا تھا۔

اسی طرح شاہ صاحب ص ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ابتدائے طالب علمی میں مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں مگر مجھے اس میں علماء کے اختلاف کی وجہ سے تردّد تھا کہ ایسا کروں یا نہ کروں۔ میں نے خواب میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب میں ایک روٹی

http://mujahid.xtgem.com

مرحمت فرمائی۔ حضرات شیخین وغیرہ تشریف فرماتھے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا الهدایا مشترکۃ ۔میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کر دی، انہوں نے ایک ٹکڑا توڑ لیا پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا الهدایا مشترکۃ میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کر دی۔ انہوں نے بھی ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا الهدایا مشترکۃ۔ میں نے عرض کیا کہ اگر یہی الهدایا مشترکۃ رہا یہ روٹی تو اسی طرح تقسیم ہو جائے گی مجھ فقیر کے پاس کیا بچے گا۔

حرزِ ثمین میں تو یہ قصہ اتنا ہی لکھا ہے لیکن حضرت کی دوسری کتاب انفاس العارفین میں کچھ اور بھی تفصیل ہے وہ یہ کہ میں نے سونے سے اُٹھنے کے بعد اس پر غور کیا کہ اس کی کیا وجہ کہ حضرات شیخین کے کہنے پر تو میں نے روٹی ان کے سامنے کر دی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر انکار کر دیا۔ میرے ذہن میں اس کی یہ وجہ آئی کہ میری نسبت نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے اور میرا سلسلہ نسب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے اس لئے ان دونوں حضرات کے سامنے تو مجھے انکار کی جرأت نہیں ہوئی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میرا نہ تو سلسلۂ سلوک ملتا تھا نہ سلسلۂ نسب، اس لئے وہاں بولنے کی جرأت ہو گئی۔

یہ حدیث الهدایا مشترکۃ والی محدثین کے نزدیک تو متکلم فیہ ہے اور اس کے متعلق اپنے رسالہ فضائل حج کے ختم پر بھی دو قصے ایک قصہ ایک بزرگ کا اور دوسرا قصہ حضرت امام ابو یوسف فقیہ الامت کا لکھ چکا ہوں اس جگہ اس حدیث سے تعرض نہیں کرنا تھا اس جگہ تو یہ بیان کرنا تھا کہ اَجْوَدُ النَّاسِ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمُ کی اُمّت پر مادی برکات بھی روز افزوں ہیں۔

حضرت شاہ صاحب اپنے رسالہ حرز ثمین میں نمبر ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

http://mujahid.xtgem.com

مجھ سے میرے والد نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان المبارک میں سفر کر رہے تھے نہایت شدید گرمی تھی جس کی وجہ سے بہت ہی مشقّت اُٹھانی پڑی۔ اسی حالت میں مجھے اونگھ آگئی تو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے بہت ہی لذیذ کھانا جس میں چاول اور میٹھا اور زعفران اور گھی خوب تھا (نہایت لذیذ زردہ) مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر کھایا۔ پھر حضورؐ نے پانی مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر پیا جس سے بھوک پیاس سب جاتی رہی اور جب آنکھ کھلی تو میرے ہاتھوں میں سے زعفران کی خوشبو آرہی تھی۔

ان قصّوں میں کچھ تردّد نہ کرنا چاہیئے اس لئے کہ احادیث صوم وصال میں اِنِّیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ (مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے) میں ان چیزوں کا ماخذ دراصل موجود ہے۔ اور حضورؐ کا یہ ارشاد اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ (کہ میں تم جیسا نہیں ہوں) عوام کے اعتبار سے ہے۔ اگر کسی خوش نصیب کو یہ کرامت حاصل ہو جائے تو کوئی مانع نہیں۔ اہل سنّت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیاء حق ہیں۔ قرآن پاک میں حضرت مریم علیہا السّلام کے قصّہ میں کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْھَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَھَا رِزْقًا الآیۃ وارد ہے۔ یعنی جب بھی حضرت زکریاؑ اُن کے پاس تشریف لے جاتے تو ان کے پاس کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور ان سے دریافت فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں۔ وہ کہتیں کہ اللہ تعالےٰ کے پاس سے آئی ہیں بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں۔ درمنثور کی روایات میں اس رزق کی تفاصیل وارد ہوئی ہیں کہ بغیر موسم کے انگوروں کی زنبیل بھری ہوئی ہوتی تھی اور گرمی کے زمانے میں سردی کے پھل اور سردی کے زمانے میں گرمی کے پھل۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

http://mujahid.xtgem.com

(۴۹) نزہۃ المجالس میں ایک عجیب قصّہ لکھا ہے کہ رات اور دن میں آپس میں مناظرہ ہُوا کہ ہم میں سے کونسا افضل ہے۔ دن نے اپنی افضلیت کے لئے کہا کہ میرے میں تین فرض نمازیں ہیں اور تیرے میں دو اور مجھ میں جمعہ کے دن ایک ساعتِ اجابت ہے جس میں آدمی جو مانگے وہ ملتا ہے (یہ صحیح اور مشہور حدیث ہے) اور میرے اندر رمضان المبارک کے روزے رکھے جاتے ہیں تُو لوگوں کے لئے سونے اور غفلت کا ذریعہ ہے اور میرے ساتھ تیقظ اور چوکنّا پن ہے اور مجھ میں حرکت ہے اور حرکت میں برکت ہے۔ اور میرے میں آفتاب نکلتا ہے جو ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔ رات نے کہا کہ اگر تو اپنے آفتاب پر فخر کرتا ہے تو میرے آفتاب اللہ والوں کے قلوب ہیں اہل تہجّد اور اللہ کی حکمتوں میں غور کرنے والوں کے قلوب ہیں تو ان عاشقوں کے شراب تک کہاں پہنچ سکتا ہے جو خلوت کے وقت میں میرے ساتھ ہوتے ہیں۔ تُو معراج کی رات کا کیا مقابلہ کرسکتا ہے تو اللہ جل شانہٗ کے پاک ارشاد کا کیا جواب دے گا جو اس نے اپنے پاک رسول سے فرمایا وَمِنَ الَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ کہ رات کو تہجّد پڑھیے جو بطورِ نافلہ کے ہے آپ کے لئے اللہ نے مجھے تجھ سے پہلے پیدا کیا میرے اندر لیلۃ القدر ہے جس میں مالک کی نامعلوم کیا کیا عطائیں ہوتی ہیں اللہ کا پاک ارشاد ہے کہ وہ ہر رات کے آخری حصّہ میں یوں ارشاد فرماتا ہے کوئی ہے مانگنے والا جس کو دوں، کوئی ہے توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کروں کیا تجھے اللہ کے اس پاک ارشاد کی خبر نہیں یٰٓاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا کیا تجھے اللہ کے اس ارشاد کی خبر نہیں کہ جس میں اللہ نے ارشاد فرمایا سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی پاک ہے وہ ذات جو رات کو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجدِ اقصٰی تک۔

http://mujahid.xtgem.com

یقیناً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں معراج کا قصہ بھی ایک بڑی اہمیت اور بڑی خصوصیت رکھتا ہے۔ قاضی عیاضؒ شفا میں فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں معراج کی کرامت بہت ہی اہمیت رکھتی ہے اور بہت ہی فضائل کو متضمن ہے اللہ جل شانہ سے سرگوشی اللہ تعالیٰ شانہ کی زیارت، انبیاء کرام کی امامت اور سدرۃ المنتہےٰ تک تشریف بری لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ شانہ کی بڑی بڑی نشانیوں کی سیر یہ معراج کا قصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے اور اس قصہ میں جتنے درجات رفیعہ جن پر قرآن پاک اور احادیث صحیحہ میں روشنی ڈالی گئی ہے یہ سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات ہیں۔ اس قصہ کو صاحب قصیدہ بردہ نے مختصراً لکھا ہے اور جس کو حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہٗ نے مع ترجمہ کے نشر الطیب میں ذکر کیا ہے اسی سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

مِنَ الْقَصِیْدَة

۱ سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَیْلًا اِلٰی حَرَمٍ
كَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

(ترجمہ) ① آپ ایک شب میں حرم شریف مکہ سے حرم محترم مسجد اقصیٰ تک (باوجودیکہ ان میں فاصلہ چالیس روز کے سفر کا ہے) ایسے اظاہر وباہر تیز رو کمال نورانیت وارتفاع کدورت کے ساتھ) تشریف لے گئے جیسا کہ بدر تاریکی کے پردہ میں نہایت درخشانی کے ساتھ جاتا ہے۔

۲ وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

② اور آپ نے بحالت ترقی رات گزاری اور یہاں تک ترقی فرمائی کہ ایسا قربِ الٰہی حاصل کیا جس پر مقربانِ درگاہِ خداوندی سے کوئی

http://mujahid.xtgem.com

مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

نہیں پہنچایا گیا تھا۔ بلکہ اس مرتبہ کا بسبب غایت رفعت کسی نے قصد بھی نہیں کیا تھا۔

۳ وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلُ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

③ اور آپ کو مسجد بیت المقدس میں تمام انبیاء و رسل نے اپنا امام و پیشوا بنایا جیسا مخدوم خادموں کا امام و پیشوا ہوتا ہے۔

۴ وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

④ اور (منجملہ آپ کی ترقیات کے یہ امر ہے کہ) آپ سات آسمانوں کو طے کرتے جاتے تھے جو ایک دوسرے پر ہے ایسے لشکر ملائکہ میں (جو بلحاظِ آپ کی عظمت و شان و تالیفِ قلبِ مبارک آپ کے ہمراہ تھا اور) جس کے سردار اور صاحبِ عَلَم آپ ہی تھے۔

۵ حَتّٰى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

⑤ (آپ رتبۂ حال کی طرف برابر ترقی کرتے رہے اور آسمانوں کو برابر طے کرتے رہے) یہاں تک کہ جب آگے بڑھنے والے کی قرب و منزلت کی نہایت نہ رہی اور کسی طالبِ رفعت کے واسطے کوئی موقع ترقی کا نہ رہا تو۔

۶ خَفَضْتَ كُلَّ مَكَانٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

⑥ (جس وقت آپ کی ترقیات نہایت درجہ کو پہنچ گئیں تو آپ نے ہر مقام انبیاء کو یا ہر صاحبِ مقام کو) بنسبت اپنے مرتبہ کے جو خداوند تعالیٰ سے عنایت ہوا پست کر دیا جبکہ آپ، اون (یعنی قریب آجا) کہہ کر واسطے ترقی مرتبہ کے مثل یکتا و نامور شخص کے پکارے گئے۔

http://mujahid.xtgem.com

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَىِّ مُسْتَتَرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَىِّ مُكْتَتِمٖ

⑦ (یہ ندا ریا محمد کی اس لئے تھی) تاکہ آپ کو وہ وصل حاصل ہو جو نہایت درجہ آنکھوں سے پوشیدہ تھا (اور کوئی مخلوق اس کو دیکھ نہیں سکتی) اور تاکہ آپ کامیاب ہوں اس اچھے بھید سے جو غایت مرتبہ پوشیدہ ہے۔ (عطر الوردہ)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

یہاں تک تو حضرتؒ نے قصیدہ بردہ سے معراج کا قصّہ نقل فرمایا اور عطر الوردہ جو قصیدہ بردہ کی اردو شرح حضرت شیخ الہند مولانا الحاج محمود الحسن صاحب دیوبندی قدس سرہٗ کے والد ماجد حضرت مولانا ذو الفقار علی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اس سے ترجمہ نقل کیا اس کے بعد آخری شعر یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ الخ تحریر فرما کر اپنی طرف سے عبارت ذیل کا اضافہ کیا ہے۔

ونختم الكلام على وقعة الاسراء بالصلوٰة على سيّد اهل الاصطفاء
وآله واصحابه اهل الاجتباء ما دامت الارض والسماء

جس کا ترجمہ یہ ہے ہم ختم کرتے ہیں معراج والے قصّہ پر کلام کو درود شریف کے ساتھ اس ذات پر جو سردار ہے سارے برگزیدہ لوگوں کی اور ان کے آل و اصحاب پر جو منتخب ہستیاں ہیں جب تک کہ آسمان اور زمین قائم رہیں ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

(۵۰) اس سیاہ کار کو ان فضائل کے رسائل لکھنے کے زمانہ میں بعض مرتبہ خود کو اور بعض مرتبہ بعض دوسرے احباب کو کچھ منامات اور مبشرات بھی آئے۔ اس رسالہ فضائل درود کے لکھنے کے زمانہ میں ایک رات خواب میں یہ دیکھا کہ مجھے یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اس رسالہ میں قصیدہ ضرور لکھیو لیکن قصیدہ کی تعیین

http://mujahid.xtgem.com

نہیں معلوم ہوسکی۔ البتہ خود اس ناکارہ کے ذہن میں خواب ہی میں یا جاگتے وقت دو خوابوں کے درمیان میں اس لئے کہ اسی وقت دوبارہ بھی اسی قسم کا خواب دیکھا تھا یہ خیال آیا کہ اس کا مصداق مولانا جامی نوراللہ مرقدہٗ کی وہ مشہور نعت ہے جو یوسف زلیخا کے شروع میں ہے۔ جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی تھی، گنگوہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب پڑھی تھی اسی وقت ان کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ بھی سنا تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا قِصّہ یہ سُنا تھا کہ مولانا جامی نوّراللہ مرقدہٗ واعلی اللہ مراتبہٗ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے توان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منوّرہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیرِ مکّہ نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیرِ مکّہ نے ممانعت کر دی۔ مگر ان پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منوّرہ کی طرف چل دئیے۔ امیرِ مکّہ نے دوبارہ خواب دیکھا حضورؐ نے فرمایا وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا اُن پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی حضورؐ نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے، اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فِتنہ ہو گا۔ اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔

اس قِصّہ کے سننے میں یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردّد نہیں لیکن اس وقت اپنے ضعف بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعتِ کتب سے معذوری

http://mujahid.xtgem.com

ہے ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرما دیں۔ اس قصّہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں۔

سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں ان کا قصّہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دستِ مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چُوما۔

اس ناکارہ کے رسالہ فضائلِ حج کے حکایاتِ زیارتِ مدینہ کے سلسلے میں نمبر ۱۳ پر یہ قصّہ مفصّل علّامہ سیوطی کی کتاب الحاوی سے گزر چکا ہے اور بھی متعدّد قصّے اس میں روضۂ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں۔ بعض دوستوں کا خیال یہ ہے کہ میرے خواب کا مصداق قصیدہ بردہ ہے اسی لئے اس سے پہلے نمبر پر چند اشعار اس سے بہ سلسلۂ معراج نقل کر دئیے۔ اور بعض دوستوں کی رائے یہ ہے کہ حضرت نانوتوی نوّر اللہ مرقدہٗ کے قصائد میں سے کوئی قصیدہ مراد ہے اس لئے خیال ہے کہ مولانا جامیؒ کی نعت کے بعد حضرتِ اقدس مولانا نانوتوی نوّر اللہ مرقدہٗ کے قصائد قاسمی میں سے بھی کچھ اشعار نقل کر دوں اور انہیں پر اس رسالہ کو ختم کر دوں۔ وَمَا تَوْفِيقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

مولانا جامی کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم مولانا الحاج اسعد اللہ صاحب فارسی سے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرتِ اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ کے جلیل القدر خلفاء میں ہیں جس کی وجہ سے عشقِ نبوی کا جذبہ بھی جتنا ہو بر محل ہے۔ اس لئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کا ترجمہ فرما دیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو۔

http://mujahid.xtgem.com

مولانا نے اس کو قبول فرمالیا۔ اس لئے ان اشعار کے بعد ان کا ترجمہ بھی پیش کر دیا جائے گا اور اس کے بعد قصائد قاسمی کے چند اشعار لکھ دیئے جائیں گے۔

مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

۱ زمہجوری بر آمد جانِ عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم
۲ نہ آخر رحمۃ للعالمینی — زمحروماں چرا غافل نشینی
۳ زخاک اے لالۂ سیراب برخیز — چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
۴ بروں آور سر از بردِ یمانی — کہ روئے تست صبحِ زندگانی
۵ شبِ اندوہِ مارا روز گرداں — زرویت روزِ ما فیروز گرداں
۶ بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ — بسر بر بند کافوری عمامہ
۷ فرود آویز از سر گیسواں را — فگن سایہ بپا سروِ رواں را
۸ ادیمِ طائفی نعلین پاکن — شراک از رشتۂ جانہائے ماکن
۹ جہانے دیدہ کردہ فرشِ راہ اند — چو فرشِ اقبالِ پا بوسِ تو خواہند
۱۰ زحجرہ پائے در صحنِ حرم نہ — بفرقِ خاکِ رہ بوساں قدم نہ
۱۱ بدہ دستی زپا افتادگاں را — بکن دلداریئے دلدادگاں را
۱۲ اگرچہ غرق دریائے گناہم — فتادہ خشک لب بر خاکِ راہم
۱۳ تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے — کنی بر حال لب خشکاں نگاہے
۱۴ خوشا کز گردِ رہ سوئیت رسیدیم — بدیدہ گرد از کوئیت کشیدیم
۱۵ بمسجد سجدۂ شکرانہ کردیم — چراغت را زجاں پروانہ کردیم
۱۶ بگردِ روضہ ات بستیم گستاخ — دلم چوں پنجرہ سوراخ سوراخ
۱۷ زدیم از اشک ابرِ چشم بے خواب — حریمِ آستانِ روضہ ات آب
۱۸ گہے رفتیم زاں ساحت غبارے — گہے چیدیم زو خاشاک و خارے
۱۹ ازاں نورِ سوادِ دیدہ دادیم — وزیں بر ریشِ دل مرہم نہادیم

۲۰ بسوئے منبرت رہ بر گرفتیم ز چہرہ پایہ اش در زر گرفتیم
۲۱ ز محرابت بسجدہ کام جستیم قدم گاہت بخونِ دیدہ شستیم
۲۲ بپائے ہر ستوں قد راست کردیم مقام راستاں درخواست کردیم
۲۳ ز داغ آرزویت بادلِ خوش زدیم از دل بہر قندیل آتش
۲۴ کنوں گر تن نہ خاکِ آں حریم است بحمداللہ کہ جاں آں جا مقیم است
۲۵ بخود درماندہ ام از نفس خود رائے ببیں درماندۂ چندیں ببخشائے
۲۶ اگر نبود چو لطفت دست یارے ز دستِ ما نیاید ہیچ کارے
۲۷ قضا می افگند از راہ ما را خدا را از خدا درخواہ ما را
۲۸ کہ بخشد از یقیں اوّل حیاتے دہد آنگہ بکارِ دیں ثباتے
۲۹ چو ہول روزِ رستاخیز خیزد بآتش آبروئے ما نہ ریزد
۳۰ کند بااین ہمہ گمراہئ ما ترا اذنِ شفاعت خواہئ ما
۳۱ چو چوگاں سر فگندہ آوری روئے بمیدانِ شفاعت اُمّتی گوئے
۳۲ بحسن اہتمامت کارِ جامی
طفیلِ دیگراں یابد تمامی

ترجمہ (از حضرت مولانا اسعداللہ صاحب ناظمِ مدرسہ مظاہر علوم خلیفہ مجاز بیعت از حکیم الامت حضرت مولانا الحاج اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ)

① آپ کے فراق سے کائناتِ عالم کا ذرّہ ذرّہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ اے رسولِ خدا نگاہِ کرم فرمائیے اے ختم المرسلین رحم فرمائیے۔ ② آپ یقیناً رحمۃ للعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکامانِ قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔ ③ اے لالۂ خوش رنگ اپنی شادابی و سیرابی سے عالم کو مستفید فرمائیے اور خوابِ نرگسیں سے بیدار ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلوب کو منوّر فرمائیے ؎

اے لبرا پردۂ یثرب بخواب خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

http://mujahid.xtgem.com

④ اپنے سرِ مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالئے کیونکہ آپ کا روئے انور صبحِ زندگانی ہے۔ ⑤ ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمالِ جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروزمندی و کامیابی عطا کر دیجئے۔ ⑥ جسمِ اطہر پر حسبِ عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کافوری عمامہ زیبِ سر فرمائیے۔ ⑦ اپنی عنبر بار و مشکیں زلفوں کو سرِ مبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ ان کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامتِ اطہر و جسمِ انور کا سایہ نہ تھا لہٰذا گیسوئے شبگوں کا سایہ ڈالئے) ⑧ حسبِ دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنئے اور ان کے تسمے اور پٹیاں ہمارے رشتۂ جاں سے بنائیے۔ ⑨ تمام عالم اپنے دیدہ و دل کو فرشِ راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرشِ زمین کی طرح آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ⑩ حجرۂ شریف یعنی گنبدِ خضراء سے باہر آکر صحنِ حرم میں تشریف رکھئے۔ راہِ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھئے۔ ⑪ عاجزوں کی دستگیری بے کسوں کی مدد فرمائیے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔ ⑫ اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سر تا پا غرق ہیں لیکن آپ کی راہِ مبارک پر تشنہ و خشک لب پڑے ہیں۔ ⑬ آپ ابرِ رحمت ہیں شایانِ شان گرامی ہیں کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک نگاہِ کرم بار ڈالی جائے۔

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو خیال ہے کہ حضرت جامیؒ یہاں سے زمانۂ گزشتہ کی زیارتِ مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے تمنّا فرما رہے ہیں۔ حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ کا رجحان اسی طرف ہے اسی لئے اب ترجمہ میں اس کی رعایت کی جائے گی۔

⑭ ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گردِ راہ سے آپ کی خدمتِ گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچۂ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے۔

http://mujahid.xtgem.com

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم
خاکِ درِ رسول کا سُرمہ لگائیں ہم

⑮ مسجدِ نبوی میں دوگانۂ شکر ادا کرتے، سجدۂ شکر بجا لاتے، روضۂ اقدس کی شمع روشن کا اپنی جانِ حزیں کو پروانہ بناتے۔ ⑯ آپ کے روضۂ اطہر اور گنبدِ خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صد مہائے عشق اور وفورِ شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔ ⑰ حریم قدس اور روضۂ پُرنور کے آستانۂ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔ ⑱ کبھی صحنِ حرم میں جھاڑو دے کر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس و خاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔ ⑲ گو گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر ہم اس سے مردمکِ چشم کے لئے سامانِ روشنی مہیا کرتے اور گو خس و خاشاک زخموں کے لئے مُضر ہے مگر ہم اس کو جراحتِ دل کے لئے مرہم بناتے۔ ⑳ آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرے سے مَل مَل کر زرّیں و طلائی بناتے۔ ㉑ آپ کے مُصلّائے مبارک و محرابِ شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنّائیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مُصلّے میں جس جائے مقدّس پر آپ کے قدم مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشکِ خونیں سے دھوتے ㉒ آپ کی مسجدِ اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی درخواست و دعا کرتے۔ ㉓ آپ کی دلآویز تمنّاؤں کے زخموں اور دل نشین آرزوؤں کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں ہیں) انتہائی مسرّت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔ ㉔ اب اگرچہ میرا جسم اس حریمِ انور و شبستانِ اطہر میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے۔ ㉕ میں اپنے خود بیں و خود رائے نفسِ امّارہ سے سخت عاجز

http://mujahid.xtgem.com

آچکا ہوں ایسے عاجز وبیکس کی جانب التفات فرمایئے اور بخشش کی نظر ڈالئے۔ (۲۶) اگر آپ کے الطاف کریمانہ کی مدد شاملِ حال نہ ہو گی تو ہم عضو معطل ومفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پاسکے گا (۲۷) ہماری بدبختی ہمیں صراط المستقیم و راہِ خدا سے بھٹکا رہی ہے۔ خدارا ہمارے لئے خداوندِ قدوس سے دعا فرمائیے۔ (۲۸) یہ دُعا فرمایئے کہ خداوندِ قدوس اوّلاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکامِ دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔ (۲۹) جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدین، رحمٰن ورحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائیے۔ (۳۰) اور ہماری غلط روی اور صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائے۔ کیونکہ بغیر اس کی اجازت، شفاعت نہیں ہو سکتی ہے۔ (۳۱) ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سر خمیدہ چوگاں کی طرح میدانِ شفاعت میں سر جھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔ (۳۲) آپ کے حسنِ اہتمام اور سعیِ جمیل سے دوسرے مقبول بندگانِ خدا کے صدقہ میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا۔

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم ۔۔۔ بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

الحمدللہ حضرت شیخ کی توجہ وبرکت سے اُلٹا سیدھا ترجمہ ختم ہو گیا۔

صبح ۲۶ ر ذیقعدہ ۸۴ھ

(انتہیٰ از مولانا اسعد اللہ صاحب زاد مجدہٗ)

اس کے بعد قصائد قاسمی میں سے حضرت اقدس حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب بانی دارالعلوم نوّر اللہ مرقدہٗ کے مشہور قصیدۂ بہاریہ میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ یہ قصیدہ بہت طویل ہے۔ ڈیڑھ سو سے زائد اشعار اس قصیدہ کے ہیں اس لئے سب کا

http://mujahid.xtgem.com

لکھنا تو موجبِ طول تھا۔ جو صاحب پورا دیکھنا چاہیں اصل قصیدہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں سے ساٹھ اشعار سے کچھ زائد پر اکتفا کیا جا رہا ہے جس سے حضرت قدس سرہٗ کی والہانہ محبت اور عشقِ نبوی کا اندازہ ہوتا ہے۔

نہ ہووے نغمہ سرا کس طرح سے بلبلِ زار / کہ آئی ہے نئے سر سے چمن چمن میں بہار
ہر اک کو حسبِ لیاقت بہار دیتی ہے / کسی کو برگ کسی کو گل اور کسی کو بار
خوشی سے مرغِ چمن ناچ ناچ گاتے ہیں / کفِ ورق سے بجاتے ہیں تالیاں اشجار
بجھائی ہے دلِ آتش کی بھی تپش یارب / کرم میں آپ کو دشمن سے بھی نہیں انکار
یہ قدر خاک ہے ہیں باغ باغ وہ عاشق / کبھی رہے ہے تھا سدا جن کے دل کے بیچ غبار
یہ سبزہ زار کا رتبہ ہے شجرۂ موسیٰؑ / بنا ہے خاص تجلّی کا مطلعِ انوار
اسی لئے چمنستاں میں رنگِ مہندی نے / کیا ظہور ورق ہائے سبزہ میں ناچار
پہنچ سکے شجرِ طور کو کہیں طوبےٰ / مقامِ یار کو کب پہنچے مسکنِ اغیار
زمین و چرخ میں ہو کیوں نہ فرق چرخ و زمیں / یہ سب کا بار اُٹھائے وہ سب کے سر پر بار
کرے ہے ذرّہ کوئے محمدی سے خجل / فلک کے شمس و قمر کو زمینِ لیل و نہار
فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی / زمین پہ جلوہ نما ہیں محمّدِ مختار
فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیٔ احمد / زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمّدی سرکار
ثنا کر اس کی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ / کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار
الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اُس کی / کہ جس پہ ایسا تیری ذاتِ خاص کا ہو پیار
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو / نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار
کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی / کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار
چراغِ عقل ہے گُل اس کے نور کے آگے / زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار
جہاں کہ جلتے ہوں پَرِ عقلِ کُل کے بھی پھر کیا / لگی ہے جان جو پہنچیں وہاں میرے افکار
مگر کرے میری روح القدس مددگاری / تو اس کی مدح میں میں بھی کروں رقم اشعار
جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے / تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان کے سردار

http://mujahid.xtgem.com

تو فخرِ کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرار
تو بوئے گل ہے اگر مثلِ گل ہیں اور نبی تو نورِ شمس اور انبیاء ہیں شمس و نہار
حیاتِ جاں ہے تو ہیں اگر وہ جانِ جہاں تو نورِ دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار
طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی بجا ہے کہیئے اگر تم کو مبدءُ الآثار
جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تا بوجود قیامت آپ کی تھی دیکھیئے تو اک رفتار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
پہنچ سکا تیرے رتبہ تلک نہ کوئی نبی ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے کریں ہیں اُمتی ہونے کا یا نبی اقرار
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخرِ کار
خدا کے طالبِ دیدار حضرتِ موسیٰ تمہارا لیجیے ، خدا آپ طالبِ دیدار
کہاں بلندیٔ طور اور کہاں تری معراج کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار
جمال کو ترے کب پہنچے حُسنِ یُوسف کا وہ دلربائے زلیخا تو شاہدِ ستّار
رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جُز ستّار
سما سکے تری خلوت میں کب نبی و ملک خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار
نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اک شب بھی قمر نے گو کہ کروڑوں کیئے چڑھاؤ اتار
خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے تو جس قدر ہے بھلا میں بُرا اسی حقدار
نہ پہنچیں گنتی میں ہرگز ترے کمالوں کی مرے بھی عیب شہِ دو سرا شہِ ابرار
عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار
بکیں گے آپ کی اُمّت کے جُرم ایسے گراں کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہوں گی نثار
ترے بھروسہ پہ رکھتا ہے غرۂ طاعت گناہِ قاسمِ برگشتہ بخت بد اطوار
تمہارے حرفِ شفاعت پہ عفو ہے عاشق اگر گناہ کو ہے خوفِ غصۂ قہّار
یہ سن کے آپ شفیعِ گناہ گاراں ہیں کیئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار

http://mujahid.xtgem.com

یہ ہے اجابتِ حق کو تری دعا کا لحاظ ۔۔۔ قضائے مبرم و مشروط کی سُنیں نہ پکار

بُرا ہوں بد ہوں گنہگار ہوں پہ تیرا ہوں ۔۔۔ تیرا کہیں ہے مجھے گو کہ ہوں میں نا ہنجار

لگے ہے تیرے سگ کو گو کہ میرے نام سے عیب ۔۔۔ یہ تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عز و وقار

تو بہترینِ خلائق، میں بد ترینِ جہاں ۔۔۔ تو سرورِ دو جہاں، میں کمینہ خدمت گار

بہت دنوں سے تمنا ہے کیجے عرضِ حال ۔۔۔ اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار

مگر جہاں ہو فلک آستاں سے بھی نیچا ۔۔۔ وہاں ہو قاسمِ بے بال و پر کا کیونکہ گزار

دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی ۔۔۔ کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا ۔۔۔ بنے گا کون ہمارا ترے سوا غم خوار

لیا ہے سگ نمط ابلیس نے میرا پیچھا ۔۔۔ ہوا ہے نفس مُوا سانپ سا گلے کا ہار

رجاؤ خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ ۔۔۔ کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں ۔۔۔ مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار

اڑا کے باد میری مشتِ خاک کو پسِ مرگ ۔۔۔ کرے حضورؐ کے روضہ کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسم کا ۔۔۔ کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن ۔۔۔ خدا کی اور تری الفت سے میرا سینہ فگار

لگے وہ تیرِ غمِ عشق کا میرے دل میں ۔۔۔ ہزار پارہ ہو دل خون دل میں ہو سرشار

لگے وہ آتشِ عشق اپنی جان میں جس کی ۔۔۔ جلا دے چرخِ ستم گر کو ایک ہی جھونکار

تمہارے عشق میں رو رو کے ہوں نحیف اتنا ۔۔۔ کہ آنکھیں چشمۂ آبی سے ہوں درونِ غبار

رہے نہ منصبِ شیخ المشائخی کی طلب ۔۔۔ نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنگار

ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر ۔۔۔ کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جائے پار

تو تھام اپنے تئیں حد سے پا نہ دھر باہر ۔۔۔ سنبھال اپنے تئیں اور سنبھل کے کر گفتار

ادب کی جا ہے یہ چپ ہو تو اور زباں بند کر ۔۔۔ وہ جانے چھوڑ اسے پر نہ کر تو کچھ اصرار

بس اب درود پڑھ اس پر اور اس کی آل پہ تو ۔۔۔ جو خوش ہو تجھ سے وُہ اور اُس کی عترتِ اطہار

الٰہی اس پر اور اس کی تمام آل پہ بھیج ۔۔۔ وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کا شمار

http://mujahid.xtgem.com

یہ رسالہ جیسا کہ شروع میں لکھا گیا ۲۵ ر رمضان المبارک کو شروع کیا گیا تھا۔ ماہِ مبارک کے مشاغل کی وجہ سے اس وقت تو بسم اللہ اور چند سطور کے علاوہ لکھوانے کا وقت ہی نہیں ملا۔ اس کے بعد بھی مہمانوں کے ہجوم اور مدرسہ کے ابتداءِ سال کے مشاغل کی وجہ سے بہت ہی تھوڑا وقت ملتا رہا تاہم تھوڑا بہت سلسلہ چلتا ہی رہا کہ گزشتہ جمعہ کو عزیز محترم مولانا الحاج محمد یوسف صاحب کاندھلوی امیرِ جماعتِ تبلیغ کے حادثۂ انتقال سے یہ تخیل پیدا ہوا کہ اگر یہ ناکارہ بھی اسی طرح بیٹھے بیٹھے چل دیا تو یہ اوراق جو اَب تک لکھے ہیں یہ بھی ضائع ہو جائیں گے اس لئے جتنا ہو چکا ہے اسی پر اکتفا کروں اور آج ۶ ر ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ جمعہ کی صبح کو اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ جلّ شانہٗ اپنے لطف و کرم سے اپنے پاک رسول کے طفیل جو لغزشیں اس میں ہوئی ہوں ان کو معاف فرمائے۔

محمد زکریا عُفِیَ عَنْہ کاندھلوی
مقیم مدرسہ مظاہر علوم
سہارنپور

http://mujahid.xtgem.com